جُمادَی الاُولیٰ تا شعبانُ المعظّم (1442ھ) 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات



اسلامی بیانات

(جلد:5)

خواتین کے لئے

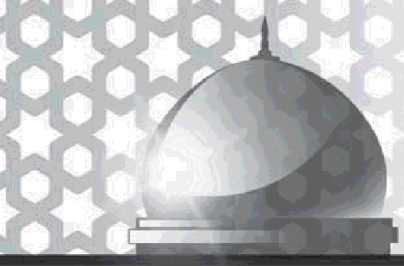
صفحات 412



پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

جُمَادَی الْاُوْلٰی تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم (1442 ہجری) 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات



اسلامی بیانات

(جلد: 5)

اسلامی بہنوں کے لئے

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : اسلامی بیانات (جلد:5)

صفحات : 412

پہلی بار : صفر المظفر ۱۴۴۲ھ، اکتوبر 2020ء

تعداد : 3000 (تین ہزار)

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ:25-07-2020 حوالہ نمبر:246

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب **"اسلامی بیانات (جلد:5)"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

25-07-2020

www.dawateislami.net E-mail: ilmia@dawateislami.net

التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرور تاًانڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔اِنْ شَآءَاللہ! علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول

(4ماہ: جُمادَی الاُولیٰ تا شعبانُ المُعظّم 1442ھ / دسمبر 2020 تا اپریل 2021ء کے بیانات)

ہفتہ	متوقع اسلامی تاریخ	عیسوی تاریخ	بیان کا نام	صفحہ
پہلا ہفتہ	یکم جمادی الاولیٰ	16 دسمبر	حُسنِ اَخلاق کی برکتیں	11
دوسرا ہفتہ	8	23	ہم ڈرتی کیوں نہیں؟	31
تیسرا ہفتہ	15	30	ماں کی دعا کا اثر	52
چوتھا ہفتہ	22	6 جنوری 2021	مرض سے قبر تک	75
پانچواں ہفتہ	29	13	بے پردگی کے نقصانات	98
پہلا ہفتہ	6 جمادی الاخریٰ	20	اے کاش! فضول گوئی کی عادت نکل جائے	120
دوسرا ہفتہ	13	27	غفلت کا انجام	145
تیسرا ہفتہ	20	3 فروری	صدیقِ اکبر کا حسن اخلاق	169
چوتھا ہفتہ	27	10	جھگڑے کے نقصانات	191
پہلا ہفتہ	5 رجب المرجب	17	عبادت میں لذت کیسے حاصل ہو؟	211
دوسرا ہفتہ	12	24	دنیا نے ہمیں کیا دیا؟	235
تیسرا ہفتہ	19	3 مارچ	برکاتِ صدقات	259
چوتھا ہفتہ	26	10	آقا کا سفرِ معراج	286
پہلا ہفتہ	3 شعبان المعظم	17	ظالموں کا انجام	311
دوسرا ہفتہ	10	24	معاف کرنے کے فضائل	335
تیسرا ہفتہ	17	31	اموات سے عبرت حاصل کیجئے	358
چوتھا ہفتہ	24	7 اپریل	رمضان کی آمد مرحبا	382

www.dawateislami.net

اجمالی فہرست

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
1	بیانات کا شیڈول	4
2	اجمالی فہرست	5
3	کتاب پڑھنے کی نیتیں	6
4	المدینۃ العلمیہ کا تعارف	7
5	پیش لفظ	9
6	حُسنِ اخلاق کی برکتیں	11
7	ہم ڈرتی کیوں نہیں؟	31
8	ماں کی دعا کا اثر	52
9	مرض سے قبر تک	75
10	بے پردگی کے نقصانات	98
11	اے کاش! فضول گوئی کی عادت نکل جائے	170
12	غفلت کا انجام	145
13	صدیقِ اکبر کا حسنِ اخلاق	169
14	جھگڑے کے نقصانات	191
15	عبادت میں لذت کیسے حاصل ہو؟	211
16	دنیا نے ہمیں کیا دیا؟	235
17	برکاتِ صدقات	259
18	آقا کا سفرِ معراج	286
19	ظالموں کا انجام	311
20	معاف کرنے کے فضائل	335
21	اَموات سے عبرت حاصل کیجئے	358
22	رمضان کی آمد مرحبا	382
23	تفصیلی فہرست	402
24	مآخذ و مراجع	408

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"دعوتِ اسلامی" کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "10 نیّتیں"

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیہ سے آغاز کروں گی۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعہ کروں گی۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گی۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گی۔ (۵) جہاں جہاں "سرکار" کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جہاں جہاں کسی صحابی کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور جہاں کسی بزرگ کا نام آئے گا تو وہاں رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پڑھوں گی۔ (۶) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گی۔ (۷) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو مَدَنِیہ اسلامی بہن سے پوچھ لوں گی۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گی۔ (۹) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔ (۱۰) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو کسی مَحْرَم کے ذریعے ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گی۔

(ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عَزْمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بَحُسْن وخوبی سر انجام دینے کے لئے مُتَعَدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"اَلْمدینۃُ العلمیہ"** بھی ہے جو دعوتِ اِسلامی کے عُلَماء و مفتیانِ کِرام کثّرھم اللّٰہُ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(1)شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (2)شعبہ درسی کتب (3)شعبہ اِصلاحی کُتُب
(4)شعبہ تراجِم کُتُب (5)شعبہ تفتیشِ کُتُب (6)شعبہ تخریج[1]

"المدینۃُ العلمیہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت،

---

1 ... اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہو چکی ہے: (7)فیضانِ قرآن (8)فیضانِ حدیث (9)فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (10)فیضانِ صحابیات وصالحات (11)شعبہ اَمیرِ اہلِ سنّت (12)فیضانِ مَدَنی مُذاکَرہ (13)فیضانِ اَولیاء وعُلَماء (14)بیاناتِ دعوتِ اِسلامی (15)رسائل دعوتِ اِسلامی (16)شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ **اِمام اَحمد رَضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ کریم **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بشمول **"المدینۃُ العلمیۃ"** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رَمَضانُ الْمُبارَک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

پیشِ لفظ

"نُطق" یعنی بولنا اور گفتگو کرنا انسان کی ایسی خصوصیت ہے جس کی وجہ سے اللہ کریم نے اسے دوسری مخلوق سے ممتاز فرمایا ہے۔ ایک انسان جب بہت سے انسانوں سے مخاطب ہوتا اور اپنے جذبات وخیالات کو بیان کرتا ہے تو اسے خطابت، تقریر اور بیان کہا جاتا ہے۔ بیان و تقریر دین سکھانے اور پہنچانے کے اہم ذرائع میں شامل ہے۔ کم وقت میں کئی افراد تک دین کا پیغام پہنچانا تقریر و بیان کے ذریعے ممکن ہے۔ بیان اگر مستند (Authentic) مواد، عمدہ ترتیب، بہترین الفاظ کے ساتھ اخلاص کے جذبے سے مالا مال ہو تو سننے والوں کے دلوں کو زیر وزَبَر کر ڈالتا (یعنی بدل دیتا) ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف اجتماعات میں بیانات کا سلسلہ رہتا ہے، ان میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں ہونے والے بیانات بھی شامل ہیں۔ ملک و بیرون ملک ان ہزاروں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔[1] اور ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیانات سے علمِ دین حاصل کر کے اپنی اصلاح کا سامان کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 475 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ کی ہدایات کے مطابق اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کے بیانات پہلے ہی کتابی صورت میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔

1... فروری 2020ء کی کارکردگی کے مطابق دنیا بھر میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے 12 ہزار 500 سے زیادہ ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں جن میں شرکاء کی تعداد ہر ہفتے اوسطاً 4 لاکھ 90 ہزار ہے

www.dawateislami.net

اس سلسلے میں سن 1441 کے تمام اور سن 1442 کے پہلے چار ماہ کے بیانات اردو زبان میں چار جلدوں بنام **"اسلامی بیانات (جلد1تا4)"** کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے جلد4 کے بیانات بیرون ملک کے اجتماعات کیلئے مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہوئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے جُمادَی الاُولیٰ تا شَعبانُ المعظّم سن 1442 ہجری کے 17 بیانات کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

شائع ہونے والے تمام بیانات درجن سے زائد مراحل (مطالعہ، تلاشِ مواد، ترتیب، فارمیشن، شعبہ ذمہ دار کا فائنل کرنا، رکنِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری اور حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی سے تنظیمی تفتیش، دارُالافتا اہلسنّت کے مفتی صاحب سے شرعی تفتیش، مکمل مواد کی تفتیش، تخریج اور تقابل، انگلش الفاظ کی ایڈیٹنگ و مجلس تراجم سے چیکنگ، پیج سیٹ اپ اور پیراگرافنگ، آیات پیسٹنگ، فائنل پروف ریڈنگ، اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے اس کی چیکنگ، کورل پر پیسٹنگ اور اس کے لوازمات) سے گزار کر اشاعت کیلئے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان بیانات پر اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے **بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے سات اسلامی بھائیوں (محمد حامد سراج عطاری مدنی، عبد الجبار عطاری مدنی، محمد جان رضا عطاری مدنی، محمد منعم عطاری مدنی، محمد حسین فریدی عطاری، سید عدیل ذاکر چشتی مدنی اور حفیظ الرحمٰن عطاری مدنی زَادَھُمُ اللّٰہُ عِلْمًا وَّعَمَلًا) نے کام کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ پاک ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمِین

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

(مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ)

25.07.2020

www.dawateislami.net

بیان:1 ہر مُبارک بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صُبح اور دس مرتبہ شام دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔[1]

شَفاعت کرے حشر میں جو رضاؔ کی سوا تیرے کس کو یہ قُدرت ملی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، ۱۰/۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"حُسنِ اخلاق کی برکتیں"** اس بیان میں ہم اچھے اَخلاق کی بَرَکتیں، قرآنِ کریم اور اَحادیثِ مُبارکہ میں بیان کردہ حُسنِ اخلاق کے فضائل، بُزرگانِ دین کے حُسنِ اخلاق کے واقعات اور اچّھے اخلاق سے ملنے والی برکتیں مثلاً ❁ اچھے اَخلاق قُربِ مصطفےٰ کا ذَرِیعہ ہیں، ❁ اچھے اَخلاق والیاں ہی کامل ایمان والیاں ہیں، ❁ اچھے اَخلاق دل جیتنے کا زبردست نُسخہ ہیں، ❁ اچھے اَخلاق کی بَرَکت سے گناہوں میں مبتلا لوگوں کی اِصلاح کا سامان ہو جاتا ہے، ❁ اچھے اخلاق کی بَرَکت سے دِین کا کام خُوب تَرَقّی کرتا ہے، ❁ اچھے اَخلاق کی بَرَکت سے دُشمنیاں دوستیوں میں بدل جاتی ہیں، ❁ اچھے اخلاق کی بَرَکت سے غیر مسلموں کو دَولتِ ایمان نصیب ہو جاتی ہے۔ اللہ کرے ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجّہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آمین

www.dawateislami.net

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

اچھے اَخلاق کی بَرَکتیں

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جب یہ خَبَر مِلی کہ نَجْد (مَوْجُودہ ریاض) کے ایک مَشْہور بہادُر "دُعْثُور بن حارِث مُحارِبی" نے مدینے پر حَملہ کرنے کیلئے ایک لشکر تیار کرلیا ہے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چار سو (400) صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی فَوج لے کر مُقابَلے کے لئے رَوانہ ہوگئے۔ دُعْثُور کو جب یہ خَبَر مِلی کہ رَسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے شہر میں آگئے ہیں تو وہ بھاگ نِکلا اور اپنے لشکر کو لے کر پہاڑوں پر چڑھ گیا مگر اِس کی فَوج کا ایک آدمی **"جَبّان"** گِرِفتار ہو گیا اور بارگاہِ رِسالت میں آکر اِسلام لے آیا۔ اِتّفاق سے اُس دِن زور دار بارِش ہوگئی۔ رَسولِ کَرِیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک دَرَخْت کے قَرِیب اپنے کپڑے سکھانے لگے۔ پہاڑ کی بُلندی سے غیر مُسْلموں نے دیکھا کہ صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اپنے اپنے کاموں میں مَشغول ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اکیلے ہیں تو اُنہوں نے دُعْثُور کو نبیِّ کَرِیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر حَملہ کرنے کے لئے اُبھارا۔ دُعْثُور یہ جُملہ "اگر میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو قَتْل نہ کرسکا تو اللہ مجھے قَتْل کردے" کہتے ہوئے تلوار لے کر رَسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف بڑھا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سَرِ مُبارَک پر تلوار بُلند کرکے بولا: اب مجھ سے آپ کو کون بچائے گا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: **"اللہ کَرِیم مجھے تجھ سے بچائے گا۔"** اِتنا کہنا تھا کہ حضرت جِبْرِیلِ اَمین عَلَیْہِ السَّلَام فَوراً زمین پر اُترے اور دُعْثُور کے سینے پر ایسا گھُونسہ مارا کہ تلوار اُس کے ہاتھ سے

www.dawateislami.net

چُھوٹ کر گر پڑی۔ رَسُولِ کَرِیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فَوراً تلوار اُٹھالی اور فرمایا: **اب مُجھ سے تجھے کون بچائے گا؟** دُعْثُور نے کہا: مجھے آپ سے کوئی بھی نہیں بچاسکتا۔ نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُس کی بے کَسی پر رَحم آ گیا۔ آپ نے نہ صِرْف اُس کا قُصور مُعاف فرمادیا بلکہ اُس کی تلوار بھی اُسے واپَس لوٹادی۔ دُعْثُور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ کَرِیمانہ سے اِس قَدَر مُتَأَثِّر ہُوا کہ کلمہ پڑھ کر اُسی وَقْت مُسلمان ہو گیا اور اپنی قَوم میں آکر اِسلام کی دَعْوَت دینے لگا۔[1]

تِرے اَخلاق پر قُربان تِرے اَوصاف پر واری مُسلماں کیا عَدُو بھی تیرا قائل یَارَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرتّم، ص۳۳۷)

شعر کی وَضاحت: یعنی یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آپ کے اچھے اَخلاق اور عُمدہ اَوْصاف پر قُربان کہ اپنے تو اپنے، غَیر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ حسنہ اور اَوْصافِ حَمِیدہ سے مُتَأَثِّر ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق کتنے اچھے تھے! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قُدْرَت و اِخْتِیار ہونے کے باوُجود اپنی ذات کے لئے کبھی بھی بدلہ نہ لیتے بلکہ بُرائی کا جواب اچّھائی سے ہی دِیا کرتے تھے حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے خون کے پیاسوں سے بھی اِس قَدَر نَرْمی کا بَرتاؤ فرماتے کہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اخلاق کے اَسِیر ہو کر رہ جاتے۔ جیسا کہ بَیان کردہ واقِعے سے ظاہِر ہُوا کہ دُعْثُور جو آپ کا جانی دُشمن تھا جب اُس نے نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَرگُزر اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے

---

1 ... المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، باب غزوۃ غطفان، ۲/۳۷۸-۳۸۱ ملخصا

www.dawateislami.net

اَخلاقِ کَریمانہ کا شاندار مُظاہرہ دیکھا تو وہ مُتَاَثِّر ہُوئے بغیر نہ رہ سکا اور فَوْراً کلمہ پڑھ کر داخلِ اسلام ہو گیا۔ معلوم ہوا! حُسنِ اَخلاق دل جیتنے کا نسخہ ہے اور یہ ایسا نسخہ ہے جو ہر ایک کیلئے فائدہ مَنْد ہے، کیونکہ اچّھے اَخلاق میں نہ تو رقم خرچ ہوتی ہے اور نہ ہی اِس میں کوئی نُقصان ہے۔ بالخصوص مُبلِّغات کا اچّھے اَخلاق کی دَوْلَت سے آراستہ ہونا بہت ضَروری ہے، کیونکہ بااَخلاق مُبلِّغہ کی بَرَکت سے مَدَنی کام خُوب پَھلتا پُھولتا ہے، بااَخلاق مُبلِّغہ مَدَنی کام کو دُرُست اَنداز میں کر سکتی ہے، بااَخلاق مُبلِّغہ کی کوششوں سے عِلاقے میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں، بااَخلاق مُبلِّغہ دَعوتِ اسلامی کی نیک نامی کا سَبَب بنتی ہے، بااَخلاق مُبلِّغہ نئی اسلامی بہنوں کو مَدَنی ماحول سے وابَستہ کر سکتی ہے، بااَخلاق مُبلِّغہ ایک کامیاب ذِمّہ دارہ کہلاتی ہے، بااَخلاق مُبلِّغہ کو اِنْفِرادی کوشش میں بہت آسانی رہتی ہے۔ اَلْغَرَض! اخلاق کا اچھا ہونا کثیر فوائد کا سبب بنتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم نَرمی اور اچّھے اَخلاق کو اپنے کردار کا حصّہ بنائیں۔ مگر یاد رکھئے! یہ ضروری نہیں کہ ہم کسی سے مسکرا کر ملیں تو وہ بھی خندہ پیشانی سے ہمارا اِستقبال کرے بلکہ ممکن ہے سامنے والی ہماری مسکراہٹ (Smile) کو طنز سمجھ کر غصّے میں آجائے اور بداَخلاقی سے پیش آئے، ایسے موقع پر اللہ پاک کا یہ فرمان پیشِ نظر رکھنا چاہیے، چنانچہ قرآن کریم کے پارہ 24 سورۂ حٰمٓ السَّجْدَۃ کی آیت نمبر 34 میں ہے:

وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ (پ ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۴)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور نیکی اور بدی برابر نہ ہو جائیں گی اے سُننے والے بُرائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اُس میں دُشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

www.dawateislami.net

حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کا طریقہ بتاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: مثلاً غُصّے کو صبر سے، جَہل (لاعلمی) کو حِلم (بُردباری) سے، بدسُلوکی کو عَفو (ودَرگُزر) سے کہ اگر کوئی تیرے ساتھ بُرائی کرے تُو مُعاف کر۔ اِس خَصلت (خوبی) کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دُشمن دوستوں کی طرح مَحَبَّت کرنے لگیں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مسلمان ہوں یا غیر مسلم سبھی اِس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ اِسلام اچھے اَخلاق اور نَرمی کی بدولت پھیلا ہے۔ آج ہمیں ہر طرف اسلام کی جو روشنی دکھائی دیتی ہے اس میں ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، ان کے پیارے صحابہ و اہلبیت رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اَجْمَعِیْن اور ان کے بعد آنے والے اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے اچھے اَخلاق کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔ آج بھی عاشقانِ رسول کے اچھے اَخلاق کی بَرَکتوں کی بدولت بے شمار غیر مسلم اسلام کی دَولت سے سَرفراز ہورہے ہیں۔ جبکہ شرابیوں، سُود خوروں، والِدَین کے نافرمانوں، بدکاروں، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کے شیدائیوں، فیشن پرستوں، ایک دوسرے کے خُون کے پیاسوں، مُعاشرے کے ناسُور سمجھے جانے والوں، بدعقیدہ لوگوں اور طرح طرح کے گُناہوں میں مبتلا رہنے والوں کی زندگیوں میں حقیقی اِنقلاب برپا ہورہا ہے۔ آیئے! اچھے اَخلاق کی بَرَکتوں پر مشتمل

---

1 . . . تفسیر خزائن العرفان، پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ، تحت الآیۃ: ۳۴

www.dawateislami.net

ایک اِیمان اَفروز حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

شَرابی کی توبہ

حضرت سیِّدُنا محمد بن زَکریا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار میں اِبنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوا، آپ نَمازِ مغرب کے بعد مسجِد سے گھر کی جانِب روانہ ہوئے، راستے میں ایک قُریشی نوجوان نشے میں دُھت نَظر آیا، اُس نے ایک عَورَت کے ساتھ نازیبا حرکت کی، عَورَت چِلّائی، لوگ اُس نَوجوان پر ٹُوٹ پڑے، حضرت سیِّدُنا اِبنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسے پہچانا اور لوگوں سے چُھڑا کر شَفقَت کے ساتھ سینے سے لگالیا، اپنے گھر لائے اور اُسے سُلا دیا۔ جب وہ جاگا تو اُس کا نَشہ اُتر چکا تھا۔ اُسے نشے کے دَوران ہونے والے قصّے اور پِٹائی کا معلوم ہوا تو مارے شَرم کے رو پڑا اور جانے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسے نہایت نَرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت دی اور اِحساس دِلایا کہ بیٹا! آپ تو قُریشی ہیں، آپ کی خاندانی شَرافت مرحبا! یہ تو غَور فرمایئے کہ آپ کس عظیم ہستی کی اَولاد ہیں! بیٹا! اللہ پاک سے ڈریئے اور ہمیشہ کے لئے شراب نوشی اور دیگر گناہوں سے تَوبہ کر لیجئے۔ وہ نَوجوان اِس پیار بھری نیکی کی دعوت سے پانی پانی ہو گیا اور اُس نے رو رو کر تَوبہ کی۔ شراب اور دیگر گناہوں کے قریب نہ جانے کا عہد کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شَفقَت سے اُس کا ماتھا چُوما اور خوب حَوصلہ اَفزائی فرمائی۔ وہ بے حد مُتأثِّر ہوا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں رہنے لگا اور اَحادیثِ مبارکہ لکھنے پر مامُور ہو گیا۔[1]

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب الامر بالمعروف ... الخ، الباب الثانی فی ارکان ... الخ، ۲/ ۴۱۱ ملتقطا

www.dawateislami.net

نعمتِ اخلاق کر دیجے عطا یہ کرم یامصطفٰے فرمایئے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۱۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نیکی کی دعوت دینے کا اَنداز کس قدر شاندار تھا۔ اسی لئے جب آپ نے ایک شَرابی کو لوگوں سے پٹتا ہوا مُلاحَظہ فرمایا تو اُسے چُھڑوا کر اپنے گھر لائے اور جب اُس کا نَشہ اُترا تو اِنتہائی نَرمی سے نصیحتوں کے مَدَنی پھول ارشاد فرمائے۔ پھر ان کے میٹھے بول، شفقت بھرے اَنداز اور اچھے اَخلاق نے اُس شرابی کے دل پر اِس قدر گہرا اثر کیا کہ وہ شراب نوشی اور دیگر گناہوں سے تائب ہو کر حضرت ابنِ عائشہ کی صحبت میں رہ کر حدیثِ پاک کی خدمت میں مشغول ہو گیا۔

اگر آپ بھی اُس پر ٹُوٹ پڑتے اور اُس کی پٹائی میں شریک ہو جاتے، اُس پر سختی فرماتے یا بد اَخلاقی سے پیش آتے تو ذرا سوچئے! کیا اِس کے بعد اُس شخص پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اِنْفِرادی کوشش اور نصیحتوں کا کوئی اَثر ہوتا؟ کیا وہ اپنے گناہوں سے باز آجاتا؟ کیا اُس کی اِصلاح کا سامان ہو پاتا؟ کیا اُسے گناہوں سے سچّی توبہ کی توفیق نصیب ہوتی؟ کیا اُس کی زِندگی میں حقیقی معنی میں مَدَنی اِنقلاب بَرپا ہوتا؟ یقیناً ہرگز نہیں! تو اگر ہم چاہتی ہیں کہ معاشَرے میں سُنّتوں کی بہاریں آجائیں، اسلامی بہنیں اللہ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی حقیقی فرمانبرداری اِختیار کر کے اِس مَدَنی مقصد کو اپنانے والیاں بن جائیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ "** تو ہمیں چاہئے کہ جو اسلامی بہنیں نمازوں اور

www.dawateislami.net

سُنّتوں سے دُور ہیں یا مختلف گناہوں میں مشغول ہیں اُنہیں پیار و محبّت، نَرمی و شَفقت کے جام پِلائیں اور اچھے اَخلاق کے ذَرِیعے اُنہیں مدنی ماحول سے قریب کرنے کی کوشش کریں۔

اچھے بُرے اخلاق کا نتیجہ

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اچھے اَخلاق اَجْنَبِی کو اپنا بنادیتے ہیں اور بُرے اَخلاق اَپنوں کو اَجْنَبِی بنادیتے ہیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کُتبِ اَحادیث اچھے اَخلاق کے فضائل سے مالا مال ہیں۔ آیئے! اچّھے اخلاق کی عادت بنانے اور بُرے اخلاق سے بچنے کی نیّت سے بطورِ تَرغیب 4 اَحادیثِ مبارکہ سنتی ہیں: چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو اپنے اَموال سے خُوش نہیں کرسکتے، لیکن تمہاری خَندہ پیشانی اور خُوش اَخلاقی اُنہیں خُوش کرسکتی ہے۔[2]

(2) ارشاد فرمایا: قِیامت کے دن بندۂ مومن کے میزانِ عمل میں اچھے اَخلاق سے زِیادہ وزنی کوئی عمل نہیں ہوگا۔[3]

(3) ارشاد فرمایا: ایمان میں زِیادہ کامل وہ مومنین ہیں، جن کے اَخلاق زِیادہ اچھے ہوں۔[4]

---

1 ... دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۲۶۸

2 ... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۲۵۳/۶، حدیث: ۸۰۵۴

3 ... ترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ماجآء فی حسن الخلق، ۴۰۳/۳، حدیث: ۲۰۰۹

4 ... ابو داود، کتاب السنۃ، باب الدلیل ... الخ، ۲۹۰/۴، حدیث: ۴۶۸۲

www.dawateislami.net

(4) ارشاد فرمایا: میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہوں گے، جن کے اَخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔[1]

اَخلاق ہوں اچّھے مِرا کِردار ہو ستھرا محبوب کا صدقہ تُو مجھے نیک بنا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اچھے اَخلاق کی کیسی بَرَکتیں ہیں کہ اچھے اَخلاق سے دوسری اسلامی بہنیں خوش ہوتی ہیں، اچھے اَخلاق بروزِ قیامت میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزنی ہوں گے، اچھے اَخلاق والیاں ہی کامل ایمان والیاں ہیں، اچھے اَخلاق والیوں کو بروزِ قیامت قُربِ مصطفےٰ نصیب ہو گا۔ اچھے اَخلاق کے اِس قدر فضائل و بَرَکات سُن کر اُمّید ہے کہ ہمارا بھی اچھے اَخلاق اپنانے کا ذِہن بنا ہو گا۔ آیئے! یہ بھی سنتی ہیں کہ اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟ چُنانچہ

اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟

ایک شخص نے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اچھے اَخلاق کے مُتَعَلِّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کے سامنے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوَت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

(پ۹، الاعراف: ۱۹۹)

اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولیٰ مُشْکِل کُشا، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے

۱... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی معالی الاخلاق، ۳/۴۰۹، حدیث: ۲۰۲۵

www.dawateislami.net

ہیں کہ رَسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں اگلوں اور پچھلوں کے بہترین اَخلاق کے مُتَعَلِّق تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی، ضرور ارشاد فرمایئے، تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تمہیں مَحْرُوم کرے تم اُسے عَطا کرو، جو تم پر ظُلْم کرے تم اسے مُعاف کر دو اور جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو۔ (1)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُوش مزاجی سے مُلاقات کرنا، خُوب بھلائی کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا، اچھے اَخلاق میں سے ہے۔ (2)

ہو اَخلاق اچّھا ہو کِردار ستھرا مُجھے مُتَّقِی تُو بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اچھے اَخلاق کی بَرَکتوں میں سے ایک بَرَکت یہ بھی ہے کہ جس اسلامی بہن کی شَخْصِیَّت اچھے اَخلاق سے جتنی آراستہ ہو گی وہ اُسی قَدْر تَرَقِّی کی منزلیں طے کرتی اور خوب فائدے سمیٹتی ہے۔ اِس بات کو یُوں سمجھئے کہ بعض دکانداروں کی دُکانوں پر گاہکوں کا بے حد رَش رہتا ہے اور کثیر لوگ اُن کی دُکانوں کا رُخ کرتے اور خریداری کرتے ہیں، اُن کی کامیاب دُکانداری کا ایک راز یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے گاہکوں سے نہایت اچھے اَخلاق سے پیش آتے ہیں، موقع کی مناسبت سے اُنہیں چائے، بسکٹ اور کولڈ رنک وغیرہ پیش کرتے ہیں، گاہک ایک چیز دِکھانے کا مطالبہ کرے

---

1 ... شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۱، حدیث: ۷۹۵۶

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۲

www.dawateislami.net

تو وہ 10 چیزیں اُس کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اَلْغَرَض! گاہک (Customer) کے ساتھ اُن کا اَخلاق اِس قدر اچھا ہوتا ہے کہ وہ خریداری کئے بغیر نہیں جاتا۔ بالفرض کوئی گاہک دُکان دار کے ساتھ بدسُلوکی بھی کر جائے تو دُکاندار اُسے خندہ پیشانی سے برداشت کر لیتا ہے اور گاہک نہیں ٹُوٹنے دیتا۔ اب ذرا ہم اپنا اِحتساب کریں کہ کیا ہم اسلامی بہنوں پر اِنْفِرادی کوشش کے دوران ہمارا انداز بھی ایسا میٹھا میٹھا ہوتا ہے، کیا اسلامی بہنوں سے ملاقات کے وَقْت ہمارے چہرے پر بھی مسکراہٹ ہوتی ہے؟ کیا ہم نیکی کی دعوت دیتے وَقْت کوئی تحفہ مثلاً مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ پیش کرتی ہیں؟ کیا ہمارے اَخلاق سے مُتَأَثِّر ہو کر بھی کوئی اسلامی بہن آج تک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئی یا کسی کو توبہ کی تَوفیق نصیب ہوئی؟ کیا ہم نے کبھی اپنے اُوپر سختی کرنے والیوں کی سختی کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا یا اینٹ کا جواب پتّھر سے دے کر بدسلوکی تو نہیں کی؟ ہمارے اَخلاق تو اتنے پیارے ہونے چاہئیں کہ دیکھنے والیوں کی زبانوں پر بے ساختہ جاری ہو جائے کہ جس نبی کا کلمہ پڑھنے والیوں کا اَخلاق ایسا ہے تو وہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے پاکیزہ اخلاق کے مالک ہوں گے۔ یاد رکھئے! اچھے اَخلاق کی بَرَکتیں صِرْف بااَخلاق لوگوں تک ہی مَحدود نہیں رہتیں بلکہ اَولاد کو بھی اِس کے فوائد حاصل ہوتے ہیں، چُنانچہ

والد کے اچھے اَخلاق کی بدولت بیٹی کی رہائی!

رَسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس قَبِیلۂ طَیِّء کے قیدی لائے گئے تو ایک قیدی لڑکی نے کھڑے ہو کر عَرض کی: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اگر آپ بہتر سمجھیں تو مجھے آزاد فرمادیں اور قبائلِ عَرَب کو مجھ پر نہ ہنسائیں کیونکہ میں اپنی قَوم کے

www.dawateislami.net

سردار حاتم طائی کی بیٹی ہوں اور بے شک میرا باپ اپنی قوم کی حمایت کرتا، قیدیوں کو آزاد کرتا، بھوکوں کو سیر کرتا، کھانا کھلاتا، سلام کو عام کرتا اور کسی ضرورت مند کو کبھی واپس نہیں لوٹاتا تھا۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اے لڑکی! یہ (تو) سچّے اِیمان والوں کی صِفَت (خوبی) ہے۔ اگر تیرا باپ مسلمان ہوتا تو ہم ضرور اُس کے لئے رحمت کی دعا کرتے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) اِس لڑکی کو آزاد کر دو کیونکہ اِس کا باپ اچھے اَخلاق کو پسند کرتا تھا اور اللہ کریم بھی اچھے اَخلاق کو پسند فرماتا ہے۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدْرَت میں میری جان ہے! جنّت میں صرف اچھے اَخلاق والا ہی داخل ہو گا۔[1]

مِرے اَخلاق اچھے ہوں مِرے سب کام اچھے ہوں
بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنّت یَارَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرَتَّم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نے اپنے اَخلاق کی بدولت جس طرح بُھولے بھٹکے لوگوں کی اِصلاح کا فَریضہ سَرانجام دِیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِصلاحِ اُمّت اور نیکی کی دعوت کا یہ مُبارَک سِلْسِلہ اب بھی جاری وساری ہے اور آج کے اِس پُرفِتَن دور میں بھی ایسی کئی نیک ہستیاں اِس دُنیا میں جلْوَہ گر ہیں کہ جن کے عُمدہ اَخلاق کی بَرَکت سے بے شُمار لوگوں کی اِصلاح ہوئی اور غیر

۱... نوادر الاصول، الاصل الثانی والتسعون والمائۃ، ۲/۷۲۷، حدیث: ۱۰۰۱ ملتقطا

www.dawateislami.net

مسلموں نے اِسلام قَبول کیا۔ اِنہی ہستیوں میں سے ایک امیرِ اَہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی ذاتِ بابرکات بھی ہے کہ جن کی شب و روز کی کوششوں اور عُمدہ اَخلاق کی بدولت کثیر لوگوں کی زِندگیوں میں اِنقلاب برپا ہوا ہے۔ آیئے! اِس وَلیِ کامل کے اَخلاق سے مُتأثّر ہو کر دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے والے ایک اسلامی بھائی کی مَدَنی بہار سُنئے اور اِس سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پھُولوں کو اپنے دِل کے مَدَنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے۔ چُنانچہ

گناہ کی دعوت دینے والے کو نیکی کی دعوت

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع دعوتِ اسلامی کے اَوّلین مَدَنی مرکز **"گلزارِ حبیب مسجد"** گلستانِ شفیع اوکاڑوی (سولجر بازار) بابُ المدینہ کراچی میں ہوتا تھا۔ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ اِجتماع میں شرکت کے لئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جب سینما گھر کے قریب سے گزرے تو ایک نَوجوان جو فِلم کا ٹکٹ لینے کی غَرَض سے قِطار میں کھڑا تھا اُس نے بُلند آواز سے اَمیرِ اَہلسنّت کو مخاطب کر کے کہا: مولانا بڑی اچھی فلم لگی ہے آکر دیکھ لو۔ اِس سے پہلے کہ آپ کے ہمراہ اسلامی بھائی جذبات میں آکر کچھ کرتے اَمیرِ اَہلسنّت نے بلند آواز سے اُسے سلام کیا اور قریب پہنچ کر بڑی ہی نَرمی کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: بیٹا! میں فلمیں نہیں دیکھتا البتہ آپ نے مجھے دعوت پیش کی تو میں نے سوچا کہ آپ کو بھی دعوت پیش کروں! ابھی اِنْ شَآءَ اللہ گلزارِ حبیب مسجد میں سُنّتوں بھرا اِجتماع ہو گا، آپ سے شرکت کی درخواست ہے، اگر آپ ابھی نہیں آسکتے تو پھر کبھی ضرور تشریف لائیے گا۔ پھر آپ

www.dawateislami.net

نے اُسے ایک عطر کی شیشی تحفے میں پیش کی۔ چند سالوں بعد اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں سُنّتوں کے عامل ایک اسلامی بھائی سَبز عمامہ سجائے حاضِر ہوئے اور کچھ اِس طرح سے عَرض کی: حُضور! چند سال قبل ایک نَوجوان نے آپ کو فلم دیکھنے کی دعوت دی تھی اور آپ نے کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے ناراض ہونے کے بجائے اِجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی تھی وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ میں آپ کے حُسنِ اَخلاق سے بے حد مُتَأَثِّر ہوا اور ایک دن اِجتماع میں آگیا، پھر مجھ پر کرم ہوگیا اور میں گناہوں سے تَوبہ کرکے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ کتنا پیارا تھا! اگر آپ اُس جوان کی نامناسِب حَرکت پر غُصّے میں آجاتے اور کوئی سخت بات کہہ دیتے تو کبھی بھی ایسے نتائج برآمد نہ ہوتے۔ لہٰذا اگر آپ بھی اِصلاحِ اُمّت کا درد اپنے سینے میں رکھتی ہیں تو اچھے اَخلاق، عاجِزی، صبر اور نَرمی کو اپنی طبیعت میں شامل کرلیجئے، کیونکہ کبھی کبھی بُرے اَخلاق اچھے عمل کو بھی خراب کردیتے ہیں، جیسا کہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اچھے اخلاق گناہ کو اِس طرح پِگھلا دیتے ہیں جس طرح پانی برف کو پِگھلا دیتا ہے اور بُرے اخلاق عمل کو ایسے خراب کرتے ہیں جیسے سِرکہ شہد کو خراب کردیتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تعارف امیر اہلسنت، ص۴۰

2... معجم کبیر، ۱۰/۳۱۹، حدیث: ۱۰۷۷۷

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بُرے اَخلاق کے چند دِینی اور دُنیوی نُقصانات کے بارے میں سنئے: چُنانچہ

بد اَخلاقی کے دینی و دُنیوی نُقصانات

❁ بد اَخلاقی نَحوست ہے، ❁ بد اَخلاقی خُود بھی بد عملی ہے اور بہت سی بد عملیوں کا ذَرِیعہ ہے۔[1] ❁ جُھوٹ، خِیانت، وعدہ خِلافی سب بد اَخلاقی کی شاخیں ہیں۔[2] ❁ بد اَخلاقی آپس کے اِختلاف کا باعِث ہے۔[3] ❁ بد اَخلاقی آپس میں بُغض و حَسد اور جُدائی پیدا کرتی ہے۔[4] ❁ بد اَخلاقی سے ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پناہ طَلَب فرمائی۔[5] ❁ بد اَخلاقی و بدزبانی سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے، ❁ بد اَخلاق سے ہر کوئی دور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ ❁ بد اَخلاقی بُرا شگون ہے۔[6] ❁ بد اَخلاقی اگر اِنسانی شکل میں ہوتی تو وہ (بہت) بُرا آدمی ہوتا۔[7] ❁ اللہ پاک کے نزدیک سب سے بڑی بُرائی بُرے اَخلاق ہیں۔[8] ❁ بے شک بے حیائی اور بد اَخلاقی کا اسلام کی کسی چیز سے کوئی تَعَلُّق نہیں۔[9] ❁ بد اَخلاقی نیکی کی دعوت

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۴۳۶

2 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۴۳۶

3 ... احیاء العلوم، ۲/۵۶۹ بتغیر قلیل

4 ... احیاء العلوم، ۲/۵۶۹

5 ... ابوداود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، ۲/۱۳۰، حدیث: ۱۵۴۶ ماخوذا و مفھوما

6 ... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی... الخ، جزء ۳، ۲/۱۷۸، حدیث: ۷۳۴۳

7 ... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی... الخ، جزء ۳، ۲/۱۷۸، حدیث: ۷۳۵۱

8 ... جامع الاحادیث، ۱۹/۴۰۶، حدیث: ۱۴۹۲۲ ملخصا

9 ... مسند امام احمد، مسند البصریین، ۷/۴۳۱، حدیث: ۲۰۹۹۷

www.dawateislami.net

دینے میں بہت بڑی رُکاوٹ ہے، ❁ بداَخلاقی بڑے بڑے رشتوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔ یہاں تک کہ اسی بداخلاقی کی وجہ سے بسا اَوقات میاں بیوی میں طَلاق کی نَوبت آجاتی ہے، ❁ بداَخلاقی کی نَحوست سے گھر کا سُکون بَرباد ہوجاتا ہے، ❁ بداَخلاق ایک گُناہ سے تَوبہ کرتا ہے تو اُس سے بدتر گُناہ میں گرِفتار ہوجاتا ہے۔[1] ❁ بداَخلاق شخص کو بارہا ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اَلْغَرَض! بداَخلاقی کثیر بُرائیوں کا مَجموعہ اور دُنیا و آخِرت میں ہلاکت و بَربادی کا سبب ہے۔ اللہ کریم سب مسلمانوں کو بُرے اَخلاق کی نَحوست سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بھاگتے ہیں سُن لے بداَخلاق اِنساں سے سبھی مسکرا کر سب سے مِلنا دل سے کرنا عاجِزی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے بداَخلاقی کے دِینی و دُنیوی نُقصانات کے بارے میں سُنا، اے کاش! اِنہیں سُن کر ہمارے دل میں بھی اِس سے نفرت پیدا ہوجائے اور ہمارا توبہ کا ذِہن بھی بن جائے۔ آیئے! اب ہم اچھے اَخلاق کی پیکر بننے کے 12 طریقے سنتی ہیں: چنانچہ

بااَخلاق بننے کے طریقے

(1) اچھے اَخلاق کی پیکر بننے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑایئے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اَشکبار آنکھوں سے بُرے اَخلاق سے نجات کی دُعا مانگئے۔

1... جامع الاحادیث، ۲/۳۷۵، حدیث: ۶۰۶۴

www.dawateislami.net

(2)اچھے اَخلاق کے فضائل اور بُرے اَخلاق کے نُقصانات پر مُشْتَمِل اَحادیث و رِوایات، واقِعات اور اَقوالِ بُزرگانِ دِین کو بار بار پڑھئے اور سنئے۔

(3)دِن کا اکثر حِصّہ خاموشی اِختیار کیجئے اور حتَّی الاِمکان لکھ کر یا اِشارے سے گفتگو کی عادت بنائیے۔

(4)پابندی کے ساتھ تلاوتِ قرآن مع ترجَمۂ قرآن کنزُالایمان اور اِس کے ساتھ تفسیر خزائنُ العرفان یانورُ العرفان یاصراطُ الجنان کا مُطالعہ کرنے کا معمول بنالیجئے۔

(5)بُری (بداخلاق) سہیلیوں کی صحبت سے بچیں۔

(6) دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے آٹھ (8) مَدَنی کاموں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے۔

(7)دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں پابندی کے ساتھ شرکت کیجئے۔

(8)روزانہ فِکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے۔

(9)دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے کورس کرلیجئے۔

(10)مَدَنی چینل پر نشر ہونے والے مختلف سلسلے دیکھتی رہئے۔

(11) کسی پیرِ کامِل کا دامَن مضبوطی سے تھام لیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میں پیرِ کامِل کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں، لہٰذا آپ بھی اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذَرِیعے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خادماؤں میں شامل ہوجائیں۔

www.dawateislami.net

(12) دعوتِ اسلامی کے تحت قائم شُعبہ جات میں سے کسی شعبے میں اپنی خدمات پیش کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ! اِن طریقوں پر عمل کی بَرَکت سے بُرے اَخلاق کا خاتِمہ ہو گا اور اچھے اَخلاق اپنانے کا ذِہن بنے گا۔

تُو عطا حِلْم کی بھیک کر دے میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

خُوشبو کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! خُوشبو کی سنّتیں اور چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: چار چیزیں نبیوں کی سُنّت میں داخل ہیں: نکاح، مسواک، حیا اور خوشبو لگانا۔[2] ☆ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے تھے۔[3] ☆ نَماز میں ربِّ کریم سے مُناجات ہے تو اس

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵
2 ... مشکاۃ، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ۱/۸۸، حدیث: ۳۸۲
3 ... سنّتیں اور آداب، ص۸۵

www.dawateislami.net

کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مستحب ہے۔[1] ☆آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ عمدہ خُوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔[2] ☆ناخوشگوار بُو یعنی بدبو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے۔[3]

☆عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مَردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خُوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔[4] ☆اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر مَردوں تک پہنچ جائے۔[5] ☆فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی بدکارہ ہے۔[6]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول" هدِیَّةً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... نیکی کی دعوت، ص ۲۰۷

2 ... سنتیں اور آداب، ص ۸۳

3 ... سنتیں اور آداب، ص ۸۳

4 ... سنتیں اور آداب، ص ۸۵

5 ... سنتیں اور آداب، ص ۸۶

6 ... ترمذی، کتاب الادب، باب ماجآء فی کراھیۃ خروج ... الخ، ۴/ ۳۶۱، حدیث: ۲۷۹۵

www.dawateislami.net

بیان:2 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے۔ (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا۔ (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

1... البدور السافرۃ، ص۱۶۹، حدیث: ۳۶۴

2... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خُدا کے سبب کمر ٹوٹ گئی

حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ کی کمر جوانی ہی میں جھک گئی تھی، لوگوں نے کئی مرتبہ اس کی وجہ جاننے کی کوشش کی لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کوئی جواب نہیں دیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ایک شاگرد (Student) کافی عرصہ تک کسی موقع کی تلاش میں رہا کہ وہ آپ سے اس کا سبب پوچھ سکے، آخر ایک دن اس نے موقع پاکر آپ سے اس بارے میں پوچھ ہی لیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پہلے تو کوئی جواب نہ دیا لیکن پھر اس کے مسلسل اصرار پر فرمایا: میرے ایک

www.dawateislami.net

استاد جن کا شمار بڑے علما میں ہوتا تھا اور میں نے ان سے کئی علوم وفُنُون سیکھے تھے، جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے فرمانے لگے: اے سفیان! کیا تُو جانتا ہے کہ میرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ میں پچاس سال تک مخلوقِ خدا کو ربِّ کریم کی اطاعت کرنے اور گناہوں سے بچنے کی تلقین کرتا رہا، لیکن افسوس! آج جب میری زندگی کا چراغ گُل ہونے کو ہے، اگر اللہ کریم نے مجھے اپنی بارگاہ سے یہ فرما کر نکال دیا کہ تُو میری بارگاہ میں آنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اپنے استاد کی یہ بات سن کر خوف سے میری کمر ٹوٹ گئی، جس کے ٹوٹنے کی آواز وہاں موجود لوگوں نے بھی سنی اور میں اپنے رَبِّ کریم کے خوف سے آنسو بہاتا رہا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ میرے پیشاب میں بھی خون آنے لگا اور میں بیمار ہو گیا، جب بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں ایک غیر مسلم حکیم کے پاس گیا، پہلے تو اسے میری بیماری کا پتہ نہ چل سکا پھر اس نے غور سے میرے چہرے کا جائزہ لیا اور میری نبض دیکھی اور کچھ دیر سوچنے کے بعد کہنے لگا، میرا خیال ہے کہ اس وقت مسلمانوں میں اس جیسا نوجوان کہیں نہ ہو گا کہ اس کا جگر خوفِ الٰہی کی وجہ سے پھٹ چکا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے دل ہر وقت خوفِ خدا سے معمور ہوتے تھے، ان کا اُٹھنا، بیٹھنا چلنا پھرنا اَلْغَرَض! زندگی کے شب و روز فکرِ آخرت میں گزرتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ ان کے دل مَحَبَّتِ الٰہی

۱... حکایات الصالحین، ص ۴۵

www.dawateislami.net

سے ایسے معمور ہوتے کہ وہ صرف رَبِّ کریم کی رضا چاہتے تھے اور ان کے دلوں میں اللہ پاک کا ایسا خوف ہوتا کہ ان کے پیشِ نظر ہر وقت قیامت کے ہولناک مناظر رہتے تھے، لیکن افسوس! آج ہمارے دلوں سے خوفِ خدا ختم ہوتا جارہا ہے، کسی کو ڈرانے کیلئے عذاب پر مشتمل کتنی ہی آیات سنادی جائیں، گناہوں کی وعیدوں پر کتنی ہی حدیثیں بیان کردی جائیں، گناہگاروں کے عبرت ناک انجام کی حکایات سنادی جائیں لیکن اسلامی بہنوں کی ایک تعداد ہے جو ٹَس سے مَس نہیں ہوتی، ادھر ادھر دیکھ کر لاپرواہی سے سنتی ہیں، توجہ نہیں رہتی، دل کو چوٹ نہیں لگتی، گناہوں سے دوری نہیں ملتی اور نیکیوں کی محبت نصیب نہیں ہوتی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ گناہوں کی کثرت کے سبب دل اس قدر زَنگ آلود ہوچکے ہیں کہ اب وہ نصیحت (Advice) کی کسی بات کا اثر نہیں لیتے۔

ذرا سوچیں تو سہی کہ اگر ہم نے اپنی زندگی یُونہی گناہوں میں بسر کردی تو ایسا نہ ہو کہ بروزِ قیامت ہمارا حشر بھی ایسے مجرموں کے ساتھ ہو جنہوں نے اپنی زندگی ربِّ کریم اور اس کے پیارے رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی اور نیک اعمال سے دور رہ کر گزاری ہوگی، ایسے لوگ بروزِ قیامت اللہ پاک کی رحمت سے محروم ہوں گے، گناہوں کی وجہ سے ان کے چہرے سیاہ ہوں گے، یہ لوگ قیامت کے دن ادھر ادھر بھاگتے پھریں گے مگر کوئی ان کا حامی و مددگار نہ ہوگا، قیامت کے اس ہولناک منظر کو پارہ 30 سُوْرَۂ عبس آیت نمبر 33 تا 37 میں یوں بیان کیا گیا ہے:

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے

www.dawateislami.net

وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾ (پ۳۰، العبس:۳۴-۳۷)

بھائی اور ماں اور باپ اور جورو (بیوی) اور بیٹوں سے ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے۔

پھر ایک وقت آئے گا کہ مجرموں کو گھسیٹ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔ چنانچہ پارہ 16 سورۂ مریم آیت نمبر 86 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ (پ۱۶، مریم:۸۶)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور مجرموں کو جہنّم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خوابِ غفلت سے بیدار ہو جایئے اور مرنے کے بعد گناہگاروں کا حال سُن کر ڈر جایئے اور توبہ کر کے نیکیوں میں زندگی بسر کیجئے۔ افسوس صد افسوس! ہمارے مُعاشرے میں دن رات دوسروں کے خوف سے تو چُھپ چُھپ کر گناہ کیے جاتے ہیں کہ کہیں میری سہیلیوں اور گھر والوں کو نہ معلوم ہو جائے لیکن اُس رب کا ڈر نہیں رہتا جو رات کی تاریکی میں بھی ہمارے حال سے باخبر ہے۔ افسوس گناہ کرتے وقت اس بات کا بھی خوف نہیں رہتا کہ بروزِ قیامت تمام اہلِ محشر کے سامنے گناہوں سے بھرپور نامۂ اعمال پڑھ کر ہمیں سنانا پڑے گا جہاں وہ لوگ بھی ہوں گے کہ دنیا میں جن کے دلوں میں ہماری عزت واہمیّت تھی۔ اے کاش! اس وقت کی بدنامی اور شرمندگی سے بچنے کیلئے ابھی سے ہمیں خوفِ خدا کی دولت نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہم گناہوں سے دور رہنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اے کاش! ہم ہر لمحہ نیکیوں میں بسر کرنے والیاں بن جائیں۔ اے کاش! قیامت کے ہولناک دن کو ہمیشہ یاد رکھنے والیاں بن جائیں۔ اگر ہمیں خوفِ خدا کی دولت نصیب ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کی

www.dawateislami.net

برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذہن بن جائے گا۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو ایسے تھے کہ دن رات نیکیوں میں بسر کرتے، ہر وقت اللہ پاک کے خوف اور اس کی مَحَبَّت سے سرشار رہتے پھر بھی وہ اپنے اعمال کو کافی نہ سمجھتے اور خوفِ خدا سے خوب آنسو بہایا کرتے تھے، چنانچہ

معلوم نہیں میرا ٹھکانا جنّت ہو گا یا جہنم!

حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ ایک مقام پر انہوں نے ایک بزرگ کو دیکھا تو ان سے حال پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: اے مالک! اس شخص کا حال کیا ہو گا جس کی صبح و شام ایسے طویل سفر میں بسر ہو جس میں کوئی سامانِ سفر اور زادِ راہ موجود نہ ہو اور اُسے بندوں کے درمیان عدل و انصاف فرمانے والے رَبّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا۔ یہ کہہ کر وہ بزرگ زُور زُور سے رونے لگے، حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں میں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میں دنیا کی حرص پر نہیں رو رہا اور نہ ہی موت کے خوف اور مصیبت نے مجھے رُلایا ہے بلکہ میں تو اپنی زندگی کے اس دن پر رو رہا ہوں جس میں کوئی اچھا عمل نہیں کر سکا، خُدا کی قسم مجھے تو زادِ راہ کی کمی، کامیابی سے دُوری اور دُشوار گزار گھاٹی نے رُلایا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میں جنّت میں جاؤں گا یا جہنّم میں۔ حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں میں نے یہ حکمت بھرا کلام سُن کر کہا: لوگ تو آپ کو مجنوں سمجھتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم بھی دنیا والوں کی طرح دھوکے میں مُبتلا ہو گئے؟ اگرچہ میرے اندر جنتیوں والی کوئی اور خوبی نہیں لیکن میرے دل، رَگوں، گوشت، خون اور ہڈیوں

www.dawateislami.net

میں اللہ پاک کی محبّت سَرایت کر چکی ہے۔ میں اللہ کریم کی محبّت میں گرفتار ہو کر دیوانہ بن گیا ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ہمارے بُزرگانِ دین رَبِّ کریم کے خوف سے کس قدر گریہ وزاری فرماتے تھے اور دن رات نیکیوں میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنے اعمال کو کافی نہ سمجھتے تھے لیکن افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ ایک تو ہم نیک عمل کرتی نہیں اگر کوئی عمل کر بھی لیں تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح لوگ مجھے دیکھ لیں تاکہ میری نیک نامی ہو۔ یاد رکھئے! ریاکاری کے ساتھ کیا جانے والا عمل ہرگز قابلِ قبول نہیں، لہٰذا ہر نیک عمل سے پہلے اپنی نیّت پر اچھی طرح غور کر لینا چاہیے کہ اُس سے مقصود رَبِّ کریم کی رِضا ہے یا مال وزَر کا حُصُول یا کوئی اور دُنیاوی فائدہ؟ بد قسمتی سے آج کل ہماری عِبادات سے اِخلاص رُخصت ہوتا جارہا ہے، نماز پڑھتی ہیں تو اس لئے کہ لوگ ہمیں نمازی کہیں۔ صدقہ وخیرات کرتی ہیں تو اس لئے کہ لوگوں میں ہماری سخاوت کے چرچے ہوں۔ حج وعمرہ اس لئے کرتی ہیں کہ لوگوں میں ہماری واہ واہ ہو۔ گھر میں بات بات پر جھگڑا کرتی ہیں لیکن دوسری خواتین سے حُسنِ اخلاق سے اس لئے پیش آتی ہیں کہ اُن میں بااَخلاق مشہور ہو جائیں۔ یاد رکھئے! جن نیک کاموں کو زِندگی بھر ہم نے اپنے لیے توشۂ آخرت اور نَجات کا ذَرِیعہ سمجھا ہو ایسا نہ ہو ریاکاری کی وجہ سے یہ سب برباد ہو جائیں اور قیامت کے دن حسرت وندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے۔ آیئے! ریاکاری کی مَذمَّت پر دو فرامینِ مصطفےٰ سنئے اور اس باطنی مرض سے

---

1 ... حدائق الاولیاء، ۲/۲۲۲

www.dawateislami.net

بچنے کی کوشش بھی کیجئے، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جنّت کی خُوشبو پانچ سو (500) برس کی مُسافت (یعنی دُوری) سے سُونگھی جاسکتی ہے مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اُسے نہ پاسکے گا۔[1]
2. ارشاد فرمایا: جو شہرت کیلئے عمل کرے گا، اللہ پاک اُسے رُسوا کرے گا، جو دِکھاوے کیلئے عمل کرے گا، اللہ پاک اسے عذاب دے گا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ریاکاری کرنے والے بدنصیب کو جنّت کی خوشبو بھی نہیں پہنچے گی۔ ایسے بد عمل کو بروزِ قیامت ذلیل ورسوا کیا جائے گا اور اسے سخت عذابِ الٰہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ یاد رکھیں ریاکاری سے دنیا میں نیک نامی اور فوائد تو مل سکتے ہیں مگر آخرت میں ایسے عمل کی کوئی جزا نہیں ہوگی۔ لہٰذا اپنے دل سے لوگوں کی تعریفیں سننے کی خواہش نکال دیں۔ ہر وقت قبر وحشر کی ہولناکیوں اور جہنَّم کی کڑی سزاؤں کو ذہن نشین رکھیں۔ صرف رضائے الٰہی کیلئے عمل کریں اور بُزرگانِ دین کی سیرت کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہوگی۔

اللہ پاک کے مقرب بندوں کی عملی حالت بیان کرتے ہوئے ایک بزرگ فرماتے ہیں: وہ لوگ (کثرت سے نیکیاں کرنے کے باوجود اس کی خفیہ تدبیر سے) خوف زدہ رہتے اور تم تفریط (یعنی گناہوں میں ڈوبنے کے باوجود) بے خوف رہتے ہو۔ وہ مبارک ہستیاں نیکیوں کے باوجود رویا کرتی تھیں اور تم بے کار رہ کر بھی ہنستے ہو۔ وہ لوگ بیمار رہنے کے باوجود

---

1 ... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی، جز۳، ۲/۱۹۰، حدیث: ۷۴۸۹

2 ... جامع الاحادیث، ۷/۴۴، حدیث: ۲۰۷۴۰

www.dawateislami.net

رات بھر (عبادت کے لئے) شب بیداری کرتے اور تم تندرست ہو کر بھی پڑے سوتے رہتے ہو۔ وہ درست راہ چلا کرتے اور تم غضب کی شاہراہوں پر دوڑتے چلے جارہے ہو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی آج ہماری عملی حالت بہت خراب ہے۔ ہم اپنے بزرگوں کے طریقے سے بالکل دور ہوتی جارہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج آزادیِ نسواں اور عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کے نعروں نے ہماری نوجوان نسل کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ فیشن پرستی اور بے حیائی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ گھر گھر میں بے حیائی کے دل سوز نظارے ہیں، مخلوط تعلیمی اداروں، ہسپتالوں، دفتروں اور تفریح گاہوں میں مردوں اور عورتوں کا اِختلاط (میل جول) عام ہو چکا ہے۔ اسی میل جول کے سبب مَعَاذَاللّٰہ آج ہماری نوجوان نسل گرل فرینڈ (Girlfriend) اور بوائے فرینڈ (Boyfriend) کے مَنْحُوس چکّر میں پھنس کر کس طرح اپنی شرم و حیا سے ہاتھ دھو بیٹھی ہے یہ کسی پر مخفی نہیں۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پہلے جب یہ نَعْرہ بُلَنْد ہوا کہ مرد و عورت شانہ بشانہ چلیں تو اس کی نحوست نے گھر کی چار دیواری میں مَحفوظ عورت کو باہر لا کھڑا کیا اور اب مَغْرِب سے چلنے والا یہ جملہ لیڈیز فرسٹ (Ladies First) یعنی **"پہلے خواتین"** یہاں بھی آپہنچا۔ پہلے کندھے سے کَنْدھا مِلا کر کھڑا کیا تھا اب ایک قدم آگے پہنچا کر

---

1 ... حدائق الاولیاء، ۲/۲۲۶

www.dawateislami.net

مزید بے باکی و بے حیائی میں اضافہ کر دیا، عورت سمجھی اس جُملے کے ذریعے مجھے عِزت دی جارہی ہے حالانکہ اس جُملے کا مقصد عورتوں کو کسی قسم کی عِزت دینا نہیں بلکہ صِنفِ نازُک کو بے وقوف بنا کر اس کے حُسن و جَمال کو اپنے مالی فَوائد کے حُصُول کا ذَرِیعہ بنانا ہے جس کا مُظاہَرہ فیشن شَوز، بِل بورڈز (Billboards) اور اِشتِہارات کے ذریعے سرِعام ہوتا ہے، اسی طرح دفتروں، بینکوں اور ہسپتالوں غرض جہاں جائیں بِالخُصُوص اِستِقبالیہ (Receptions) پر ماڈرن لڑکیوں کو ہی رکھا جاتا ہے تاکہ لوگوں کی توجہ حاصل کر کے اپنے کاروبار کو تَرَقّی دی جائے، اب تو بے حیائی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ غیر محرموں سے ہاتھ مِلانے تک کو بُرا محسُوس نہیں کیا جاتا اور بڑی ڈھٹائی سے یہ کہا جاتا ہے کہ ماڈرن دور ہے سب چلتا ہے۔ آیئے! فیشن پرستی کی مذمت پر ایک روایت سُنئے: چنانچہ

ناجائز فیشن کرنے والوں کا انجام

سرکارِ مدینہ، راحَتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: (معراج کی رات) میں نے کچھ مَردوں کو دیکھا جن کی کھالیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھیں، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ جبریلِ امین نے بتایا: یہ لوگ ناجائز اَشیا سے زِینت حاصل کرتے تھے۔ اور میں نے ایک بَدبُودار گڑھا دیکھا جس میں شور و غَوغا بَرپا تھا، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو بتایا: یہ وہ عورَتیں ہیں جو ناجائز اَشیا سے زِینت حاصل کرتی تھیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ایک طرف تو یہ روایت ہے اور دوسری طرف ہمارے گھروں کا ماحول۔ یہ یاد رہے کہ ہر وہ فیشن جو شریعت کے خلاف نہ

۱... تاریخ بغداد، رقم: ۳۶۹، محمد بن ابراھیم، ۱/۴۱۵

www.dawateislami.net

ہو جائز ہے جبکہ وہ فیشن جس میں شریعت کی خلاف ورزی ہو وہ ناجائز ہی ہے۔ ہمارے ہاں خواتین کی ایک تعداد ہے جو اس فیشن کی طرف مائل ہے جس کی شریعت میں گنجائش نہیں ہے۔ افسوس صد افسوس! فی زمانہ خود والدین اپنے بچوں کو فیشن ایبل بنانے کے لئے ایسے اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم دلواتے ہیں، جہاں ناجائز فیشن اور بے حیائی سکھائی بھی جاتی ہے اور ایسا ماحول بھی دیا جاتا ہے۔ آج ایک تعداد ہے جو اولاد کو سنتوں بھرے اجتماعات میں جانے اور شرعی پردہ کرنے سے روکتی ہے، آج ایک تعداد ایسی بھی ہے جو دین پر عمل کرنے میں اپنی اولاد کیلئے رکاوٹ بنتی ہے۔ حالانکہ یہ کتنی بڑی نادانی ہے اور خود کو محروم کرنے والی بات ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کا فیضان ہے کہ آج ایسے والدین بھی ہیں جو شریعت کے حکم پر اپنا سر جھکا کر ہمت و حوصلے کے ساتھ طعنوں کو برداشت کرتے ہیں اور اپنی اولاد کی اصلاح اور ان کی اسلامی تربیت کر کے اپنی اور ان کی آخرت بہتر بنانے کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسا ذہن رکھنے والوں کی اولاد میں کوئی حافظۂ قرآن بنتی ہے، کوئی قاریۂ قرآن بننے کی سعادت پاتی ہے تو کوئی دعوتِ اسلامی کی مبلغہ بنتی ہے۔ جن ماں باپ کے بچے اس انداز سے دِین کی خدمت کر رہے ہوں وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر و انجینئر وغیرہ بنانے کے فوائد (Benefits) محض دنیا تک ہی محدود ہوتے ہیں جبکہ نیک اولاد والدین کی وفات کے بعد بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا بُریدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک

www.dawateislami.net

سورج کی طرح ہو گی اور اس کے والدین کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت یہ دُنیا ادا نہیں کر سکتی تو وہ پوچھیں گے: ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ پاک ایک نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرمائے گا تو وہ کہے گا کہ اے میرے ربِّ کریم! مجھے یہ مرتبہ کیسے ملا؟ تو اللہ پاک فرمائے گا کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگی ہے۔[2]

مری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ جن کی اَوْلاد نیک اور قرآن کی حافظ ہو گی اور شریعت پر عمل کرنے والی ہو گی انہیں بروزِ قیامت ایسا قیمتی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی طرح ہو گی، ایسے خوش نصیبوں کو بیش قیمت لباس پہنایا جائے گا۔ جنت میں ان کے درجات بلند کیے جائیں گے۔ لہٰذا خود بھی نیک اعمال کیجئے تلاوتِ قرآن کا معمول بنائیے، اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کیجئے اور اپنی اولاد کی تَرْبِیَت کرتے ہوئے انہیں بھی ابتدا سے خوفِ خدا کا ذہن دیجئے کہ اگر بچپن ہی سے خوف خدا کی دولت نصیب ہو گئی تو زندگی بھر گناہوں کی طرف قدم بھی نہیں بڑھائیں گے۔

---

1 ... مستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمه ... الخ، ۲/۲۷۸، حدیث: ۲۱۳۲

2 ... مشکاۃ، کتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبة، ۱/۴۴۰، حدیث: ۲۳۵۴

www.dawateislami.net

آیئے! بچوں میں خوفِ خدا پیدا کرنے کیلئے ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ

حقیقی مَدَنی مُنّے کا خوفِ خدا

ایک چار سالہ سیّد زادہ بچہ سرِ بازار زار و قطار رو رہا تھا، کسی صاحِب نے اٰلِ رسول کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر عرض کی: شہزادے! کیا بات ہے؟ اگر کسی چیز کی ضَرورت ہو تو حکم فرما دیجئے ابھی حاضِر کرتا ہوں۔ یہ سُن کر بچے کے رونے کی آواز اور بُلند ہو گئی اور کہا: چچا جان! اللہ پاک کے غضب اور عذابِ جہنّم کے خوف سے دل بیٹھا جا رہا ہے! اُن صاحِب نے شَفقت سے عرض کی: شہزادے! آپ بَہُت ہی کمسِن ہیں، ابھی سے اِتنا خوف کیسا؟ اطمینان رکھئے! بچّوں کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔ یہ سُن کر مَدَنی مُنّے کا خوف مزید نُمایاں ہو گیا اور روتے ہوئے بولا: چچا جان! میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کیلئے ان کے گرد چھوٹی چھوٹی لکڑیاں (Sticks) چُن دی جاتی ہیں، چھوٹی لکڑیاں جلدی سے آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت پھر بڑی لکڑیاں بھی جل اٹھتی ہیں! میں ڈرتا ہوں کہ ابوجہل اور ابولَہَب جیسے بڑے بڑے غیر مسلموں کو جہنّم میں جلانے کیلئے چھوٹی لکڑیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس نصیحت آموز واقعے میں عبرت کیلئے کئی

1 . . . انیس الواعظین، ص۷۵ بتغیر

www.dawateislami.net

مدنی پھول ہیں۔ سوچیں تو سہی کہ وہ ایک چھوٹا سا بچہ ہو کر بھی جہنم کے خوف سے آنسو بہا رہا ہے جبکہ ہماری ایک تعداد ہے جو بچپن تو کیا بُڑھاپے کی دہلیز تک پہنچ کر بھی دل میں خوفِ خدا کی شمع روشن نہیں کر سکتی۔ ذرا سوچیں کہ اگر ہماری بُرائیوں کے سبب قبر (Grave) میں سانپ اور بچھو آ گئے تو کیا ہو گا؟ ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے قبر میں آگ بھڑکا دی گئی تو کیا کریں گی؟ مرتے وقت ایمان کی دولت چھین لی گئی تو کیا بنے گا؟ گانے باجوں کی نحوست سے کانوں میں اگر پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا گیا تو اس وقت کیا ہو گا؟ بے پردگی کرنے کے سبب عذاب میں مبتلا کی گئیں تو ہمارا کیا بنے گا؟ آج اگر ہمارے پاؤں میں کانٹا چُبھ جائے، ہاتھ پر چُھری لگ جائے یا پاؤں میں ٹھوکر لگ جائے تو مارے درد کے چیخ اُٹھتی ہیں تو پھر جہنّم کے عذاب کے بارے میں آخر یہ کیوں کہتی ہیں کہ "جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔ لہٰذا "جو ہو گا دیکھا جائے گا" والی غلط سوچ کو اپنے دل و دماغ سے نکال کر خوابِ غفلت سے بیدار ہو جایئے، اپنے دل میں رَبِّ کریم کا خوف پیدا کیجئے، کیونکہ خوفِ خدا رکھنے والیاں اللہ و رسول کی پسندیدہ بن جاتی ہیں، خوفِ خدا رکھنے والیاں گناہوں سے بچتی رہتی ہیں، خوفِ خدا رکھنے والیاں خوشحال زندگی بسر کرتی ہیں، خوفِ خدا رکھنے والیوں سے مخلوقِ خدا محبّت کرنے لگتی ہے۔ آیئے! خوفِ خدا کے فضائل پر مشتمل تین (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے، چنانچہ

- ارشاد فرمایا: اللہ کریم اپنے اس بندے سے محبّت رکھتا ہے جو مُتّقی یعنی پرہیز گار اور اللہ پاک سے ڈرنے والا ہو، لوگوں سے بے پرواہ ہو اور اپنے گرد لوگوں کی رَیل پَیل کی خواہش رکھنے والا نہ ہو بلکہ گوشہ نشین ہو۔[1]

---

1 ... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المؤمن ... الخ، ص ۱۲۱۲، حدیث: ۷۴۳۲

www.dawateislami.net

- ارشاد فرمایا: اللہ کریم فرمائے گا کہ اُسے آگ سے نکالو، جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام میں میرا خوف کیا ہو۔[1]
- ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کریم سے ڈرتا ہے، ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ کریم کے سوا کسی سے ڈرتا ہے تو اللہ کریم اسے ہر شے سے خوف زَدہ کرتا ہے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت (پکڑ) اور اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذاب سے ڈر کر گناہوں سے توبہ کیجئے اور نیک اعمال کی طرف راغب ہو جایئے۔ یاد رکھئے! توبہ پر اِستِقامت پانے اور نیکیوں کا ذِہن بنانے کیلئے نیک اسلامی بہنوں کی صحبت حاصل کرنا بے حد ضروری ہے، کیونکہ نیک اسلامی بہنوں کی صحبت اِختیار کرنا بڑی برکتوں کا باعث ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صحبت پانے بہترین کا ذریعہ ہے آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اللہ کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا؟

حضرت سَیِّدُنا سَرْوَقُ الاجُوع تابعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اتنی لمبی نماز ادا فرماتے کہ ان کے پاؤں سُوج جایا کرتے تھے اور یہ دیکھ کر ان کے گھر والوں کو ان پر ترس آتا اور وہ رونے لگتے۔ ایک دن ان کی والدہ نے کہا: میرے بیٹے! تو اپنے کمزور جسم کا خیال کیوں نہیں کرتا؟

1 ... شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ، ۱/۴۶۹، حدیث: ۷۴۰

2 ... شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ، ۱/۵۴۱، حدیث: ۹۷۴

www.dawateislami.net

اس پر اتنی مشقت کیوں لادتا ہے؟ تجھے اس پر ذرا رحم نہیں آتا؟ کچھ دیر کے لئے آرام کر لیا کرو، کیا اللہ پاک نے جہنم کی آگ صرف تیرے لئے پیدا کی ہے کہ تیرے علاوہ کوئی اور اس میں نہیں جائے گا؟ انہوں نے جواباً عرض کی: امی جان! انسان کو ہر حال میں مجاہدہ کرنا چاہیے کیونکہ قیامت کے دن دو ہی باتیں ہوں گی، یا تو مجھے بخش دیا جائے گا یا پھر میری پکڑ ہو جائے گی، اگر میری مغفرت ہو گئی تو یہ محض اللہ پاک کا فضل اور اس کی رحمت ہو گی اور اگر میں پکڑا گیا تو یہ اس کا عدل ہو گا، لہٰذا اب میں آرام نہیں کروں گا اور اپنے نفس کو مارنے کی پوری کوشش کرتا رہوں گا۔ جب ان کی وفات (Death) کا وَقْت قریب آیا تو اُنہوں نے گریہ وزاری شروع کر دی۔ لوگوں نے پوچھا: آپ نے تو ساری عمر مُجاہدوں اور ریاضتوں میں گُزاری ہے، اب کیوں رو رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: مجھ سے زیادہ کس کو رونا چاہیے کہ میں ستّر (70) سال تک جس دروازے کو کھٹکھٹاتا رہا، آج اسے کھول دیا جائے گا لیکن یہ نہیں معلوم کہ جنَّت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا؟ کاش! میری ماں نے مجھے جَنم نہ دیا ہوتا اور مجھے یہ مشقت نہ دیکھنا پڑتی۔[1]

اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

کاش کے نہ دُنیا میں پیدا مَیں ہوا ہوتا　　قَبْر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
آہ! سَلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے　　کاش کے مِری ماں نے ہی نہیں جَنا ہوتا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین کا طرزِ

1 . . . حکایات الصالحین، ص۳۶ بتغیر

www.dawateislami.net

زندگی کیسا تھا کہ یہ حضرات لمبی لمبی نمازیں پڑھنے کے باوجود خوفِ خدا اور خوفِ جہنّم کے سبب کس قدر لَرزاں و تَرساں رہتے جبکہ ہم اپنے کردار کا جائزہ لیں تو شرم سے پانی پانی ہو جائیں۔ کیونکہ ہمارا حال تو کچھ ایسا ہے کہ نیکیاں پلّے نہیں، نمازوں اور تلاوتِ قرآن میں دل لگتا نہیں، سُنّتوں پر عمل ہوتا نہیں، دوسروں کی اصلاح کے لئے تو کُڑھتی ہیں لیکن اپنی اصلاح کی فکر نہیں، گناہوں اور فُضول گوئی کی عادت اور بُری سہیلیوں کی بیٹھکوں سے جان چُھوٹتی نہیں، توبہ کی جانب دل مائل ہوتا نہیں، موت کی سختیوں، قبر و حشر اور جہنّم کے عذابوں سے ڈر لگتا نہیں۔ اَلْغَرَض! ہماری حالت دن بدن بدترین ہوتی جارہی ہے اور ہم گُناہوں کی دلدل میں تیزی سے دھنستی چلی جارہی ہیں۔ اے کاش! ہمیں گناہوں کی بیماری سے چھٹکارا مل جائے۔۔۔ اے کاش! ہم ہر ہر لمحہ نیکیوں میں بسر کرنے والیاں بن جائیں۔۔۔ اے کاش! ہماری آنکھیں ہر وقت خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ میں رونے والی بن جائیں۔۔۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنے بُزرگوں کی طرح جہنّم کا خوف نصیب ہو جائے۔

یارب بچالے تُو مجھے نارِ جحیم سے اَوْلاد پر بھی بلکہ جہنّم حرام ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ رحمٰن کی رَحمتیں بے حَد و بے حساب ہیں، اگر کوئی رَبِّ کریم کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرکے اس کی بارگاہ میں جُھک جائے تو اللہ کریم اس کے گناہوں کو مُعاف فرما کر اپنی محبوب بندی بنالیتا ہے کیونکہ اللہ پاک **توبہ کرنے والیوں** کی ساری خَطاؤں کو مُعاف فرمادیتا ہے، **توبہ کرنے والیوں** کو اپنا قرب نصیب

www.dawateislami.net

کرتا ہے، **توبہ کرنے والیوں** کو جنّت عطا فرماتا ہے، **توبہ کرنے والیوں** کو جہنّم سے آزادی عطا فرما دیتا ہے۔ آیئے! توبہ کے فضائل پر مشتمل دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے: چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: اگر تم اتنے گُناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تم اللہ کریم کی بارگاہ میں توبہ کرو تو اللہ پاک تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔[1]

❖ ارشاد فرمایا: اللہ کریم اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کا اُونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دوبارہ اسے مل جائے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے توبہ کی کتنی برکتیں ہیں، توبہ کرنے والیوں کی توبہ اللہ کریم قبول فرماتا ہے، توبہ کرنے والیوں کی توبہ سے رب کریم خوش ہوتا ہے، آیئے! اپنے دل میں توبہ کا جذبہ بڑھانے کے لئے توبہ کی قبولیت سے متعلق ایک ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

بنی اسرائیل کے نوجوان کی توبہ

منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا جس نے 20 سال تک اللہ پاک کی عبادت کی، پھر 20 سال تک نافرمانی کی، پھر آئینہ دیکھا تو داڑھی میں بال سفید تھے وہ غم زدہ ہو گیا اور کہنے لگا: اے میرے مالک! میں نے 20 سال تک تیری عبادت کی اور 20 سال تک تیری نافرمانی کی، اگر میں تیری طرف آؤں تو کیا میری توبہ قبول ہو گی؟ اس نے آواز سُنی کہ تم نے ہم سے محبّت کی ہم نے تم سے محبّت کی، پھر تُو نے ہمیں چھوڑ دیا

1 ... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ۴/۴۹۰، حدیث: ۴۲۴۸

2 ... بخاری، کتاب الدعوات، باب استغفار النبی فی الیوم واللیلة، ۴/۱۹۱، حدیث: ۶۳۰۹

www.dawateislami.net

اور ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا، تُو نے ہماری نافرمانی کی اور ہم نے تجھے مہلت دی اور اگر تُو توبہ کرکے ہماری طرف آئے گا تو ہم تیری توبہ قبول کریں گے۔[1]

کر لے توبہ رَبّ کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نَبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اَہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے لباس پہننے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں:

پہلے دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ☆جنات کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔[3] حکیمُ الْاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور

---

1 ... مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص ۶۲

2 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

3 ... معجم اوسط، ۲/ ۵۹، حدیث: ۲۵۰۴

www.dawateislami.net

پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جِنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[1] ☆ جو کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[2] ☆ جو باوُجودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[3] ☆ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نَماز قبول نہیں ہوتی۔ ☆ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ ☆ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ☆ تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت تھی اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صِفَت ہے۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت

1... مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶۸

2... شعب الایمان، باب الملابس والاوانی، ۵/۱۸۱، حدیث: ۶۲۸۵

3... ابوداود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸

4... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، مطلب في اللبس، ۹/۵۷۹، بہارِ شریعت، ۳/۴۰۹، حصہ: ۱۶

www.dawateislami.net

حصّہ16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان:3 ہر خطبہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مَرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر دس(10) رَحمتیں اُتارے گا، اُس کے دس(10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس(10) گناہ مٹادے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم... الخ، باب ثواب الصلاۃ... الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماں کی شان!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! "ماں" قُدرت کا اَنمول تحفہ ہے، ماں کا مقام قرآن و حدیث میں بَیان ہوا ہے، ماں کی فرمانبردار اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا پانے میں کامیاب ہو جاتی ہے، ماں اَولاد کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو قربان کر دیتی ہے، ماں کے خونِ جگر سے اَولاد کا وجود بنتا ہے، ماں کئی سال تک اپنی اَولاد کو تھپکیاں دے کر سُلاتی ہے، ماں بیمار اَولاد کو دیکھ کر تڑپتی اور آنسو بہاتی ہے، ماں بیمار اَولاد کی خاطر سخت سردیوں میں بھی ساری ساری رات جاگ کر گزارتی ہے، ماں بیمار اولاد کی خاطر مہنگے اسپتالوں اور دواخانوں کے دھکے کھاتی ہے، ماں اَولاد

www.dawateislami.net

کے مستقبل کو سنوارنے کے لئے اپنی تمام تر زندگی کو اَولاد کے لئے وَقف کر دیتی ہے۔

ماں اَولاد کے لئے سایہ دار درخت کی طرح ہوتی ہے، ماں خود گرمی برداشت کر کے اَولاد کو پنکھا جھلتی رہتی ہے، ماں اَولاد کو چھاؤں میں بٹھا کر خود دُھوپ میں بیٹھ جاتی ہے، ماں اَولاد کے ناز نخرے اُٹھاتی ہے، ماں قَرْض لے کر بھی اَولاد کی فرمائشوں کو پُورا کرتی ہے، ماں اپنے شوہر کی وَفات (Death) کے بعد اَولاد کو دَرْبَدَر بھٹکنے نہیں دیتی، ماں اَولاد کی پیدائش سے پہلے، پیدائش کے دَوران اور بعد کی تکالیف کو برداشت کرتی ہے، ماں اَولاد کو اچّھا انسان بنانے کی پوری کوشش کرتی ہے، ماں اپنے حصّے کا نوالہ بھی اَولاد کے منہ میں ڈال کر خوش ہوتی اور خود بھوکی سو جاتی ہے، ماں اولاد کو گرم بستر میں لِٹاتی اور خود ٹھنڈے فرش پر لیٹ جاتی ہے، ماں اولاد کے حق میں بُرا نہیں سوچتی، ماں اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتی ہے، ماں اولاد کو دکھ تکلیف میں مبتلا دیکھ کر بے قرار ہو جاتی ہے، ماں معذور اَولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتی، ماں نافرمان اَولاد پر بھی شفقت و مہربانی ہی کرتی ہے، ماں نہ ہو تو گھر ویران لگتا ہے، ماں کا خدمت گار چین و سکون کی زندگی گزارتا ہے، ماں کی خدمت اَولاد کو جنّت میں داخل کروائے گی، ماں کو راضی رکھنا اولاد پر لازم ہے، ماں کے حُقوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے۔

ماں کے حُقوق سے فراغت ہو گئی؟

منقول ہے کہ ایک صَحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کر کے چھ (6) میل تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں

www.dawateislami.net

دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماں ہی وہ مہربان ہستی ہے جو اَولاد کے لئے رو رو کر دُعائیں کرتی ہے، ماں کی دُعا جنّت میں لے جاتی ہے، ماں کی دُعا رحمت کے دروازے کھلوا دیتی ہے، ماں کی دُعا بُرائیوں سے بچاتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کو مقامِ وِلایت تک پہنچا دیتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کی قسمت سنوار دیتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے، ماں کی دُعا کامیابیاں دِلاتی ہے، ماں کی دُعا نُزولِ رَحمت کا سبب ہے، ماں کی دُعا گناہوں کی مُعافی کا ذَرِیعہ ہے، ماں کی دُعا کی برکت سے ربِّ کریم اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو ٹال دیتا ہے۔ آیئے! آج ہم ماں کی دُعاؤں کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل چند اِیمان اَفروز واقعات سننے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں۔ چنانچہ

ماں کی دعا کا اثر

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن اَحمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والِد کو کہتے ہوئے سُنا کہ ایک مرتبہ ایک بُوڑھی عورت حضرت سَیِّدُنا ابنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئی اور عَرض کی: میرے جوان بیٹے کو رُومیوں نے قید کر لیا ہے۔ میرا ایک چھوٹا سا گھر ہے، اِس کے عِلاوہ میرے پاس کچھ بھی مال نہیں اور اُس گھر کو میں بیچ بھی نہیں سکتی، لہٰذا آپ کسی صاحبِ حَیثِیَّت سے کہہ دیجئے کہ وہ فدیہ دے کر میرے بیٹے کو آزاد کرا لے کیونکہ اب نہ تو مجھے دن کو قرار آتا ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسے تسلّی دیتے ہوئے فرمایا: مُحْتَرمہ! آپ جایئے!

---

1 ... معجم صغیر، ۱/۹۲، حدیث: ۲۵۷

www.dawateislami.net

میں آپ کے معاملے کو حل کرنے کو شش کرتا ہوں۔ راوِی کہتے ہیں: جب وہ بڑھیا چلی گئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سر جُھکا کر بیٹھ گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مبارک ہونٹ جُنْبِش کر رہے تھے (جیسے کچھ پڑھ رہے ہوں)۔ کچھ عرصے بعد وہی بوڑھی عورت اپنے جوان بیٹے کے ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دُعائیں دیتے ہوئے کہنے لگی: (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) میرا بیٹا سلامتی کے ساتھ لوٹ آیا ہے اور وہ آپ کی بارگاہ میں اپنا سفر نامہ بھی بیان کرے گا۔

چنانچہ پھر اس عورت کا بیٹا (آیا اور) بولا: میں قیدیوں کی ایک جماعت کے ساتھ رُومی بادشاہ کی قید میں تھا، اُس کے قبضے میں بہت سارے باغات تھے، وہ ہر روز ہمیں اپنے باغات (Gardens) میں کام کرنے کے لئے بھیجتا اور (شام کو) واپس قید خانے میں ڈالوا دیتا۔ ایک دن جب ہم مغرِب کے بعد (باغات میں) کام کر کے واپس قید خانے کی طرف آرہے تھے تو اچانک میرے پاؤں میں بندھی مضبوط بیڑیاں خود بخود ٹُوٹ کر زمین پر گر پڑیں۔ (راوِی کا بیان ہے کہ) نَوجوان نے جس دن اور جس وَقْت میں بیڑیاں ٹُوٹنے کے بارے میں بتایا تھا، وہ وہی (دن اور) وَقْت تھا جس میں بُڑھیا حضرت اِبنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں دُعا کے لئے حاضِر ہوئی تھی۔ سپاہیوں نے مجھ (یعنی بوڑھی عورت کے بیٹے) سے پوچھا: کیا تُو نے بیڑیاں توڑی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! وہ تو خود بخود میرے پاؤں سے ٹُوٹ کر گر پڑیں ہیں۔ نَوجوان کی یہ بات سُن کر سپاہی بہت حیران ہوئے اور اُنہوں نے جا کر اپنے اَفسر کو بتا دیا، وہ بھی حَیران ہوا اور اُس نے فوراً ایک لوہار کو بُلوا کر کہا: اِس نوجوان کو بیڑیوں میں جکڑ دو! لوہار نے مجھے بیڑیاں پہنا دیں، ابھی میں چند قدم ہی چلا تھا کہ وہ بیڑیاں پھر میرے پاؤں سے ٹُوٹ گئیں۔

www.dawateislami.net

میرے اِس معاملے پر سب لوگ بہت حیران ہوئے اور اُنہوں نے اپنے راہبوں (مذہبی پیشواؤں) کو بُلا کر ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ راہبوں نے ساری گفتگو سُن کر مجھ سے پوچھا: کیا تمہاری والِدہ زِندہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں، راہب میری بات سُن کر اُن لوگوں کی طرف مُتوجّہ ہوا اور کہنے لگا: اللہ کریم نے اِس کی ماں کی دُعا قبول فرمالی ہے۔ سپاہی بولے: جب اللہ پاک نے تجھے آزاد فرمادیا ہے تو ہم کیونکر تجھے بیڑیوں میں جکڑ سکتے ہیں؟ یہ کہہ کر رُومیوں نے مجھے رِہا کردیا اور مجھے مسلمانوں سے ملادیا۔ (تو یُوں ماں کی دُعا اور سَیِّدُنا ابن مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بَرَکت سے اُس نوجوان کو رِہائی کا پروانہ نصیب ہو گیا۔)[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں کہ اللہ کریم نے ماں کی دُعاؤں میں تاثیر رکھی ہے۔ ماں جب اپنی اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو ربِّ کریم اُس کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا اور اَولاد کے حق میں اُس کی دُعا قبول فرمالیتا ہے اور بڑی بڑی مصیبتیں ماں کی دعاؤں کی برکت سے دور ہو جاتی ہیں۔

یقیناً بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کے والِدَین حیات ہیں اور اپنی اولاد سے راضی ہیں۔ ایسی اولاد بھی سَعادت مَنْد ہے جو اپنے ماں باپ کا سَہارا بنتی ہے۔ جو والدین کی خدمت کرکے دنیا و آخرت کی بہتری کی دُعائیں لیتی ہے اور رِضائے الٰہی کی حق دار قرار پاتی ہے۔ ہماری بھی اگر خواہش ہے کہ ربِّ کریم ہم سے راضی رہے، اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے خوش ہو جائیں، ہمارے والِدَین ہمارے

---

[1] ... عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ والاربعون بعد المائۃ، ص۱۶۶

www.dawateislami.net

لئے دُعائیں کیا کریں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والِدَین کی قدر کریں، اُن کے اِحسانات کو یاد رکھیں، اُن کی خِلافِ مِزاج باتوں سے درگزر کریں، اُن کا ہر طرح سے خیال رکھیں، اُن سے اچّھا سُلوک کریں، اُن کا ہر جائز حکم بجالائیں۔

بالخُصوص جب والِدَین بُڑھاپے کی دہلیز پر قدم رَکھ چکے ہوں تب تو ان کا اور زیادہ خیال رکھیں۔ کیونکہ ایسے وقت میں اُنہیں اولاد کی ہمدردی کی زِیادہ ضَرورت ہوتی ہے۔ بُڑھاپے میں اُن کے اَعضا جواب دے جاتے ہیں، بدن بیماریوں میں جکڑ جاتا ہے اور اپنے بھی پَرائے ہو جاتے ہیں۔ ماں باپ کا بُڑھاپا انسان کو اِمتحان میں ڈال دیتا ہے، بسا اَوقات بُڑھاپے میں بِستر ہی پر قضائے حاجت کا سلسلہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے عُمُوماً اَولاد بیزار ہو جاتی ہے، مگر یاد رکھئے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے۔ بچپن میں ماں بھی بچّے کی گندگی صاف کرتی ہے۔ لہٰذا بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چڑچڑاپن آجائے، بِلاوَجہ لڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، مگر صبر، صبر اور صبر ہی کرنا ہے اور ہمیشہ اُن کی تعظیم بجالانا ضَروری ہے۔ اُن سے بدتمیزی کرنا اور اُن کو جھاڑنا وغیرہ تو دُور کی بات ہے اُن کے آگے "اُف" تک نہیں کرنا چاہئے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہاں کی تَباہی مُقدّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دِل دُکھانے والی اِس دُنیا میں بھی ذَلیل وخوار ہوتی ہے اور آخِرت کے عذاب کی بھی حق دار ہوتی ہے، چنانچہ

والدین کو بُرا بھلا کہنے کا انجام

رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: مِعراج کی رات میں نے کچھ

www.dawateislami.net

لوگ (People) دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عَرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔[1]

قبر پسلیاں توڑ دیتی ہے

منقول ہے: جب ماں باپ کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔[2]

دِل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خَسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماں باپ کا مقام اور اُن کی شان و عظمت کس قدر بُلند ہے اِس کا اَندازہ اِس بات سے لگائیے کہ اللہ کریم نے قُرآنِ پاک میں جہاں اپنی عبادت کا حکم اِرْشاد فرمایا ہے وہیں والِدَین کے ساتھ بھلائی اور اِحسان کرنے کا حکم بھی اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور تمہارے رب نے حکم

1 ... الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۳۹

2 ... الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۴۰

www.dawateislami.net

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾

فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا۔ اور ان کے لئے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

(پ۱۵، بنی اسرائیل:۲۳-۲۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیاتِ مُبارکہ کے تحت حضرت علّامہ مَولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب والِدَین پر ضُعف (کمزوری) کا غَلَبہ ہو، اَعضا میں قُوَّت نہ رہے اور جیسا تُو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عُمْر میں تیرے پاس ناتُواں (کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گرانی (بوجھ) ہے۔ نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ اَدب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نَرمی و تَواضُع سے پیش آ، اور اُن کے ساتھ تھکے وقت میں شَفقت و مَحبَّت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری مجبوری کے وَقْت تجھے مَحبَّت سے پَرْوَرِش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں دَرکار ہو وہ اُن پر خَرْچ کرنے میں دَرَیغ (بخل) نہ کر۔ مُدَّعا (مطلب) یہ ہے کہ دنیا

www.dawateislami.net

میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالَغہ کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل و رَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یارَبّ! میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں تو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔

حضرت صدر الافاضل پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت 83 کے تحت فرماتے ہیں: والِدَین کے ساتھ اِحسان کے طریقے جو مَروِی ہیں وہ یہ ہیں: چنانچہ

1. تہِ دل (یعنی سچّے دل) سے اُن کے ساتھ مَحبّت رکھے۔
2. رَفتار و گُفتار میں نِشَست و بَرخاست (اُٹھنے بیٹھنے) میں اَدب لازِم جانے۔
3. اُن کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے۔
4. اُن کو راضی کرنے کی سَعی (کوشش) کرتا رہے۔
5. اپنے نفیس (عمدہ) مال کو اُن سے نہ بچائے۔
6. اُن کے مَرنے کے بعد اُن کی وصیتیں جاری کرے (یعنی اُن کی وصیتوں پر عمل کرے۔)
7. اُن کے لئے فاتِحہ، صَدَقات، تلاوتِ قرآن سے اِیصالِ ثَواب کرے۔
8. اللہ کریم سے اُن کی مَغْفِرَت کی دُعا کرے۔
9. والِدَین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخِل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادِی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو اُن کو بڑی نرمی کے ساتھ اِصلاح و تَقْویٰ اور دُرُست عقائد کی طرف لانے کی کوشش کرے۔

اَلْغَرَض! اگر ساری زِندگی والِدَین کی خدمت کی جائے تب بھی اُن کے اِحسانات

www.dawateislami.net

کا بدلہ نہیں اُتر سکتا۔[1]

بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم　　کروں ماں باپ کی دِن رات خدمت یَارَسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح قرآنِ پاک میں والِدَین کی تعظیم و توقیر کرنے کی ترغیب ہے اِسی طرح اَحادیثِ مبارکہ میں بھی کئی مقامات پر والدین کی اِطاعت و فرمانبرداری کا حکم اور اُن کی شان و عظمت کو بیان فرمایا گیا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے: چنانچہ

1. فرمایا: جب اَولاد اپنے ماں باپ کی طرف رَحمت کی نظر کرے تو اللہ پاک اُس کے لئے ہر نظر کے بدلے حجِ مَبرُور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: اگرچہ دن میں 100 مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی ہاں، اللہ پاک سب سے بڑا ہے اور اَطْیَب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔[2] یعنی اُسے سب کچھ قُدرت ہے، اِس سے پاک ہے کہ اُس کو اِس (ثواب) کے دینے سے عاجِز کہا جائے۔[3]

2. فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صُبح کی تو اُس کے لئے جنّت کے دو (2) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اگر والِدَین میں سے ایک ہو تو

---

1 ... خزائن العرفان، پ۱، البقرہ، تحت الآیۃ: ۸۳

2 ... شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۱۸۶/۶، حدیث: ۷۸۵۶

3 ... بہار شریعت، ۵۵۴/۳، حصہ: ۱۶

www.dawateislami.net

ایک دروازہ (Door) کُھلتا ہے اور جس نے اِس حال میں صُبح کی کہ وہ اپنے والِدَین کا نافرمان ہو تو اُس کے لئے جہنّم کے دو(2) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر والِدَین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے۔ ایک شخص نے عَرض کی: وَاِنْ ظَلَمَاہُ؟ اگرچہ وہ ظُلم کریں؟ اِرشاد فرمایا: اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں۔ (1)

3. ایک شخص نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! والِدَین کا اپنی اَولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ یعنی وہ ہی تیری جنّت اور تیری دوزخ ہیں۔ (2)

4. ایک شخص نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں آکر عرض کی: میری اچّھی خدمت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ ارشاد فرمایا: **تمہاری ماں**۔ اُس نے عَرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: **تمہاری ماں**، اُس نے دوبارہ عَرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: **تمہاری ماں**۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ اِرشاد فرمایا: تمہارا باپ۔ (3)

مُطِیع اپنے ماں باپ کا کر میں اُنکا ہر اک حکم لاؤں بجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ اَحادیثِ مبارکہ سے معلوم

---

1 ... شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۲۰۶/۶، حدیث: ۷۹۱۶

2 ... ابن ماجه، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۱۸۶/۴، حدیث: ۳۶۶۲

3 ... بخاری، کتاب الادب، باب من احقّ الناس بحسن الصحبة، ۹۳/۴، حدیث: ۵۹۷۱

www.dawateislami.net

ہوا کہ ماں باپ کا مقام و مرتبہ نہایت بُلند و بالا ہے کہ اگر انسان اِنہیں راضی رکھے تو اُس کی دُنیا و آخرت سَنور جاتی ہے جبکہ اِنہیں ناراض کرنا جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ والِدَین اگرچہ ظُلم کرتے ہوں مگر پھر بھی اَولاد پر اُن کی فرمانبرداری کرنا ضروری ہے۔ بالفرض والِدَین کسی سے ناراض ہوں، ڈانٹ ڈپٹ کریں، ماریں تو اُسے چاہئے کہ وہ ماں باپ کو قُصوروار ٹھہرانے کے بجائے اپنے ضمیر کو یُوں مَلامت کرے کہ اِس میں میری اپنی ہی غَلطی ہو گی۔ اگر میں اُنہیں راضی رکھتی تو آج مجھے یہ دن دیکھنا نہ پڑتا کیونکہ والِدَین تو اَولاد پر بہت زیادہ مہربان ہوتے ہیں، بھلا وہ کیوں میرے ساتھ اِس طرح کا سُلوک کریں گے۔

یہاں پر ان اسلامی بہنوں کے لئے مقامِ غور ہے جن کے والِدَین حیات ہیں، ایسی اسلامی بہنوں کو سوچنا چاہیے کہ کیا وہ اپنے والِدَین کے حُقوق پُورے کرتی ہیں؟ کیا ان کے والِدَین ان سے راضی ہیں؟ کیا وہ اُن سے نرم انداز میں گفتگو کرتی ہیں؟ کیا وہ اُن کا ہر جائز حکم مانتی ہیں؟ اُن سے لڑتی جھگڑتی تو کرتیں؟ اُن کے آگے زبان درازی تو نہیں کرتیں؟ اُن کی خدمت کو بوجھ تو نہیں سمجھتیں؟ اُن کے کام کرتے وقت پیشانی پر بَل تو نہیں آتے؟ والدین کے ڈانٹنے پر اُنہیں آنکھیں تو نہیں دِکھاتیں؟ وہ کچھ مانگیں تو طرح طرح کے حیلے بہانے تو نہیں بناتیں؟ کیا انہیں دیکھ کر ان کی والِدہ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے؟ کیا اپنی ماں کا ادب و اِحترام بجالاتی ہیں؟ کیا اپنی ماں سے دعاؤں کی درخواست کرتی ہیں؟ یاد رکھئے! ماں کی دعا بہت جلد قَبُولیَّت کی معراج کو پہنچ جاتی ہے۔ جیسا کہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ماں کی دُعا (اَولاد کے لئے) جلد قَبول

www.dawateislami.net

ہوتی ہے۔ عَرض کی گئی، اِس کی کیا وجہ ہے؟ اِرْشاد فرمایا: ماں، باپ کے مقابلے میں زِیادہ مہربان (Kind) ہوتی ہے اور رحم کی دُعا رَد نہیں ہوتی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب ہم ماں کی دعاؤں کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل چند واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

جنّت کا ساتھی

اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"سمندری گنبد"** صفحہ نمبر 7 پر بیان فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ایک بار اللہ پاک کے دربار میں عَرض گزار ہوئے۔ اے ربِّ غفّار! مجھے میرا جنّت کا ساتھی دکھا دے۔ اللہ کریم نے فرمایا: فُلاں شہر میں جاؤ، وَہاں فُلاں قَصّاب (قَصائی) تمہارا جنّت کا ساتھی ہے، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام وہاں اُس قَصّاب (قَصائی) کے پاس تشریف لے گئے، (جان پہچان نہ ہونے کے باوُجود مسافِر و مہمان ہونے کے ناطے) اُس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعوت کی۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس رکھ لیا، اندر دو نوالے ڈالتا اور ایک نوالہ خود کھاتا۔ اِتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی، قَصّاب (قَصائی) اُٹھ کر باہَر گیا۔ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس ٹوکرے میں دیکھا تو اُس کے اندر بہت بُوڑھے مَرد و عورَت تھے۔ حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی، اُنہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی رِسالت کی گواہی دی اور اُسی وَقْت اِنتِقال کر گئے۔

---

1 ... طبقات الشافعیۃ الکبری للسبکی، ٦/ ٣١٧

www.dawateislami.net

جب قصّاب واپس آیا تو زُنَیل (کھجور کے پتّوں سے بنے ٹوکرے) میں اپنے والِدَین کو فوت شُدہ دیکھ کر مُعاملہ سمجھ گیا اور آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی دَسْت بوسی کر کے عَرض کی: آپ اللہ پاک کے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام معلوم ہوتے ہیں؟ فرمایا: تمہیں کیسے اندازہ ہوا؟ عَرض کی: میرے ماں باپ روزانہ گڑگڑا کر دُعا کیا کرتے تھے کہ **"ہمیں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جلووں میں مَوت نصیب کرنا"**۔ اِن دونوں کے اِس طرح اچانک اِنتِقال فرمانے سے میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ہی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہونگے۔ قصّاب (قَصائی) نے مزید عرض کی: میری ماں جب کھانا کھالیتی، تو خوش ہو کر میرے لئے یوں دُعا کیا کرتی تھی: **"میرے بیٹے کو جنّت میں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ساتھی بنانا۔"** حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مبارک ہو کہ اللہ کریم نے تم کو میرا جنّت کا ساتھی بنایا ہے۔[1]

پڑوسی بنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرتم، ص٣٦٩)

ماں کی دعا کے سبب عتیق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَمِیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو **"عَتِیْق"** کہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ کی والِدہ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، جب آپ کی والِدہ نے آپ کو جنم دیا تو وہ آپ کو لے کر بیتُ اللہ شریف گئیں اور گڑگڑا کر یوں دُعا مانگی: اے میرے پَرْوَرْدگار! اگر میرا یہ بیٹا مَوت سے آزاد ہے تو یہ مجھے عطا فرمادے۔ اس کے بعد آپ کو عَتِیق کہا جانے لگا۔[2]

1 ... سمندری گنبد، ص ۷ ملخصا

2 ... تاریخ الخلفاء، ص ۲۲

www.dawateislami.net

ماں کا ادب

حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والِدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ (یعنی گلاس) بھر کر آیا تو اُنہیں نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ لئے اِس انتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہو چکی تھی اور آبخورے سے کچھ پانی گر کر میری اُنگلی (Finger) پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والِدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جُوں ہی آبخورے (یعنی پانی کے گلاس) سے جُدا ہوئی اُس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں نے دیکھ کر پوچھا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجَرا (واقعہ) عَرض کیا: تو اُنہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی: اے اللہ! میں اِس سے راضی ہوں تُو بھی اِس سے راضی رہنا۔ (1)

عظیم ماں

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا سردار اَحمد قادِری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والِدہ مُحْتَرَمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا اکثر فرمایا کرتی تھیں: اِنْ شَآءَ اللہ میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شَخْصِیَّت کا مالِک ہو گا اور ساتھ ہی یہ دُعا بھی کرتیں: آپ کا نام سردار ہے، اللہ پاک آپ کو دِین و دُنیا کا سردار بنائے۔ پھر دُنیا نے دیکھا کہ واقعی عظیم بیٹے کے حق میں ماں کی دُعا قبول ہوئی اور اللہ پاک نے آپ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کو سردار بنا دیا۔ (2)

1 . . . سمندری گنبد، ص۴

2 . . . حیاتِ محدثِ اعظم، ص۳۰ ملخصا

www.dawateislami.net

پیر و مُرشِد پر مِرے ماں باپ پر ہو سدا رَحمت اے نانائے حُسَین

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! ماں جب اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو اِس کے کیسے مبارَک اَثَرات ظاہر ہوتے ہیں کہ ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ایک بندہ نہ صرف جنّتی ہو گیا بلکہ اُسے جنّت میں نبی کا پڑوس عطا ہونے کی خوش خَبَری سے بھی نوازا گیا جبکہ ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ہی مُحدِّثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دین و دنیا کی سرداری عطا ہو گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اپنی ماں کی خدمت گزاری کر کے اُسے راضی رکھ کر اُن کی دعاؤں میں سے حِصّہ پاتے تھے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اِن اللہ والوں کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی ماں کی خدمت پر کمر بَستہ ہو جائیں تاکہ ہم بھی اُن کی آنکھوں کا تارا بن جائیں اور وہ خوش ہو کر خود ہمارے حق میں دُعائیں کریں۔

آیئے! آج ہم سب نیّت کریں کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرتی رہیں گی، اُن کی نافرمانی سے بچیں گی، اُن سے زبان درازی نہیں کریں گی، اُن کے سامنے آواز دھیمی اور نگاہیں نیچی رکھیں گی، اُن کی خلافِ مزاج باتوں اور سخت جُملوں پر صَبْر کریں گی، اُن کی ضرورتوں کو پُورا کریں گی، ماں باپ کی پسند و ناپسند کا خیال رکھیں گی، ماں باپ کے دُکھ تکلیف میں اُن کا سہارا بنیں گی، ماں باپ کے آرام میں خلل نہیں ڈالیں گی، رُوٹھے ہوئے والِدَین کو منانے کی کوشش کریں گی، اُن کے کھانے پینے رہن سہن، دوا اور دیگر چیزوں میں اُن کی خیر خواہی کریں گی، اُن کا ہر جائز حکم مانیں گی۔ اللہ کریم

www.dawateislami.net

ہمیں عمل کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً ماں باپ کی اِطاعت و فرمانبرداری کرنا اَولاد پر لازِم ہے، البتّہ ماں باپ اگر کوئی ایسا کام کرنے کا کہیں جو شریعت کے خلاف ہو تو ایسی باتوں میں ان کا کہا نہیں مانا جائے گا۔ مثلاً والدین کہیں کہ پردہ مت کرو، یا کہیں کہ نماز مت پڑھا کرو وغیرہ تو یہ باتیں تسلیم نہیں کی جائیں گی۔ کیونکہ ربِّ کریم کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری کرنا جائز نہیں۔

اگر ماں باپ آپس میں لڑیں تو اولاد کیا کرے؟

سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر ماں باپ میں باہَم تنازُع (یعنی لڑائی) ہو تو نہ ماں کا ساتھ دے نہ باپ کا، ہرگز ایسا نہ ہو کہ ماں کی مَحبّت میں باپ پر سختی کرے۔ باپ کی دل آزاری یا اُس کو سامنے جواب دینا یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرنا یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ کریم کی نافرمانی ہے۔ اَولاد کو ماں باپ میں سے کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اُس کی جنّت اور دوزخ ہیں، جسے اِیذا (تکلیف) دے گا جہنّم کا حقدار ٹھہرے گا۔ وَالْعِیاذُ بِاللّٰہ۔ (اللہ پاک کی پناہ) مَعْصِیَتِ خالِق (یعنی اللہ پاک کی نافرمانی) میں کسی کی اِطاعت (یعنی فرماں برداری جائز) نہیں، مَثَلاً ماں چاہتی ہے کہ بیٹا اپنے باپ کو کسی طرح آزار (یعنی تکلیف) پہنچائے اور اگر بیٹا نہیں مانتا یعنی باپ پر سختی کرنے کیلئے تیّار نہیں ہوتا تو وہ ناراض ہوتی ہے، تو ماں کو ناراض ہونے دے اور ہرگز اِس مُعاملے میں ماں کی بات نہ مانے، اِسی طرح ماں

www.dawateislami.net

کے مُعاملے میں باپ کی نہ مانے۔ عُلَمائے کرام نے یوں تقسیم فرمائی ہے کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا ماں باپ اگر کسی ناجائز بات کا حکم دیں تو اُن کی بات نہ مانیں اگر ناجائز باتوں میں اُن کی پیرَوِی کریں گی تو گنہگار ہوں گی مَثَلاً ماں باپ جُھوٹ بولنے کا حکم دیں تو اُن کی یہ بات ہر گز نہ مانیں، چاہے وہ کتنے ہی ناراض ہوں، آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گی، ہاں اگر مان لیں گی تو خدائے حنّان و منّان کی ضَرور نافرمان قرار پائیں گی۔ اِسی طرح ماں باپ میں باہَم طَلاق ہو گئی تو اب ماں لاکھ رو رو کر کہے کہ دودھ نہیں بخشوں گی اور حکم دے کہ اپنے والِد سے مت ملنا تو یہ حکم نہ مانے، والِد سے ملنا بھی ہو گا اور اُس کی خدمت بھی کرنی ہو گی کہ ان کی آپَس میں اگرچہ جدائی ہو چکی مگر اَولاد کا رِشتہ جُوں کا تُوں باقی ہے، اَولاد پر دونوں کے حُقُوق بر قرار رہیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح ماں کی دُعا اَولاد کے حق میں مقبول ہے اِسی طرح اُس کی بد دُعا بھی مقبول ہے، لہٰذا ہر گز ہر گز کوئی ایسا کام نہ کریں جس کے سبب والِدہ کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے اور وہ بد دُعائیں کرے، کتنے نادان ہیں وہ لوگ کہ جو ماں کی بد دُعائیں لینے والے کام کرتے ہیں۔ خُدا کی قسم! اگر ماں ناراض ہو کر اپنی اَولاد کے لئے بد دُعا کر دے تو ذِلّت و رُسوائی مُقَدَّر بن جاتی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک سبق آموز حکایت مُلاحَظہ کیجئے اور عبرت حاصِل کیجئے، چنانچہ

---

1 ... سمندری گنبد، ص۲۱

www.dawateislami.net

ماں کی بد دعا سے ٹانگ کٹ گئی

اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"نیکی کی دعوت"** صَفْحہ نمبر 441 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت علّامہ کمالُ الدّین دَمیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: "زَمَخْشَری" (جو مُعْتَزِلی فرقے کا ایک عالِم گُزرا ہے اُس) کی ایک ٹانگ کٹی ہوئی تھی، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے اِنکِشاف کیا کہ یہ میری ماں کی بد دُعا کا نتیجہ ہے، قِصّہ یُوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک چڑیا پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اِتّفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چُھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دَراڑ میں گھس گئی، مگر ڈوری باہَر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈوری پکڑ کر بے دَرْدِی سے کھینچی تو چڑیا پھڑکتی ہوئی باہَر نکل پڑی، مگر بے چاری کی ٹانگ ڈوری سے کٹ چکی تھی، میری ماں نے یہ دَردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ بد دُعا نکل گئی: **جس طرح تُو نے اِس بے زَبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، اللہ تیری ٹانگ کاٹے۔** بات آئی گئی ہو گئی، کچھ عرصے کے بعد تحصیلِ عِلْم کے لئے میں نے **"بُخارا"** کا سَفَر اِختیار کیا، اِثنائے راہ (یعنی راستے میں) سُواری سے گِر پڑا، ٹانگ پر شدید چوٹ لگی، **"بُخارا"** پہنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی بالآخر ٹانگ کٹوانی پڑی۔ [1]

دل دکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۱۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت میں جہاں جانوروں اور

1 ... حیاۃ الحیوان الکبریٰ، ۲/ ۱۶۳

www.dawateislami.net

ماں باپ کو تکلیف دینے والوں کے لئے عبرت کے مَدَنی پھول ہیں، وہیں ماں باپ کے لئے بھی مقامِ غور ہے، خُصُوصاً وہ مائیں جو بات بات پر اپنی اَولاد کو اِس طرح کہہ کر کہ تیرا سَتِّیاناس (سَتْ۔تیا۔ناس) جائے، تُو پھٹ پڑے، پیٹ میں کیڑے پڑیں، بیڑا غرق ہو وغیرہ وغیرہ بد دعائیں دیتی ہیں، اُنہیں اپنی زَبان پر قابُو رکھنا چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ قَبولیَّت کی گھڑی ہو، دُعا قَبول ہو جائے اور اَولاد کو سچ مُچ "کُچھ" ہو جائے اور یُوں ماں خُود بھی ٹینشن میں آجائے۔ لہٰذا اولاد کو صِرف دُعائے خَیْر سے نوازتے رہنا زیادہ مُناسب ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنے ماں باپ کو خوش رکھنے اور اُن کی دعائیں لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شکر ادا کرنے کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے شکر ادا کرنے کے چند آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہیں:

پہلے دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) اللہ پاک کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے۔[1] (2) تمہیں چاہئے کہ زبانیں ذکر سے اور دل شکر سے تر رکھو۔[2] ☆ شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔[3] ☆ اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔[1] ☆ شکر کی توفیق عظیم سعادت

1 ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء ... الخ، باب استحباب حمد اللّٰہ ... الخ، ص ۱۱۲۲، حدیث: ۶۹۳۲

2 ... شعب الایمان، باب فی محبۃ اللّٰہ، ۱/ ۴۱۹، حدیث: ۵۹۰ ملتقطا

3 ... شکر کے فضائل، ص ۱۲

www.dawateislami.net

ہے۔☆شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے۔☆شکر ہی سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں۔☆شکر اللہ والوں کی عادت ہے۔[2]☆نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی صورت میں بندہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔[3]☆عبادت بغیر شکر کے مکمل نہیں ہوتی۔[4]☆شکر تمام عبادتوں کی اصل ہے۔[5]☆حضرت ابو بکر شِبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ نظر نعمت عطا کرنے والے پر ہو نہ کہ نعمت پر۔[6]☆حضرت ابُو سلیمان واسطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو یاد کرنے سے دل میں اللہ پاک کی محبّت پیدا ہوتی ہے۔[7]☆حضرت عمر بن عَبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کر لو۔[8]☆امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دل کا شکر یہ ہے کہ نعمت کے ساتھ خیر اور نیکی کا ارادہ کیا جائے۔☆زبان کا شکر یہ ہے کہ اس نعمت پر اللہ پاک کی حمد و ثنا کی جائے۔☆باقی اعضا کا شکر یہ ہے کہ اللہ پاک کی نعمتوں کو اللہ پاک کی عبادت میں خرچ کیا جائے۔☆آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ کسی مسلمان کا عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے۔[9]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت

---

1 ... خزائن العرفان، پ۲، البقرہ، تحت الآیۃ:۱۷۲

2 ... شکر کے فضائل، ص۱۲

3 ... تفسیر صراط الجنان، پ۱۳، ھود، تحت الآیۃ:۱۱، ۴/۴۰۶

4 ... تفسیر بیضاوی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۷۲، ۱/۴۴۹

5 ... تفسیر کبیر، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۷۲، ۲/۱۹۱

6 ... احیاء العلوم، کتاب الصبر و الشکر، الرکن الاول فی نفس الشکر، ۴/۱۰۳

7 ... تاریخ ابن عساکر، رقم:۴۱۳۳، عبد العزیز بن عمیر ... الخ، ۳۶/۳۳۴

8 ... حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، ۵/۳۷۴، رقم:۷۴۵۵

9 ... احیاء العلوم، کتاب الصبر و الشکر، الرکن الاول فی نفس الشکر، ۴/۱۰۳ ملخصا

www.dawateislami.net

حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان:4 ہر مُجالسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ اُبَی بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُود خوانی میں صرف کروں گا، تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ تمہاری فکریں دور کرنے کے لئے کافی ہو گا اور تمہارے گُناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

کیوں کہوں بے کس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پہ فِدا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

---

1 ... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب (۸۷)، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۵

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سمٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکار نے عیادت فرمائی

حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن بَرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیمار ہوئے تو اُمّت کے غمخوار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ان کی عیادت کیلئے تشریف لائے اس حال میں کہ سردی کا موسم تھا اور آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ واپسی پر حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر والوں سے فرمایا کہ اب ان کا آخری وقت معلوم ہوتا ہے، مجھے خبر کر دینا کہ میں ان کی نمازِ جنازہ پڑھوں اور ان کی تجہیز (دفن کیلئے تیار کرنے) میں جلدی کرنا۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم محلہ بنی سالم تک پہنچے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

www.dawateislami.net

نے رات شروع ہونے پر اپنے گھر والوں کو وَصِیَّت کر دی تھی کہ جب میں مروں تو مجھے دفن کر دینا اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نہ بلانا، مجھے غیر مسلموں سے اندیشہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو میرے سبب سے کوئی تکلیف نہ پہنچادیں، ان کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ صبح نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خبر ہوئی تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی قبرِ مبارک پر تشریف لائے، صحابۂ کرام نے صف بنائی پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی: اے اللہ پاک! طلحہ سے تیری ملاقات اس حال میں ہو کہ وہ مسکراتے ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سخت سردی کے باوجود حضرت طلحہ بن براء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی قبر پر جا کر ان کیلئے دعائے مغفرت بھی فرمائی۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہم اس پیاری سُنَّت کی ادائیگی میں بھی سستی کا مظاہرہ کرتی ہیں، آج اسلامی بہنوں کی ایک تعداد ہے جو پڑوسیوں اور خاندان میں ہونے والی اموات پر تعزیت کیلئے جانے سے جی چراتی ہے۔ حالانکہ تعزیت کرنا ایک بہترین عمل ہے۔ دُنیاوی کام کاج میں مگن ہو کر ہم نے یہ بھلا دیا کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے، ہم نے یہ بھلا دیا کہ حقیقی مسلمان آپس کے دُکھ درد میں شریک ہوتے ہیں، ہم یہ بھول گئی ہیں کہ ایک حقیقی مسلمان بیمار، تنگدست و پریشان حال کی مدد کرنے والا ہوتا ہے۔ آج ہماری حالت کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ سگے بہن بھائیوں میں مَحَبَّت ختم ہوتی جارہی ہے، بھائی بسترِ

---

1 ... معجم کبیر، ۲۸/۴، حدیث: ۳۵۵۴ ملخصا

www.dawateislami.net

مرگ پر آخری سانسیں لے رہا ہوتا ہے اور دوسرا بھائی پُرانے لڑائی جھگڑوں کو بنیاد بنا کر آخری بار اس سے ملنے تک نہیں جاتا، کسی کا ایکسیڈنٹ (Accident) ہو جائے تو اس کو ہسپتال لے جانے والا کوئی نہیں ہوتا، مصروفیات کے باعث ہمارے پاس کسی کی عیادت کیلئے وقت نہیں، حالانکہ مریض کے گھر جا کر عیادت کرنا، اس کی دلجوئی کیلئے اس کے پاس بیٹھنا، اس کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے توبہ واستغفار کی ترغیب دلانا اور اس کی صحت کیلئے دعا کرنا باعثِ اجر وثواب ہے۔

تُو سارے مریضوں کو اللہ شفا دیدے اچھا ہے فقط وہ جو بیمارِ مدینہ ہے
افسوس مرض بڑھتا جاتا ہے گناہوں کا دے دیجئے شفا عرض اے سرکارِ مدینہ ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ۴۹۲-۴۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام نے ہمیں حُسنِ اخلاق کا درس دیتے ہوئے مریض کی دلجوئی اور اس کی غمخواری کیلئے اس کی عیادت کا حکم دیا ہے اور اس کے آداب بھی سکھائے ہیں۔ مریض کی تیمارداری سے اس کی تکلیف کم تو نہیں ہوتی مگر اس کا دل ضرور خوش ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے محرم رشتہ داروں اور خاندان بھر کی خواتین اور پڑوسنوں کے بیمار ہونے پر ان کی عیادت کرنی چاہیے۔ آیئے! مریض کی عیادت پر مشتمل دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور اخلاص کے ساتھ عمل کی نیّت بھی کیجئے۔ چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ پاک کی رضا کیلئے اپنے کسی اسلامی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک پکارنے والا اسے مخاطب کرتے ہوئے کہتا

www.dawateislami.net

ہے کہ خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تُو نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنا لیا ہے۔[1]

❖ ارشاد فرمایا: جس نے مریض کی عیادت کی اللہ کریم اس پر 75 ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور اس کے ہر قدم اُٹھانے پر اس کیلئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رکھے گی۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ مُسلمان کی عیادت کرنا کس قدر باعثِ فضیلت ہے کہ فرشتہ مریض کی عیادت کرنے والی خوش نصیب کو جنت میں ٹھکانے کی خوشخبری دیتا ہے۔ مریض کی عیادت کرنے والی پر 75 ہزار ملائکہ سایۂ رحمت کرتے ہیں۔ مریض کی عیادت کرنے والی کے ہر قدم پر گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ مریض کی عیادت کرنے والی پر رحمتِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے۔ لہٰذا جب کسی مَحرم کی عیادت کیلئے جانا ہو تو خیریت پوچھنے کیلئے خندہ پیشانی کیساتھ انتہائی شفقت بھرا لہجہ اختیار کریں اور اس کی صحت یابی کیلئے دعا بھی کریں۔ حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ امت کے غمخوار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب کسی مریض کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے تو فرماتے: لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہُ۔ یعنی کوئی حرج کی بات نہیں اِنْ شَآءَ اللہ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔[3]

---

1 ... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی زیارة ... الخ، ۳/۴۰۵، حدیث: ۲۰۱۵

2 ... الترغیب و الترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادة ... الخ، ۴/۱۶۵، حدیث: ۱۳

3 ... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة ... الخ، ۲/۵۰۵، حدیث: ۳۶۱۶

www.dawateislami.net

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر یہ مرض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے
اصل آفت تو ہے ناراضیِ ربِّ اکبر اس کو کیوں بھول کے برباد ہوا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کل مریض کی عیادت کرتے وقت ایسا ماحول بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ عیادت کیلئے آنے والے مریض کی دلجوئی کرنے کے بجائے اس کی پریشانی اور دل آزاری کا باعث بنتے ہیں۔ بعض اوقات مریض کی عیادت کیلئے ایک ساتھ کئی افراد پہنچ جاتے ہیں اور اس کے سر پر کھڑے ہو کر طرح طرح کے سوالات کرتے ہیں، بلاوجہ بیماری کی تفصیل پوچھتے ہیں، طِبّی معاملات سے لاعِلْم ہوتے ہوئے مختلف علاج اور ٹوٹکے اپنانے کا مشورہ (Suggestions) دیتے اور فضول سوالات اور بچوں کے شور شرابے سے مریض کو بیزار کر دیتے ہیں، حالانکہ عیادت کرتے وقت مریض کی کیفیت کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔ اگر یہ محسوس ہو جائے کہ ہماری موجودگی مریض کیلئے تکلیف کا سبب بن رہی ہے تو جلد ہی اُٹھ جانا چاہئے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اَفْضَلُ الْعِیَادَۃِ سُرْعَۃُ الْقِیَام یعنی بہترین عیادت جلد اُٹھ جانا ہے۔[1]

لہٰذا جب بھی مریض کے پاس جائیں تو اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں، ایسی باتیں کریں کہ اس کا حوصلہ بلند ہو اور رحمتِ الٰہی پر اس کی اُمید مضبوط ہو اور بیماری میں صبر و شکر کرنے کے فضائل بتائیں تاکہ مریض اپنے ربِّ کریم کی طرف سے آنے والی اس آزمائش پر صبر کرتے ہوئے اجر و ثواب کمانے میں کامیاب ہو سکے۔ کسی

1 . . . شعب الایمان، باب فی عیادۃ المریض، ۶/۵۴۲، حدیث: ۹۲۲۱

www.dawateislami.net

مصیبت یا بیماری پر صبر کرنے کے کتنے فضائل ہیں، آیئے! اس سے مُتَعَلِّق 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں:

❖ ارشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ کریم پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔[1]

❖ ارشاد فرمایا: مسلمان کو مرض، پریشانی، رنج، اذیّت اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ رحمن اس (مصیبت) کو اُس انسان کے گناہوں کا کفّارہ بنادیتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُہلِک امراض سے تحفظ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ بیماری میں صبر کرنا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے اور بیماری کے سبب بیمار کے گناہ معاف ہوتے ہیں، حتّٰی کہ پاؤں میں چبھنے والا کانٹا بھی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ یاد رکھئے! دُنیا کے دیگر مذاہب میں بیماری کو صرف آفت و مصیبت ہی سمجھا جاتا ہے جبکہ دینِ اسلام ایسا پیارا مذہب ہے کہ جہاں صحت و تندرستی کو نعمت قرار دیتا ہے وہیں بیماریوں اور تکلیفوں کو بھی رحمت سے تعبیر کرتا ہے کیونکہ بیماریاں جہاں گناہوں کے بخشوانے کا ذریعہ ہیں وہیں بعض معمولی بیماریاں مہلک اَمراض سے تحفظ کا ذریعہ بھی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☆زُکام بیماری نہیں ہے بلکہ

1... معجم کبیر، ۱۱/۱۴۸، حدیث: ۱۱۴۳۸

2... بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ۴/۳، حدیث: ۵۶۴۱

www.dawateislami.net

دماغی بیماریوں کا علاج ہے۔ اس سے بہت (سے) مرض دفع ہو جاتے ہیں۔ زُکام والے کو دیوانگی و جنون نہیں ہوتا☆ جسے کبھی خارش ہوا سے جُذام و کوڑھ نہیں ہوتا، زکام و خارش میں ربِّ کریم کی بہت حکمتیں ہیں۔[1]

جبکہ حضرت علامہ مفتی جلالُ الدِّین امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیماریوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے جس سے مومن کو اَبدی راحت و آرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ اس لئے کہ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صبر و شکر سے کام لے، اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع فزع (رونا پیٹنا) کرے تو بیماری سے کوئی معنوی (حقیقی) فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔[2]

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! جب کوئی بیماری یا تکلیف آئے تو بے صبری اور شکوہ شکایت کرنے، چیخنے چلانے اور ہر ایک کو بتانے سے مرض تو نہیں جاتا بلکہ بذریعہ صبر ملنے والا اجر ضائع ہو جاتا ہے، لہٰذا بیماری میں صبر کا دامن ہرگز مت چھوڑیئے اور یوں اپنا ذہن بنایئے کہ انسان کی ہمیشہ ایک جیسی حالت نہیں رہتی۔ اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو جلد صحت یاب بھی ہو جاتا ہے، کبھی کوئی غم پہنچتا ہے تو اس کے بعد کئی خُوشیاں بھی نصیب ہوتی ہیں، تنگدستی کے بعد خوشحالی بھی نصیب ہوتی ہے۔

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۹۵

2 ... انوار الحدیث، ص ۱۹۷

www.dawateislami.net

ایک مسلمان کو ہر حال میں صبر و شکر کے ساتھ رضائے الٰہی پر راضی رہتے ہوئے زندگی بسر کرنی چاہیے۔

وہ بچارے کہ بیمار ہیں جو — جنّ و جادو سے بیزار ہیں جو
اپنی رحمت سے ان کو شفا کی — میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
وہ کہ آفات میں مبتلا ہیں — جو گرفتارِ رنج و بلا ہیں
فضل سے ان کو صبر و رضا کی — میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نزع کے وقت کیا کرنا چاہیے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بسا اوقات عیادت کیلئے کسی ایسے مریض کے پاس بھی جانا ہوتا ہے جس میں موت کی علامات پائی جاتی ہیں اور اس پر نزع کا عالَم طاری ہوتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ بس کچھ ہی دیر میں رُوح نکل جائے گی۔ ایسے میں رونے پیٹنے کے بجائے صبر سے کام لیتے ہوئے یہ ذہن بنانا چاہئے کہ جو اس دنیا میں آیا ہے اُسے ایک دن یہاں سے جانا بھی ہے۔ یہ سوچنا چاہیے کہ اس کی طرح ہمیں بھی ایک دن مرنا ہوگا اور ان تمام مَراحل سے گزرنا پڑے گا۔ یاد رکھئے! جس پر نزع کا عالَم طاری ہو اس کا ایک ایک لمحہ ہمیں بھی موت کی یاد دلاتا ہے لیکن ہم اپنی موت کو بھلائے نجانے کونسی "کل" کے انتظار میں مطمئن بیٹھی ہیں کہ جس میں گناہوں سے توبہ کریں گی، اپنی بداعمالیوں کو چھوڑ کر نیکیاں شروع کریں گی، ہر روز اُٹھتے ہوئے جنازے نجانے کیوں ہمیں غفلت سے نہیں جگاتے۔ حضرت سَیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک

www.dawateislami.net

نوجوان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے نوجوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈالے، کتنے ہی نوجوان ایسے تھے جنہوں نے توبہ میں تاخیر کی اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھ لیں، موت کو بھلا کر یہ کہتے رہے کہ کل توبہ کرلیں گے، پرسوں توبہ کرلیں گے، یہاں تک کہ اسی غفلت کی حالت میں ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام آگئے اور وہ قبر میں جا پڑے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نزع کا وقت بڑا ہی کٹھن ہوتا ہے۔ جو اس کیفیت سے گزرتا ہے وہی اس کی سختیوں کو محسوس (Feel) کرسکتا ہے۔ اگر مُردہ قبر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کی تکلیف کی کیفیّت بتادے تو ان کی زِندگی کا چین وسُکون برباد ہوجائے۔ نزع کی سختیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا شَدّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مومن پر دُنیا و آخرت میں موت سے بڑھ کر کوئی ہولناک چیز نہیں ہے کہ اس کی تکلیف آروں کے چِیرنے، قینچیوں کے کاٹنے اور ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی بڑھ کر ہے، اگر کوئی مُردہ قبر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کے بارے میں بتائے تو وہ لوگ زِندگی سے کوئی نَفْع اُٹھا سکیں نہ نیند میں کوئی سُکون پائیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ موت کا جام کیسا کڑوا ہے کہ جو نہ چاہتے ہوئے بھی ہر ایک کو پینا پڑتا ہے۔ نزع کا وقت ایسا نازُک ہوتا ہے کہ اس میں ایک طرف تو موت کے یہ مَصائِب اور دوسری طرف شیطان لَعِیْن کے حملے۔ کیونکہ شیطان موت کے وَقْت اِیمان چھیننے کیلئے طرح طرح کے ہتھ کَنڈے اِستعمال کرتا ہے،

---

1 . . . مکاشفۃ القلوب، ص ۳۴

2 . . . احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت۔۔الخ، الباب الثالث فی سکرات الموت۔۔الخ، ۵/۲۰۹

www.dawateislami.net

حتی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی بعضوں کے اِیمان پر ڈاکہ ڈالتا ہے۔

ایسے موقع پر اللہ رَحْمٰن کا جس پر خاص کرم و اِحْسان ہوتا ہے ،وہ شیطان کے ہاتھوں اپنا ایمان بچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں دینِ اسلام نے ہمیں ایک مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا کیا حکم دیا ہے اور رُوح نکلنے سے پہلے اور بعد کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے آیئے !اس بارے میں چند اَہم مدنی پھول سنتی ہیں جن پر عمل کرنا نہ صرف ہمارے لئے بلکہ اس مرنے والے کیلئے بھی اِنْ شَآءَاللہ !بہت مفید ثابت ہو گا۔ چنانچہ

¤ جب مریض پر موت کی علامتیں ظاہر ہوں تو سُنَّت یہ ہے کہ دائیں پہلو پر لٹا کر قبلہ کی طرف مُنہ کر دیں۔ (اس طرح کرنے میں مریض کو تکلیف ہو تو ایسا نہ کریں۔)

¤ قریبُ المرگ (یعنی مرنے کے قریب) ہو تو اسے تلقین کریں، یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰه مگر اُسے پڑھنے کا حکم نہ کریں۔

¤ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں۔ اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخری کلام "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللّٰه" ہو۔

¤ تلقین وہ کرے جو نیک ہو، کیونکہ اس وقت نیک اور پرہیز گار کا وہاں ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وقت مریض کے پاس سورۂ یٰس شریف کی تلاوت کی جائے اور وہاں خوشبو ہونا مستحب ہے۔

¤ کوشش کی جائے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کُتا نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً

www.dawateislami.net

نکال دی جائیں کیونکہ جہاں یہ چیزیں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

¤ جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ لگا دیں کہ منہ کُھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیں، اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔[1]

مرتے وقت کلمہ پڑھنے کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر کبھی ایسا موقع آئے کہ ہم کسی کو اس کیفیت میں پائیں تو ان مدنی پھولوں پر عمل کرنے میں ہرگز سستی سے کام نہ لیں کہ ہماری تھوڑی سی توجہ مرنے والے کیلئے نجات و مغفرت کا سامان بن سکتی ہے۔ بالخصوص مرنے والے کو کلمہ طیبہ کی تلقین تو ضرور کرنی چاہئے کہ حدیثِ پاک میں مرتے وقت کلمہ پڑھنے والے کے لئے جنت کی بشارت ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جس کا آخری کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ہو وہ جنّت میں جائے گا۔[2]

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگرچہ عمر بھر کلمہ پڑھتا رہا لیکن مرتے وقت کلمہ ضرور پڑھنا چاہئے کہ اس کی برکت سے بخشش ہوگی۔[3] معلوم ہوا کہ جب بھی کسی مسلمان کا آخری وقت آئے تو اس کے پاس موجود لوگ کلمہ طیبہ پڑھیں، اللہ کا ذکر کریں اور قرآنِ کریم کی

1... بہارِ شریعت، ۱/۸۰۷، ۸۰۸، حصہ: ۴ ملخصا

2... ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، ۳/۲۵۵، حدیث: ۳۱۱۶

3... مرآۃ المناجیح، ۲/۴۴۶

www.dawateislami.net

تلاوت کریں تاکہ اس کو بھی کلمہ پڑھنا یاد آجائے۔ جن لوگوں کو وقتِ آخر کلمہ طیبہ پڑھنا نصیب ہو جائے تو یقیناً وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔ اللہ کریم ہمیں بھی ایسوں میں داخل فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیرتِ سیّدہ اَسما بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ جُمادَی الاُولیٰ چل رہا ہے اور اس کی 27 تاریخ کو مشہور صحابیہ حضرتِ اَسما بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا عرس مبارک ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا تذکرہ سنتی ہیں: چنانچہ

حضرتِ اسما بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا، خلیفہ اول حضرتِ سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کی سب سے بڑی بیٹی ہیں، اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی بہن ہیں، صحابیِ رسول، حضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی زوجہ ہیں۔ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ نے ان سے مکہ مکرمہ میں نکاح کیا۔ مشہور صحابی حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی والدہ ماجدہ ہیں، آپ خود صحابیہ ہیں آپ کے والد صحابی و خلیفہ اول، آپ کے بھائی صحابی، آپ کی بہن بھی صحابیہ و حضور اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چچیتی زوجہ، آپ کے شوہر بھی صحابی اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور آپ کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی صحابی تھے۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بہت سخی تھیں پہلے جو کچھ خرچ کرتی تھیں اندازہ سے ناپ تول کر خرچ کرتی تھیں مگر جب حضورِ انور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ باندھ باندھ کر نہ رکھا کرو

1 . . . فیضانِ صدیقِ اکبر، ص ۴۷

www.dawateislami.net

اور حساب نہ لگایا کرو جتنا بھی قدرت میں ہو خرچ کیا کرو تو پھر خوب خرچ کرنے لگیں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنی بیٹیوں اور گھر کی عورتوں کو نصیحت کیا کرتی تھیں کہ اللہ پاک کے راستے میں خرچ کرنے اور صدقہ کرنے میں ضرورت سے زیادہ ہونے اور بچنے کا انتظار نہ کیا کرو کہ اگر ضرورت سے زیادتی کا انتظار کرتی رہو گی تو ہونے کا ہی نہیں (کہ ضرورت خود بڑھتی رہتی ہے) اور اگر صدقہ کرتی رہو گی تو صدقہ میں خرچ کر دینے سے نقصان میں نہ رہو گی۔[1] ہجرت کے موقع پر زادِ سفر باندھنے کے لیے کوئی کپڑا نہ تھا آپ نے ہی اپنے کمر بند کے دو ٹکڑے کر کے باندھا تھا اس وقت سے آپ ذَاتُ النِّطَاقَیْن کے لقب سے مشہور ہو گئیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے سو سال عمر پائی، آخری عمر میں بینائی جاتی رہی۔ ان کا وصال مکہ مکرمہ میں ہوا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میت پر نوحہ کرنا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو اس موقع پر کئی خلافِ شریعت کاموں کا اِرْتِکاب کیا جاتا ہے جن میں سے ایک نوحہ کرنا یعنی میّت کے اَوصاف (خوبیاں) مُبالَغہ کے ساتھ (خوب بڑھا چڑھا کر) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بَین (بھی) کہتے ہیں یہ بِالاِجماع حرام ہے۔

یوں ہی واوَیلا مچانا، ہائے مصیبت کہہ کر چلّانا، گِریبان پھاڑنا، مُونھ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کُوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام اور حرام ہیں۔ آواز

1 ... صحابہ کرام کا عشقِ رسول، ص ۶۵

2 ... فیضانِ صدّیقِ اکبر، ص ۴۷

www.dawateislami.net

سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں۔[1] میت پر رونے میں بسا اوقات تو بے صبری کی انتہا ہو جاتی ہے اور اللہ پاک کی ذات سے شکوے شکایات کرتے ہوئے کفریات بھی بک دیئے جاتے ہیں جس سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ بہت بڑی جہالت اور بد نصیبی ہے۔

تین دن سے زیادہ سوگ منانا

میت کے موقع پر خلافِ شریعت کاموں میں سے ایک کام تین دن سے زیادہ عرصے تک سوگ منانا بھی ہے جو کہ حرام ہے۔ اِسلام سے پہلے عرب میں بیوہ عورت شوہر کے اِنتقال کے بعد ایک سال تک بُرے مکان بُرے لباس میں رہتی اور تمام گھر والوں سے علیحدگی اختیار کرتی تھی۔[2] اور یُوں ایک سال تک سوگ کیا کرتی تھی۔ لیکن اسلام کے بعد تاجدارِ انبیا، سَرورِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شوہر کے علاوہ دیگر رِشتہ داروں کے (اِنتقال پر) سوگ کیلئے تین (3) دن مُقرّر فرمائے۔[3] جبکہ بیوی اپنے شوہر کی وَفات پر عِدَّت کی مُدّت چار مہینے دس دن تک سوگ میں رہے گی۔ اَلبتّہ کسی قریبی (رِشتہ دار) کے مر جانے پر عورت کو تین دن (3) تک سوگ کرنے کی اِجازت ہے اس سے زائد کی (اِجازت) نہیں۔[4]

جب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دَورِ جاہلیت کے اس طریقے کو ختم فرمایا

---

1 ... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۵۴، ۸۵۵، حصہ: ۴ بتغیر قلیل

2 ... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۵۱

3 ... صحابۂ کرام کا عشقِ رسول، ص ۲۳۰

4 ... ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ۵/ ۲۲۳

www.dawateislami.net

تو صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ نے حضور کے اس فرمان پر عمل کرنا شروع کر دیا اور یہ غلط رسم دَم توڑ گئی۔ چُنانچہ

منقول ہے کہ جب حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے بھائی کا اِنتقال ہو گیا، تو اُنہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی اور کہا کہ مجھے خُوشبو کی ضرورت نہ تھی لیکن میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مِنْبَر پر یہ فرماتے سُنا کہ کسی مُسلمان عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زِیادہ کسی کا سوگ کرے مگر شوہر کے انتقال پر چار ماہ دس دن۔[1]

اسی طرح جب اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے والد (حضرت ابُوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کا انتقال ہوا تو اُنہوں نے اپنے رُخساروں پر خُوشبو لگائی اور کہا: مجھے اس کی ضرورت نہ تھی، صرف حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی تعمیل مَقْصُود تھی۔[2]

سرد خانے میں رکھوانا

کسی کے فوت ہونے پر خلافِ شریعت کاموں میں سے ایک رواج یہ بھی عام ہوتا جارہا ہے کہ میت کے بیٹے وغیرہ شہر یا ملک سے باہر ہوں تو یہ سوچ کر ان کا انتظار (Wait) کیا جاتا ہے کہ اگر بیٹا جنازے میں شریک نہیں ہو گا تو جنازہ کیسے ہو گا۔ حالانکہ اس وقت دیگر بیٹے، بیٹیاں، بہن بھائی سب گھر میں موجود ہوتے ہیں اور اس آنے والے کو چھٹیاں نہ ملنے، یا گاڑی وغیرہ لیٹ ہو جانے کی وجہ سے کافی تاخیر ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بیچارے مردے پر جو ظلم کیا جاتا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ اس بے بس میت کے جسم کو خراب ہونے سے بچانے کیلئے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ اسے کولڈ اسٹوریج

1 . . . ابو داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجہا، ۲/۴۲۲، حدیث: ۲۲۹۹

2 . . . ابو داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجہا، ۲/۴۲۲، حدیث: ۲۲۹۹

www.dawateislami.net

(سرد خانے) میں رکھوا دیا جاتا ہے جس سے وہ لاش (Dead body) برف بن جاتی ہے اور مردے کو اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ جب وہ زندہ تھا اور اسے کوئی تکلیف پہنچتی تو سب گھر والے بے چین ہو جاتے تھے، اس کی بیماری میں ساری ساری رات جاگ کر اس کے سرہانے بیٹھ کر گزار دیا کرتے تھے۔ اسے کوئی کانٹا چبھتا تو اس کی تکلیف خود محسوس کرتے تھے لیکن مرنے کے بعد اس کی ساری محبتوں کو فراموش کر کے بیچارے کو کس طرح سَرد خانے میں رکھوانے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اس سے بچنے کی بھی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

غسل کے وقت مردے کو تکلیف دینا

ایسے ہی جب غسل دینے کا مرحلہ آتا ہے تو علم سے محرومی یا مُردے سے بے جا خوف کی بنا پر میت کے گھر والوں میں سے کوئی غسل دینے کیلئے تیار نہیں ہوتا تو پھر کوئی ایسا شخص غسل دینے کیلئے آگے بڑھ جاتا ہے جو سُنّتوں اور آداب سے ناواقف ہوتا ہے اور بڑی بے دردی کے ساتھ میت کو غسل دیتا ہے حالانکہ مردے کو غسل دیتے وقت بہت احتیاط اور نرمی کرنی چاہیے۔ حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ مرنے والا ہر چیز کو جانتا ہے حتی کہ غسّال سے کہتا ہے کہ تجھے خُدائے رحمن کی قسم ہے تُو غسل میں میرے ساتھ نرمی کر۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اپنے گھر کی میت کو ہم خود ہی سُنّت کے مطابق غسل و کفن دیں مگر افسوس! ہم نے اپنا مستقبل بہتر بنانے اور اعلیٰ دُنیاوی تعلیم حاصل کرنے پر ہی توجہ دی اور علمِ دین سے محروم رہیں، سنت

1 . . . شرح الصدور، ص ۹۵

www.dawateislami.net

کے مطابق ان کے کفن دفن کی ترکیب نہیں کر سکتیں، قرآنِ پاک پڑھ کر انہیں ایصالِ ثواب نہیں کر پاتیں۔ حالانکہ یہ کتنی بڑی محرومی ہے۔

آج وقت ہے خود بھی علم دین سیکھئے اور اپنی اولاد کو بھی دینی مسائل سکھایئے، نیک اعمال کی ترغیب کے ساتھ ساتھ گناہوں سے نفرت دلایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے آپ کو بھی علم کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا اور اگر آپ کی اولاد نیک بن گئی تو مرنے کے بعد آپ کیلئے ثوابِ جاریہ کا ذخیرہ ہو جائے گا۔

کتاب تجہیز و تکفین کا طریقہ کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تجہیز و تکفین کے مسائل کی معلومات حاصل کرنے کیلئے آج ہی مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تجہیز و تکفین کا طریقہ"** حاصل کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کتاب میں مریض کی عیادت اور وقتِ نزع سے لیکر تجہیز و تکفین اور تدفین کے بارے میں معلومات موجود ہے۔ آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے منگوایئے، خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کے مطالعہ کی ترغیب دلایئے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صالحین کے قرب کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ممکن ہو تو اپنے مرحومین کی تدفین نیک

www.dawateislami.net

لوگوں کے قرب میں کرانی چاہئے کہ ان کی برکت سے مُردوں پر بھی کرم ہوتا ہے، وہ عذابِ الٰہی سے امن میں رہتے ہیں اور ان پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے اور حدیثِ پاک میں اس کی ترغیب بھی موجود ہے، چنانچہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَدْفِنُوْا مَوْتَاکُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ، اپنے مُردوں کو نیکوں کے درمیان دَفن کرو۔ (1)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (مُردے کو) صالحین کے قریب دفن کرنا چاہئے کہ ان کے قرب کی برکت اسے شامل ہوتی ہے۔ اگر مَعَاذَ اللّٰہ مستحقِ عذاب بھی ہوتا ہے تو وہ شفاعت کرتے ہیں، وہ رحمت کہ اُن پر نازل ہوتی ہے اِسے بھی گھیر لیتی ہے۔ (2)

لہٰذا اگر اللہ پاک کے کسی نیک بندے کے قرب میں آسانی سے جگہ مل جائے تو اپنے مُردوں کو وہیں دفن کرنا چاہئے۔ جب اولیائے کرام کی اتنی عظمت وفضیلت ہے کہ ان کے قرب میں دفن ہونے والا عذابِ الٰہی سے محفوظ ہو جاتا ہے تو پھر تمام اولیا و انبیا کے سردار، حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قرب یعنی جنت البقیع میں مدفون مسلمانوں کی شان وعظمت کیا ہوگی۔ اللہ کریم ہمیں مدینۂ طیبہ میں ایمان وعافیت کے ساتھ شہادت اور جنَّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1... کنز العمال، کتاب الموت، الباب الثانی، ۸ جزء ۱۵، ۲۵۴/، حدیث: ۴۴۳۶۴

2... فتاوی رضویہ، ۹/ ۳۸۵

www.dawateislami.net

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں مدفن مرا محبوب کے قدموں میں بنادے
اللہ کرم اتنا گنہ گار پہ فرما جنّت میں پڑوسی مرے آقا کا بنادے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُردوں کو ایصالِ ثواب سے فائدہ پہنچایئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُردے کی تدفین کے بعد اس کیلئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کا مرحلہ آتا ہے جو تا قیامت جاری رہتا ہے اور مُردہ ہمیشہ اپنے گھر والوں کے ایصال ثواب کا منتظر رہتا ہے **کیونکہ** جب تک وہ زندہ تھا تو اس کے وَالِدین، بہن بھائی اور دوست واحباب وغیرہ اس کے ہر دُکھ درد اور آزمائشوں میں اس کے ساتھ ساتھ رہتے اور اس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرتے تھے مگر جب یہ سب کو چھوڑ کر تنگ و تاریک قبر میں آیا تو نہ والدین اس کے ساتھ ہیں، نہ بہن بھائی، نہ اہل وعیال حتّٰی کہ اس کے دوست احباب بھی اس سے چھوٹ گئے اور یہ قبر میں اکیلا رہ گیا۔ اگر ہم چاہتی ہیں کہ اپنے فوت شدہ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کریں، قبر کی تنہائی میں اسے خُوشی مُہیا کریں، اس کی راحت کا سامان کریں تو اس کیلئے خُوب خُوب دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کے تحفے پیش کریں کہ ایصالِ ثوب سے مُردے کو خُوشی ہوتی ہے اور اس پر رحمتِ الٰہی کی برسات ہوتی ہے اور مُردوں کو اپنے زندہ رشتہ داروں کی طرف سے ایصالِ ثواب کا شِدَّت سے انتظار رہتا ہے، چنانچہ

رسولِ خدا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مُردے کا حال

www.dawateislami.net

ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے جو شِدَّت سے انتظار کرتا ہے کہ والدین یا بیٹا یا کسی دوست کی دُعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ پاک قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقین کی طرف سے ہَدِیَّہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا تحفہ مُردوں کے لئے **"دعائے مغفرت کرنا"** اور ان کی طرف سے **"صدقہ کرنا"** ہے۔[1]

ایصالِ ثواب سے متعلق مزید معلومات کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کرکے خود بھی مطالعہ (Study) کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[2]

انگوٹھی پہننے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"**

---

1 ... مسند الفردوس، ۲/۳۳۶، حدیث: ۶۶۶۴

2 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

سے انگوٹھی پہننے کی سنتیں اور آداب سنئے۔ چنانچہ

☆ مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ سُلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔[1] ☆ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ اسی طرح بچوں کے ہاتھ پاؤں میں بلاضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔[2] بچیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ ☆ لوہے کی انگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے۔[3] ☆ مرد کیلئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز ہے۔[4] ☆ بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے ☆ حروفِ مقطعات (مُ۔قَط۔ط۔عات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حروفِ مقطعات والی انگوٹھی بغیر وُضو پہننا اور چھونا یا مصافحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وضو چھو جانا جائز نہیں ☆ اِسی طرح مَردوں کے لیے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا (ایک زیادہ) چھلّے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ (چھلّا) انگوٹھی نہیں۔ عورَتیں چھلّے پہن سکتی ہیں۔[5] ☆ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے۔ ☆ عیدین میں انگوٹھی پہننا مُستحب

---

1 . . . بخاری، کتاب اللباس، باب خواتیم الذھب، ۴/۶۷، حدیث: ۵۸۶۳

2 . . . بہارِ شریعت، ۳/۴۲۸، حصہ: ۱۶

3 . . . ترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الخاتم الحدید، ۳/۳۰۵، حدیث: ۱۷۹۲

4 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللباس، ۹/۵۹۷

5 . . . بہارِ شریعت، ۳/۴۲۸، حصہ: ۱۶

www.dawateislami.net

ہے۔[1] ☆ مرد کو چاہیے کہ انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب اور عورت نگینہ ہاتھ کی پُشت (یعنی ہاتھ کی پیٹھ) کی طرف رکھے۔[2] ☆ چاندی کا چھلّا خاص لباسِ زَنان (یعنی عورتوں کا پہناوا) ہے مردوں کو مکروہِ (تحریمی، ناجائز و گناہ ہے)۔[3] ☆ عورت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلّے پہن سکتی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو (2) رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . بہارِ شریعت، ۱/ ۷۸۰، حصہ: ۴

2 . . . الھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی اللباس، جزء: ۴، ۲/ ۳۶۷

3 . . . فتاوٰی رضویہ ۲۲/ ۱۳۰

www.dawateislami.net

بیان:5 ہر مُبارک بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، رَبِّ کریم کی حمد کی، نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود شریف پڑھا اور اپنے رَبِّ کریم سے مغفرت طَلَب کی تو اُس نے بھلائی کو اُس کی جگہ سے تلاش کر لیا۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عَفُوٌّ و غَفور بَخْش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴

2... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شرم وحیا کی پیکر باپردہ صحابیہ کا سفرِ مدینہ

مسلمانوں کے حلیف (مددگار) قبیلے بنی خُزاعہ کا ایک شخص اپنے اُونٹ پر سُوار ہو کر کہیں جارہا تھا کہ وہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ سے تھوڑی دُور شَرم وحَیا کی پیکر ایک باپردہ خاتون کو وِیرانے میں پیدل سفر کرتے دیکھ کر حَیران رہ گیا۔ اُسے شک گزرا کہ یہ پاکیزہ خاتون اُنہی مسلمانوں میں سے ہوں گی جنہیں اَہلِ مکہ نے مدینے جانے سے روک رکھا ہے۔ اُس خاتون سے پوچھنے پر جب اُس شخص کو یقین ہو گیا تو اُس کے دِل نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دیوانی کو یُوں تنہا سفر کرنے دے۔ چُنانچہ اُس نے اپنا سفر روک کر اپنا اُونٹ اُس باپردہ خاتون کو پیش کر کے مدینے شریف پہنچانے کا پکّا اِرادہ

www.dawateislami.net

کر لیا اور شَرم و حیا کی پیکر اُس باپردہ خاتون نے بھی اِسے غیبی اِمداد سمجھ کر قبول کر لیا۔ یُوں ایک ایسا خاموش سفر شروع ہوا جس نے تاریخ کے اَوراق میں وہ سنہری یادیں چھوڑیں جس پر آج بھی رَشک کیا جاسکتا ہے۔

تنِ تنہا جانبِ مدینہ سفر کرنے والی اُس باپردہ خاتون کی ہِمَّت کے بھی کیا کہنے! وہ خود اپنے اِس سفر کی داستان کچھ یُوں بیان کرتی ہیں کہ دورانِ سفر اُس شخص نے راستے بھر مجھ سے کوئی کلام نہ کیا، بلکہ جب آرام کا وَقْت ہوتا تو وہ اُونٹ کو بٹھا کر دُور ہٹ جاتا اور میں کجاوے سے نکل کر کسی سایہ دار درخت کے نیچے ہو جاتی، پھر وہ اُونٹ کو مجھ سے دُور کسی اور درخت کے نیچے باندھ دیتا اور خود بھی وہیں کہیں آرام کر لیتا اور جب دوبارہ سفر کا وَقْت ہوتا تو اُونٹ پر کجاوہ رکھ کر اُسے میرے پاس چھوڑ کر پھر دُور ہٹ جاتا، میرے سُوار ہونے کے بعد خاموشی سے آکر نکیل پکڑتا اور جانبِ مدینہ چل پڑتا۔ یوں دَورانِ سفر بھی میں نِقاب میں رہی اور پردے کے اِہتمام میں مجھے کوئی دُشواری پیش نہ آئی۔ اللہ پاک اُس شخص کو جزائے خَیر عطا فرمائے کہ اُس نے بہت اچھے کردار کا مُظاہرہ کیا۔ جب میں مدینے پہنچی تو سب سے پہلے اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے کاشانۂ اَقْدَس پر حاضِر ہوئی۔ میں اُس وَقْت بھی نِقاب میں تھی جس کی وجہ سے سیِّدہ اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے مجھے نہ پہچانا، لہٰذا میں نے چہرے سے نِقاب ہٹا کر اُنہیں اپنا تعارُف کروایا اور جب بتایا کہ میں نے تنہا ہجرت کی ہے تو وہ حَیران رہ گئیں اور حَیرت سے پوچھنے لگیں کہ کیا واقعی! تم نے تنہا اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کی خاطِر ہجرت کی ہے؟ میں نے اِقرار کیا، ابھی ہم باتیں ہی کر رہی تھیں کہ رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تشریف لے آئے اور تمام صورتِ حال

www.dawateislami.net

جان کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے اِس طرح اِسلام کی خاطِر ہجرت کرنے کو سراہا۔[1]

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اِسلام پلتا تھا
اِسی غَیرت سے اِنساں نُور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت میں جس باپردہ خاتون کا ذِکْر خَیر ہوا وہ شَرْم و حیا کی پیکر اور مشہور صحابیہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم بنتِ عُقْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا تھیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مکہ شریف میں مسلمان ہوئیں اور چونکہ غُربَت کی وجہ سے سُواری کا اِنتظام نہ ہو سکا اِس لئے پیدل چل کر ہجرت کی، مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ پہنچ کر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بیعت ہوئیں اور مدینے میں اِن سے حضرت سَیِّدُنا زَید بن حارِثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نِکاح فرمایا۔[2] حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اِس قَدَر لمبے سفر میں جس طرح شَرْم و حیا کی لاج رکھی اور پردے کا اِہتمام کیا یقیناً وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا خاصّہ تھا، اِس کا اِنعام بارگاہِ نُبوّت سے یہ ملا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کی ہجرت اور پردے کا اِہتمام کرنے پر خوشی کا اِظْہار فرمایا۔

کیا عورَت کا تنہا سفر کرنا جائز ہے؟

یہاں یہ مَسئلہ بھی ذہن نشین رہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے مکہ شریف سے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کا جو سَفَر اکیلے اور بغیر مَحْرَم کے کیا تھا وہ شَریعت

---

1 . . . صفۃ الصفوۃ، ذکر المصطفیات... الخ، ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط، جز ۲، ۱/ ۳۹ ملخصا
2 . . . الاستیعاب، کتاب کنی النساء، باب الکاف: ۳۶۳۷، ام کلثوم بنت عقبۃ، ۴/ ۵۰۸ ملخصا

www.dawateislami.net

کے مُطابِق تھا، جیسا کہ

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (عَورت کے تنہا سَفَر کرنے کی) مُمانَعَت (روکنے) کے حکم سے مہاجرہ (ہجرت کرنے والی) اور کفّار کی قید سے چھوٹنے والی عورت خارِج ہے کہ یہ دونوں عورتیں بغیر مَحْرَم اکیلی ہی دارُالسّلام کی طرف سفر کر سکتی ہیں بلکہ یہ سَفَر اُن پر واجِب ہے۔[1] لہٰذا اِس واقعے سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اکیلی عورت کا اِس قدر دور دراز کا سَفَر کرنا جائز ہے، کیونکہ بغیر شوہر یا مَحْرَم کے عورت کا تین (3) دن کی دُوری پر واقع کسی جگہ جانا حَرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر عورت کے پاس سَفَرِ حج کے اَسْباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابِلِ اِطمینان مَحْرَم ساتھ نہیں تو حج کے لئے بھی نہیں جاسکتی، اگر گئی تو گناہ گار ہوگی اگرچہ فرض حج ادا ہو جائے گا۔[2]

بہارِ شَریعت میں ہے کہ عورَت کو بغیر محرم کے تین (3) دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دِن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا مَعتُوہ (کم عَقْل) کے ساتھ بھی سَفَر نہیں کر سکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضَروری ہے۔ محرم کے لیے ضَروری ہے کہ فاسق بے باک اور غیر محفوظ نہ ہو۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں کہ جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتی جارہی ہیں، بے عِلْمی و بے شرمی کے سائے مزید گہرے ہوتے جا

1... مرآۃ المناجیح، ۴/ ۹۰

2... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۶۳

3... بہارِ شریعت، ۱/ ۷۵۲، حصہ: ۴ ملخصا

www.dawateislami.net

رہے ہیں۔ دیگر بُرائیوں کے ساتھ ساتھ بے پردگی، بے حیائی اور بد نگاہی کی تباہ کاریوں نے ہمارے معاشرے کو تباہی و بربادی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے، اَجنبی عورَتوں اور مَردوں میں پردہ ختم کرنے اور اُن کے درمیان قُربتیں بڑھانے کے مختلف طریقے اِختیار کئے جارہے ہیں۔ اور دُنیوی معاملات کے ہر میدان میں عورَت اور مَرد ایک دوسرے کے ساتھ نظر آرہے ہیں، آج پردے کو ترقّی کی راہ میں رُکاوٹ قرار دیا جارہا ہے، اَغیار کی دیکھا دیکھی آزادیِ اظہارِ رائے کے نام پر پردے کے خلاف جس قدر سازِشوں کا سِلسِلہ جاری ہے اور جس طرح اِسلام کی حَسِین تصویر کو بگاڑ کر پیش کیا جارہا ہے، یقیناً وہ کسی بھی عقلمند سے ڈھکا چھپا نہیں جبکہ دوسری جانب الیکٹرونک، پرنٹ اور سوشل میڈیا بھی پُوری قوّت کے ساتھ بے حیائی اور فَحاشی کو فَروغ دینے میں مصروف ہے۔

بے حیائی و بے پردگی سے متعلق حالات اِتنے سنگین ہو چکے ہیں کہ پردہ دار گھرانوں کو پُرانی سوچ والے اور بدلتے وَقت کے تقاضوں کے مطابق نہ چلنے والے کہہ کر اُن کی حوصلہ شکنی اور دل آزاری کی جاتی ہے جبکہ دوسری طرف بے پردَگی وفَحاشی کو فَروغ دینے والیوں کو خوب پَذیرائی دی جاتی ہے، پردہ کرنے والوں اور والیوں کو مُلّا اور مُلّانی کہہ کر اُن کا مذاق اُڑایا جاتا ہے، اگر کوئی باپردہ اسلامی بہن کبھی عورَتوں کی کسی تقریب میں مَدَنی بُرقع اوڑھ کر چلی جائے تو کوئی کہتی ہے: ارے! یہ کیا اَوڑھ رکھا ہے؟ اُتارو اِس کو! کوئی بولتی ہے: بس رہنے دو! ہمیں معلوم ہے کہ تم بَہُت پردہ دار ہو، کوئی کہتی ہے: دنیا بَہُت ترَقّی کر چکی ہے اور تم نے کیا یہ پُرانا انداز اپنا رکھا ہے!، کسی طرف سے آواز آتی ہے: چھوڑو بھی یہ پردہ وَردہ! دِین میں اِتنی بھی سختی نہیں ہے۔ تو کہیں سے یوں صدا آتی ہے: پردہ تو دل کا ہوتا ہے! یہ برقعہ وُرقہ سب ڈھکوسلا ہے۔

www.dawateislami.net

”فقط دِل کا پردہ ہونا چاہئے“ ایسا کہنا کیسا؟

اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سُوال ہوا: **”فقط دل کا پردہ ہونا چاہئے“** اِس کی کیا حقیقت ہے؟ اِرْشاد فرمایا: یہ شیطان کا بَہُت بڑا اور بُرا وار ہے اور اِس قول میں اُن قُرآنی آیات کا اِنکار ہے جن میں ظاہِری جسم کو پردے میں چُھپانے کا حُکم دیا گیا ہے، مَثَلاً

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسی اگلی جاہِلیت کی بے پردگی۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! (یاد رکھئے!) جو جسم کے پردے کا اِنکار کرے اور کہے کہ **”صِرْف دل کا پردہ ہونا چاہیے“** اُس کا اِیمان جاتا رہا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ خیال کہ باطن (یعنی دل) صاف ہونا چاہئے ظاہِر کیسا ہی ہو محض باطِل ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ ”اُس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہِر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہو جاتا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اسلام ایک عالمگیر اور اللہ کریم کے نزدیک سب سے پسندیدہ دِین ہے، اسلام زندگی کے ہر موڑ پر ہماری کامل

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۶۰۵

www.dawateislami.net

رہنمائی فرماتا ہے۔ اسلام ہمیں عزت سے جینا سکھاتا ہے، اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا رضائے اِلٰہی پانے کا سبب ہے، اسلام اچھی عادات اور شَرْم و حیا کو فَروغ دیتا ہے، اسلام بُرائیوں کے راستوں کو بند کرتا ہے، اسلام نے ہی عورت کو پردے میں رکھ کر اُس کی عزت و ناموس کی حفاظت (Protection) کو یقینی بنایا ہے، اسلام مَرد و عورت کو نگاہیں نیچی رکھنے کا دَرْس دیتا ہے، اسلام بے حیائی، فَحاشی، بے پردگی، بدنگاہی اور بدکاری سے دور رہنے کا حکم اِرْشاد فرماتا ہے: چنانچہ

بے حیائی حرام ہے!

پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی آیت نمبر 33 میں ربِّ کریم اِرْشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ (پ۸، الاعراف:۳۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میرے ربّ نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو اُن میں کُھلی ہیں اور جو چُھپی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا غور کیجئے کہ قرآن ہمیں بے حَیائی سے روک رہا ہے، تو جب ہم اللہ کریم اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان لائی ہیں تو عقلمندی کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اُن کے فرامین پر بھی عمل کریں! مگر ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم ان احکامات پر عمل کرنے کو تیار ہی نہیں! پاؤں ہیں کہ بے حیائی کی جانب اُٹھتے جا رہے ہیں، ہاتھ ہیں کہ بے حیائی کی جانب بڑھے جا رہے ہیں، آنکھیں ہیں کہ بے حیائی کے کاموں کو دیکھتی نظر آ رہی ہیں، آہ! ایسا دَور آ چکا ہے کہ ایک تعداد ہے جو بڑھ چڑھ کر بے حیائی کے کاموں میں مشغول ہے۔ نجی مُعاملات ہوں یا اِجتماعی

www.dawateislami.net

تقریبات، محلّہ ہو یا بازار ہر جگہ شَرم و حیا کا قَتْلِ عام اور بے حیائی کی دُھوم دھام ہے۔ مُروَّجہ شادیوں ہی کو لے لیجئے جو اِبتِدا سے اِنتہا تک فُضول خَرچی، بدنگاہی، مخلوط نظام، بے حیائی، ناچ گانا، شراب نوشی، فحاشی، بے پردگی، نامَحرَموں سے میل جول، ناجائز فیشن اور دیگر ناجائز و حرام کاموں کا مَجموعہ بن چکی ہیں۔ گانوں کی دُھنوں پر رَقص کرنا، بے حیائی سے بھرپور تقاریب کی مُووی(Movie) اور فوٹوز بنانا، بنوانا اور ڈانس فنکشن (Function) کا اِہتِمام کرنا گویا اب شادیوں کا لازِمی حِصّہ بن چُکا ہے۔

حیرت بالائے حَیرت! وہ عَورت جو اپنے گھر کے محارِم مثلاً باپ یا سگے بھائی وغیرہ کے سامنے بھی بے پردہ آنے سے شرماتی اور بُرقع و حجاب کے بغیر گھر سے باہر قدم نہیں نکالتی، اب وہی عورت شادی بیاہ کے موقع پر سَج دَھج کر، اپنے جسم و لباس کی نمائش کرکے، شرم و حیا کی چادر اُتار کر، بِلا جھجھک غیر مَردوں سے مُووِی اور تصویریں بنوا کر سرِ عام بے حیائی کے تمام ریکارڈز توڑتی نظر آتی ہے، اسی طرح دُولہا اور دُلہن کی جس بے حیائی کے انداز میں شادی ہال میں اِنٹری کروائی جاتی اور نامحارِم کے سامنے بٹھایا جاتا ہے وہ بھی اِنتہائی بُرا ہے۔

اَلْغَرَض یوں لگتا ہے کہ جیسے آج شرم و حیا کا تصوُّر ہی معاشَرے سے بالکل خَتْم ہو چکا ہے۔ اِس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ مسلمانوں نے اسلامی تہذیب سے تَعَلُّق توڑ کر مغربی تہذیب سے رشتہ جوڑ لیا ہے۔ اسلامی تہذیب میں تو قَلْب و نگاہ کو پاک رکھنے اور شرم و حیا کا دامن تھامنے کی تاکید کی گئی ہے اور کبھی بھی اِس طرح کی نام نہاد آزادی نہیں دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے

www.dawateislami.net

اِرْشاد فرمایا: اگر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ (اِس بناؤ سنگھار کو) دیکھ لیتے جو عورتوں نے اَب اِیجاد کرلیا ہے تو اُن کو (مسجد میں آنے سے) منع فرمادیتے۔[1]

علامہ بدرُ الدِّین عَیْنی حَنَفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں: اگر اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اُس بناؤ سنگھار کو دیکھ لیتیں جو اِس زمانے کی بالخصوص شہری عورتوں نے اِیجاد کرلیا ہے اور اپنی زیبائش و نُمائش میں غیر شرعی طریقے اور بُری بدعات نکال لی ہیں، تو وہ عورتوں کی بہت زیادہ مَذَمَّت فرماتیں۔[2]

کریں اسلامی بہنیں شرعی پردہ عطا اِن کو حیا شاہِ اُمَم ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا فیشن کے نام پر ہر دور میں عورتوں نے کوئی نہ کوئی نیا کام ضرور کیا جس کی مَذَمَّت اُس وَقْت کی نیک خواتین نے ضرور کی۔ تو آیئے! اسلامی تاریخ کے پُر بہار گلستان میں جھانک کر چند روشن ضمیر و باپردہ خواتین کی حیاتِ طیّبہ کی تین (3) اِیمان افروز حکایتیں سُن کر اُن سے مَدَنی پھول چنئے: چُنانچہ

(1) شیر سے پردہ کرنے والی وَلِیّہ

حضرت سَیِّدُنا اَصْمَعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں (قافِلے کے ساتھ ملکِ

---

1 . . . بخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس قیام الامام العالم، ۱/۳۰۰، حدیث: ۸۶۹

2 . . . عمدۃ القاری، ابواب صفۃ الصلوۃ، باب انتظار الناس . . . الخ، ۴/۶۴۹، تحت الحدیث: ۸۶۹

www.dawateislami.net

شام کے راستے حجِ بیتُ اللہ کے اِرادے سے نکلا۔ دورانِ سفر ایک بہت بڑا خوفناک شیر ظاہر ہوا اور راستے میں رُکاوٹ بن گیا۔ میں نے بَرابَر والے شخص سے پوچھا: کیا قافلے میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو تلوار لے اور اِس شیر کو یہاں سے ہٹادے؟ تو اُس نے جواب دیا: میں کسی ایسے آدمی کو نہیں جانتا، البتّہ! ایک عورت ہے جو اُسے بغیر تلوار کے بھی ہٹا سکتی ہے۔ پھر ہم دونوں اُٹھ کھڑے ہوئے اور قریب ہی ایک سواری کے کجاوے کے پاس پہنچے۔ اُس شخص نے پکارا: اے بیٹی! کجاوے سے نیچے اُترو اور ہم سے اِس شیر کو دُور کردو۔ اندر سے آواز آئی: اے میرے والدِ محترم! کیا آپ کا دل برداشت کرتا ہے کہ مجھے شیر دیکھے، وہ مُذکّر ہے اور میں مُؤنّث۔ لیکن اے ابّا جان! شیر (Lion) کو جاکر کہہ دیجئے کہ میری بیٹی فاطِمہ تجھے سلام کہتی ہے اور اُس ذات کی قسم دیتی ہے جسے نہ نیند آتی ہے، نہ اُونگھ۔ تُو ہمارے راستے سے ہٹ جا۔ حضرت سَیِّدُنا امام اَصْمَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! ابھی اُس کی گفتگو ختم بھی نہ ہوئی تھی میں نے دیکھا کہ شیر سامنے سے (واپس) جارہا تھا۔[1]

(2) بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ خلّاد رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا بیٹا جنگ میں شہید ہوگیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اُن کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کیلئے چہرے پر نِقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئیں، اِس پر کسی نے حَیرت سے کہا: اِس وقت بھی آپ نے مُنہ پر نِقاب ڈالے رکھا ہے! کہنے لگیں: میں نے بیٹا ضَرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔[2]

---

1 . . . حکایتیں اور نصیحتیں، ص۴۳۵

2 . . . ابوداود، کتاب الجهاد، باب فضل قتال الروم. . . الخ، ۳/۹، حدیث: ۲۴۸۸

www.dawateislami.net

(3) دامن کا دھاگہ

اَخبارُ الاَخیار میں ہے: ایک بار سخت قحط سالی ہوئی، لوگوں کی بہت دُعاؤں کے باوُجود بارش نہ ہوئی۔ حضرت سَیِّدُنا بابا نِظامُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی اَمّی جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لے کر عرض کی: اے اللہ پاک! یہ اُس خاتون کے دامَن کا دھاگہ ہے جس پر کبھی کسی نامَحرَم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ! اِسی کے صَدقے رَحمت کی بارش برسادے! ابھی دُعا خَتْم کی ہی تھی کہ رَحمت کے بادَل چھاگئے اور رِم جِھم رِم جِھم بارش شُروع ہوگئی۔ (1)

بے پردگی کا خاتمہ ہو عورتوں کو دے زیور حیا و شرم کا یارَبِّ مصطفٰے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ پہلے کی خواتین میں اسلامی تعلیمات پر عمل اور شرعی پردہ کرنے کا مَدَنی جَذبہ کس قَدَر کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہوا تھا کہ جو انسان تو انسان درندوں کے سامنے بھی بے پردہ آنے سے بچتی تھیں، قربان اُس عظیم ماں پر جس نے بیٹے کی شہادت کی خبر سُن کر بھی چیخ و پکار کرنے، گریبان چاک کرنے اور شرم وحیا کی چادر اُتار دینے کے بجائے صبر وبُردباری کا مظاہرہ کیا اور پردے کی اَہمیت سے ایک پَل بھی غافِل نہ ہوئی اور حضرت سَیِّدُنا بابا نِظامُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والِدہ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے بھی ساری زِندگی نامَحرموں سے پردہ کئے رکھا، حتی کہ دنیا سے وصالِ ظاہری فرمالیا۔ کیا اب بھی ہماری اسلامی بہنیں اِن کی پاکیزہ سیرت کو نہیں

1 . . . اخبار الاخیار، ص۲۹۴

www.dawateislami.net

اپنائیں گی؟ کیا گلیوں اور بازاروں میں بے پردہ گھومنے پھرنے کا سِلْسِلہ اب بھی جاری رہے گا؟ کیا اب بھی نامَحرم رشتے داروں سے بے تکلُّف ہونے اور بے پردگی کے گناہ سے تَوبہ نہیں کی جائے گی؟ کیا اب بھی نامَحرموں سے باتیں ہوتی رہیں گی؟ کیا اب بھی خوشی کے نام پر شادی بیاہ وغیرہ کے موقع پر اللہ پاک کی نافرمانیاں جاری رہیں گی؟ کیا اب بھی ہم اپنے گھر والوں کو بے پردگی کی آفت میں مبتلا دیکھ کر خاموشی اِختیار کئے رہیں گی؟ یاد رکھئے! جو لوگ باوُجودِ قدرت اپنی عورتوں اور مَحارِم کو بے پردگی سے منع نہ کریں وہ دَیُّوث ہیں اور دَیُّوث پر جنّت کا داخِلہ حرام ہے۔[1] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم خود بھی بے پردگی کی آفت سے دور رہیں، اپنی آنکھوں اور دیگر اعضا کا قفلِ مدینہ لگائیں اور اپنے گھر کی دیگر خواتین کو بھی بے پردگی سے بچنے کی ترغیب دلاتی رہیں۔

عورت کیلئے پردہ کیوں ضروری ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلام نے اپنے ماننے والوں اور والیوں کو جو بھی اَحکام عطا فرمائے ہیں یقیناً وہ سب حکمتوں سے بھرپور ہوتے ہیں۔ ہاں! یہ اور بات ہے کہ ہماری ناقص عقلیں اُن حکمتوں کو سمجھنے سے عاجز رہیں۔ اسلام نے نامحارِم سے پردہ کرنے سے مُتَعَلِّق بھی واضح ہدایات ارشاد فرمائی ہیں اور اِس میں بھی بے شمار حکمتیں ہیں۔

آیئے! پردے کی اَہمیت کو ایک مثال سے سمجھنے کی کوشش کیجئے: چنانچہ اگر ایک پلیٹ میں مٹھائی رکھ دی جائے اور اُسے کسی چیز سے ڈھانپ دیا جائے تو وہ

1 . . . مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن خطاب، ۲/ ۳۵۱، حدیث: ۵۳۷۲ ماخوذا

www.dawateislami.net

مکھیوں کے بیٹھنے سے محفوظ ہو جاتی ہے اور اگر اُسے ڈھانپا نہ جائے، پھر اُس پر مکھیاں بیٹھ جائیں تو یہ شکایت کرنا کہ اُس پر مکھیاں کیوں بیٹھ گئیں بہت بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ مٹھائی ایسی چیز ہے جسے مکھیوں سے بچانے کے لئے اُسے ڈھانپ کر رکھنا ضروری ہے ورنہ اُنہیں مٹھائی پر بیٹھنے سے روکنا بہت مشکل ہے، اِسی طرح اگر عورت جو کہ چھپانے کی چیز ہے، اُسے پردے میں رکھا جائے تو (وہ) بہت سی معاشرتی برائیوں سے بچ سکتی ہے اور عزت وناموس کے لُٹیروں سے اپنی حفاظت کر سکتی ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ تو سمجھانے کیلئے ایک مثال دی گئی ہے۔ ورنہ اس میں شک نہیں کہ پردے میں کثیر کثیر فوائد ہیں۔ آیئے! ایسے کچھ فوائد سنتی ہیں: چنانچہ

پردے کے دینی اور دُنیوی فوائد!

☆پردہ اللہ کریم اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے☆پردہ اِیمان کی علامت، اسلام کا شِعار اور مسلمان خواتین کی پہچان ہے☆پردہ شرم و حیا کی علامت ہے اور حیا اللہ پاک کو بہت پسند ہے☆پردہ عورَت کو شیطان کے شَر سے محفوظ بنا دیتا ہے☆باحیا اور پردہ دار عورت کو اسلامی معاشَرے میں بہت عزت و وقار کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔☆پردَہ عورَت کو بُری نظر اور فتنے سے محفوظ رکھتا اور بُرائی کے راستے کو روکتا ہے☆عورت کے پردے سے معاشرے میں بگاڑ پیدا نہیں ہوتا اور معاشرے میں اَمن و سُکون رہتا ہے☆پردہ

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۸، النور تحت الآیۃ: ۳۰، ۶/ ۶۲۴ بتغیر

www.dawateislami.net

عورت کے وَقار میں اِضافہ کرتا اور اُس کی خوبصورتی کی حفاظت کرتا ہے۔[1]

مِری کاش! ساری بہنیں، رہیں مَدَنی بُرقعوں میں ہو کرم شہِ زمانہ مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح اسلام عورتوں کو نامحارِم سے پردہ کرنے کی تعلیم اِرْشاد فرماتا ہے اِسی طرح مردوں کو بھی غیر عورتوں سے پردہ کرنے اور آنکھوں کی حفاظت کا ذہن عطا کرتا ہے، چنانچہ

رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بغیر ارادے کے کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹالو اور دوبارہ نظر نہ کرو) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔[2] نگاہوں کی حفاظت کے معاملے میں ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کا کس قدر زبردست مَدَنی ذہن بنا ہوا تھا۔ آیئے! اِس کی ایک ایمان افروز جھلک ملاحظہ کیجئے: چنانچہ

آنکھوں کا قفلِ مدینہ

حضرت سیِّدُنا حَسّان بِن اَبی سِنان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نمازِ عید کے لئے گئے۔ جب واپس گھر تشریف لائے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زَوجہ کہنے لگیں: آج آپ نے کتنی عورتیں دیکھیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خاموش رہے، جب اُنہوں نے زیادہ اِصرار کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپس آنے تک میں اپنے

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۸، النور تحت الآیۃ: ۲۴، ۶/ ۶۲۴ بتغیر

2 . . . ابو داود، کتاب النکاح، باب مایؤمر من غض البصر، ۲/ ۳۵۸، حدیث: ۲۱۴۹

www.dawateislami.net

(پاؤں کے) اَنگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔[1]

بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں آنکھوں کا زباں کا دے خدا قُفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح پردہ کرنے کی اپنی بَرَکتیں ہیں اِسی طرح بے پردگی کی نحوستیں بھی کم نہیں اور اِس کے بھی بہت سے نقصانات ہیں۔ آیئے! بے پردگی کے چند نقصانات کے بارے میں سنیں تاکہ ہم خود بھی بے پردگی سے بچیں اور اپنے گھر والوں کو بھی یہ نقصانات بتا کر اُنہیں بھی بے پردگی سے بچنے کی ترغیب دلا سکیں: چنانچہ

بے پردگی کے نقصانات

☆بے پردگی اللہ پاک اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی ہے۔☆بے پردگی ہلاکت خیز گناہِ کبیرہ ہے۔☆بے پردگی ربِّ کریم کی رحمت سے دُوری اور لعنت کا سَبَب ہے۔☆بے پردگی جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔☆بے پردگی بروزِ قِیامَت اندھیرے کا باعِث ہے۔☆بے پردگی نِفاق کی عَلامَت ہے۔☆بے پردگی ایک بُرا کام ہے جو اللہ پاک کو پسند نہیں۔☆بے پردگی مُعاشَرے میں فَحاشی کے پھیلاؤ کا ذریعہ ہے۔☆بے پردگی رُسوائی کا باعِث بنتی ہے۔☆بے پردگی شیطانی کام ہے۔☆بے پردگی زمانۂ جاہلیت کی یاد تازہ کرتی ہے۔☆بے پردگی فطرت کے خلاف ہے۔☆بے پردگی انسانی تہذیب کی ذِلّت ورُسوائی کا سبب ہے۔☆بے پردگی بے شُمار بُرائیوں کی اصل ہے۔☆بے پردگی حَیا وغیرت کے خاتمے کا سَبَب ہے۔☆بے پردگی نوجوان

1 ... موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب الورع، ۱/۲۰۵، حدیث:۶۸

www.dawateislami.net

نسل کی تباہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ☆ بے پردگی بسا اوقات خاندانوں میں پھوٹ کا باعث بن جاتی ہے۔ ☆ بے پردگی بدنگاہی کو فروغ دینے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔[1]

اَلْغَرَض! بے پردگی کے کثیر نقصانات ہیں۔ آیئے! بے پردگی کی آفت میں مبتلا ایک لڑکی کے عبرت ناک انجام پر مُشْتَمِل ایک نصیحت آموز حکایت سنتی ہیں: چنانچہ

وہ کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی

اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ نمبر 280 پر لکھتے ہیں: غالباً شعبان المعظم 1414 ہجری کا آخِری جُمعہ تھا۔ رات کو کورنگی (بابُ المدینہ کراچی) میں مُنْعَقِد ہونے والے ایک عظیمُ الشّان سُنّتوں بھرے اِجتماع میں ایک نوجوان سے میری ملاقات ہوئی، اُس نے کچھ اِس طرح حَلْفِیَہ (یعنی قسم کھا کر) بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی اچانک فوت ہوگئی۔ جب ہم تدفین سے فارِغ ہو کر پلٹے تو مَرحومہ کے والِد کو یاد آیا کہ اُس کا ایک ہینڈ بیگ (Handbag) جس میں اہَمّ کاغذات تھے وہ غَلَطی سے مَیّت کے ساتھ قبر میں دَفن ہو گیا ہے۔ مجبوراً دوبارہ قبر کھودنی پڑی، جوں ہی قبر سے سِل ہٹائی خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں کیونکہ جس جوان لڑکی کی کفن پوش لاش کو ابھی ابھی ہم نے زمین پر لِٹایا تھا وہ کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی! آہ! اُس کے سر کے بالوں سے اُس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اور کئی نامعلوم چھوٹے چھوٹے خوفناک جانور اُس سے چمٹے ہوئے تھے۔ یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خَوف کے مارے ہم بول نہیں سکتے تھے اور ہینڈ بیگ نکالے بِغیر جُوں تُوں مِٹّی

---

1 . . . صحابیات اور پردہ، ص۳۸ ملخصا

www.dawateislami.net

پھینک کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے۔ گھر آکر میں نے عزیزوں سے اُس لڑکی کا جُرم پوچھا تو بتایا گیا کہ اُس میں فی زمانہ معیوب سمجھا جانے والا کوئی جُرم تو نہیں تھا، البتّہ آج کل کی عام لڑکیوں کی طرح یہ بھی فیشن ایبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی، ابھی انتقال سے چند روز پہلے رشتے داروں میں شادی تھی تو اُس نے فینسی بال کٹوا کر بن سنور کر عام عورتوں کی طرح شادی کی تقریب میں بے پردہ شرکت کی تھی۔ (۱)

اے مِری بہنو! سدا پردہ کرو تم گلی کُوچوں میں مت پھرتی رہو
ورنہ سُن لو قبر میں جب جاؤ گی سانپ بچھّو دیکھ کر چلّاؤ گی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کیا اُس بدنصیب فیشن پرست لڑکی کی داستان سُن کر ہماری وہ اسلامی بہنیں درسِ عبرت حاصل نہیں کریں گی جو شیطان کے اُکسانے پر اِس طرح کے حیلے بہانے کرتی رہتی ہیں کہ میری تو مجبوری ہے، ہمارے گھر میں کوئی پردہ نہیں کرتا، خاندان کے رَواج کو بھی دیکھنا پڑتا ہے، ہمارا سارا خاندان پڑھا لکھا ہے، سادہ اور باپردہ لڑکی کے لیے ہمارے یہاں کوئی رِشتہ بھی نہیں بھیجتا وغیرہ وغیرہ۔ کیا خاندانی رَسم ورَواج اور نَفْس کی مجبوریاں اِنہیں عذابِ قبر و جہنّم سے نَجات دلادیں گی؟ کیا یہ بارگاہِ الٰہی میں اِس طرح کی "کھوکھلی مجبوریاں" بیان کرکے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گی؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر انہیں ہر حال میں بے پردگی سے توبہ کرنی ہوگی۔ یاد رکھئے! لَوحِ محفوظ پر جس کا جوڑا جہاں لکھا ہوتا ہے

---

۱ . . . پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۰

www.dawateislami.net

وہیں شادی ہوتی ہے اور نہیں لکھا ہوتا تو شادی نہیں ہوتی جیسا کہ آئے دن کئی پڑھی لکھی ماڈرن کنواری لڑکیاں پلک جھپکتے میں مَوت کا شکار ہو کر رہ جاتی ہیں بلکہ بعض اَوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دُلہن اپنی ”رُخصتی“ سے قَبْل ہی موت کے گھاٹ اُتر جاتی ہے اور اُسے روشنیوں سے جگمگاتے، خوشبوئیں مہکاتے حُجْرۂ عَروسی میں پہنچانے کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے لَبریز تنگ و تاریک قبر میں اُتار دیا جاتا ہے۔[1]

تُو خوشی کے پھول لے گی کب تلک؟ تُو یہاں زندہ رہے گی کب تلک؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”ویلنٹائن ڈے“ کی خُرافات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فی زمانہ مسلمانوں کی عملی حالت کافی خراب ہوتی جارہی ہے مُسلمان دینی تعلیمات کو چھوڑ کر اَغْیار کی عادات واَطوار اپنانے میں بہت فخر محسوس کرتے ہیں۔ بالخصوص ان کے خاص اَیّام کو مَنانے کیلئے خُوب روپیہ، پیسہ برباد کرتے، وقت ضائع کرتے ہیں، ایک تعداد ہے جو بدنگاہی، شراب نوشی اور بدکاری جیسے گناہوں میں بالکل بھی شرم محسوس نہیں کرتی۔

انہی ایام میں سے ایک **”ویلنٹائن ڈے“** ہے جو 14 فروری کو منایا جاتا ہے۔ ایک تعداد ہے جو اس دن تمام شرعی حُدود کو پامال کرتی ہے اور گناہوں کا بازار خوب گرم کرتی ہے۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی و بے حیائی کیساتھ میل ملاپ، تحفے تحائف کے لین دَین سے لے کر فحاشی و عُریانی کی ہر قسم کا مُظاہرہ کھلے عام یا چوری چُھپے غرض

---

1 . . . پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۲

www.dawateislami.net

جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سُنا جاتا ہے، گفٹ شاپس (Giftshops) اور پھولوں کی دُکان پر رَش میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان اشیا کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں۔ ویلنٹائن ڈے پر ہوٹلز کی بکنگ عام دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔ مَعَاذَ اللہ شراب کا بہت زیادہ کاروبار ہوتا ہے جبکہ ساحلِ سمندر پر بے پردگی اور بے حیائی کا ایک نیا سَمُندر دکھائی دیتا ہے۔

وہ ممالک جہاں غیر مسلم مذہبی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد رہتے ہیں اور بے حیائی کے کاموں کو وہاں ہر طرح کی قانونی چُھوٹ حاصل ہے۔ اِس دن کے ہنگامے سے بعض اوقات وہ بھی پریشان ہو جاتے ہیں اور اس کے خلاف بعض اوقات کہیں کہیں سے دَبی دَبی صدائے احتجاج بھی بلند ہوتی رہتی ہے لیکن اِنتہائی دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اِس دن کو غیر مسلموں کی طرح بے حیائی کے ساتھ منانے والے بہت سے مسلمان بھی اللہ پاک اور اُس کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عطا کردہ پاکیزہ احکامات کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے کھلم کھلا گناہوں کا اِرتکاب کر کے نہ صرف اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مسلم مُعاشرے کی پاکیزگی کو بھی ناپاک و آلُودہ کرتے ہیں۔ یاد رکھیں! اِن شیطانی کاموں کے ناجائز و حرام ہونے میں کسی مسلمان کو بالکل بھی شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآنِ کریم کی روشن آیات اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے واضح اِرشادات سے اِن کاموں کا حَرام ہونا ثابت ہے۔ اِس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اِس طرح کی تمام خُرافات سے بچیں اور اللہ کریم کو راضی کرنے والے کاموں میں لگ جائیں۔ ربِّ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

زینت کی سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** صفحہ نمبر 78 سے زینت کی سنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں: چنانچہ

☆انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورَت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے۔ حدیثِ مبارک میں اُس پر لعنت آئی بلکہ اُس پر بھی لعنت آئی ہے جس نے کسی دوسری عورَت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔[1] ☆اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اُس عورَت کے اپنے بال ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔[2] ☆بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور اُسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔[3] ☆عورَتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔[4] حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس ایک ہیجڑا حاضر کیا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ اِرشاد فرمایا: اِس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اِس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟) لوگوں نے عَرض کی، یہ عورَتوں کی نقل کرتا ہے۔ مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم فرمایا: اِسے شہر بدر کر دو۔ لہٰذا اُس کو شہر بدر کر دیا گیا، مدینۂ

1 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظرِ والمس، ۹/ ۶۱۵

2 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظرِ والمس، ۹/ ۶۱۵

3 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۹۸ ملخصا

4 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۹۹ ملتقطا

www.dawateislami.net

مُنَوَّرہ سے نکال کر "نَقِیع" (مدینۂ مُنَوَّرہ کے قریب ایک جگہ) بھیج دیا گیا۔[1] ☆ جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں اِسی طرح عورتیں بھی مَردوں کی نقل نہیں کر سکتیں، جیسا کہ حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لعنت فرمائی زنانہ مَردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں اور مَردانی عورتوں پر جو مَردوں کی صورت بنائیں۔[2] ☆ خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اشیا کے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زِینت کریں لیکن میک اپ کر کے اور بَن سَنْوَر کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عورت پوری کی پوری عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلسنّت کے 2 رسالے **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . ابو داود، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، حدیث: ۴۹۲۸، ۴/۳۶۸

2 . . . مسند امام احمد، مسند عبد اللّٰہ بن عباس، حدیث: ۲۲۶۳، ۱/۵۴۰

3 . . . ترمذی، کتاب الرضاع، باب ۱۸، ۲/۳۹۶، حدیث: ۱۱۷۶

www.dawateislami.net

بیان:6 ہر مُحاسبہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ پاک فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

یا نبی! بے کار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دُور بس دُرُودِ پاک کی ہو خُوب کثرت یارسول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...کنز العمال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاۃ...الخ، جزء ۱، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴

2...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً زبان اللہ پاک کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، جو اسلامی بہن اس نعمت کا اچھا استعمال کرتی ہے تو اس سے دُنیا میں بھی فائدہ اُٹھاتی ہے اور آخرت میں بھی اس کی برکتیں دیکھے گی۔ لیکن جو اپنی زبان کو کُھلی آزادی دے کر اس کی لگام ڈھیلی چھوڑ دیتی ہے تو وہ دنیا اور آخرت میں ذِلَّت و رُسوائی کا مُنہ دیکھتی ہے۔ آج ہم زبان کی حفاظت سے مُتَعَلِّق سُننے کی سعادت حاصل کریں گی، آیئے! سب سے پہلے ایک ایمان افروز حکایت سنتی ہیں: چنانچہ

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نصیحت

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے حوّاریوں کے پاس

www.dawateislami.net

اس حالت میں تشریف لے گئے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے جسمِ انور پر اُون کا جُبَّہ تھا اور ایک عام سی شلوار پہنی ہوئی تھی، ننگے پاؤں تھے اور سر پر بھی کوئی کپڑا وغیرہ نہیں تھا، آنکھوں سے آنسو جاری تھے، بُھوک (Hunger) کی وَجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا رَنگ تبدیل ہو گیا تھا اور پیاس کی شِدّت سے ہونٹ بالکل خشک ہو چکے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حَوّاریوں کو سلام کیا اور کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد زَبان کی حفاظت کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم فُضول گوئی سے بچتے رہو، کبھی بھی ذِکرُ اللہ کے علاوہ اپنی زبان سے کوئی لفظ نہ نکالو، ورنہ تمہارے دل سَخت ہو جائیں گے۔ بے شک دل نَرم ہوتے ہیں لیکن فُضول گوئی اِنہیں سَخت کر دیتی ہے۔ اور جس شخص کا دل سَخت ہو جائے وہ اللہ پاک کی رَحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔[1]

بولوں نہ فُضول اور رہیں نیچی نگاہیں آنکھوں کا زباں کا دے خدا قفلِ مدینہ
دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں ہر عضو کا عطّار لگا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت میں اللہ پاک کے نبی حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حَواریوں کو جو نصیحتیں فرمائیں ان میں فضول گوئی سے بچنے اور اپنی زبان کو ذِکرُ اللہ سے تر رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ فضول گوئی دل کی سختی کا بھی سبب ہے۔ یاد رکھئے! اس زبان کے ذَریعے ہم جہاں ذکر و دُرود، نعت و بیان اور نیکی کی دعوت دے کر نیکیاں کر کے

1 . . . عیون الحکایات، ۱/ ۱۸۵ ملتقطا

www.dawateislami.net

جنّت کی اَبدی نعمتوں کی حقدار بن سکتی ہیں وہیں اس کے غلط استعمال مثلاً کسی کی غیبت کرنے، چغلی کھانے، گالی دینے وغیرہ جیسے گناہوں کی مُرتکب ہو کر عذابِ نار میں گرفتار بھی ہو سکتی ہیں۔ افسوس! فی زمانہ زبان کی حفاظت کا تصوُّر تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ گوشت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا جو دو ہونٹوں اور دو جبڑوں کے پہرے میں ہے کس طرح ہمارے پورے وُجود کو دُنیوی واُخروی مَصائب میں مُبتلا کر سکتا ہے۔ مگر نتائج (Results) سے بے پرواہ ہو کر بغیر سوچے سمجھے بولتے رہنا ہماری عادت بن چکی ہے۔

یاد رکھئے! ہماری زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ اللہ کریم کے معصوم فرشتے لکھتے ہیں، جیسا کہ پارہ 26 سُوْرَۂ قٓ کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ ربِّ کریم ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ (پ۲۶، قٓ:۱۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافظ تیار نہ بیٹھا ہو

تم پر کچھ نگہبان ہیں

حضرت سیِّدُنا عطا بن اَبی رَباح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: تم سے پہلے کے لوگ فُضول کلام ناپسند کرتے تھے اور ان کے نزدیک قرآن وسُنَّت، نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منع کرنے اور دُنیاوی زندگی کی ضرورت کے علاوہ ہر کلام فضول تھا، کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ بے شک تم پر کچھ معزز لکھنے والے نگہبان ہیں جن میں ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں، کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے حیا نہیں کرتا کہ جب اس کا نامۂ اعمال

www.dawateislami.net

کھولا جائے کہ جسے اس نے اپنے دن کی اِبتدا ہی میں بھر دیا تھا تو اس میں اکثر وہ باتیں ہوں جن کا دین و دنیا سے کوئی تعلق نہ ہو۔[1]

میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ ہماری زبان سے نکلا ہوا ہر ایک لفظ فرشتے لکھتے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے کہ ہم دن بھر میں نہ جانے کتنی فضول گفتگو کرتی ہیں، نہ جانے کتنی غیبت اور چغلی کرتی ہیں، نہ جانے کیسی کیسی باتیں اپنی زبان سے نکالتی ہیں، اپنی چَرب زبانی سے کتنوں کو لاجواب کر دیتی ہیں، فضول بحث و مُباحثہ میں کوئی ہم سے جیت نہیں سکتا مگر کبھی ہم نے یہ بھی سوچا کہ ان فضول باتوں اور بحثوں سے دنیا میں ہم لوگوں کو خاموش تو کرواسکتی ہیں، ان پر اپنی دھاک تو بٹھا سکتی ہیں لیکن کل بروزِ قیامت جب میدانِ محشر قائم ہو گا، حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی اپنی اُمّتوں کے ساتھ جلوہ فرما ہوں گے، اولیائے کرام اور ہمارے وہ مُتعلقین اور محبین بھی موجود ہوں گے جن کے سامنے دنیا میں ہماری عزت تھی، ایسے میں سورج آگ برسا رہا ہو گا، تانبے (Copper) کی دہکتی زمین ہو گی اور ہر ایک نے اپنے نامۂ اعمال کو سب کے سامنے پڑھ کر سُنانا ہو گا۔ اسی بات کو پارہ 15 سُوْرَۂ بنی اِسْرائیل آیت نمبر 13 اور 14 میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:

1... احیاء العلوم، ۳/۳۴۸

www.dawateislami.net

وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ﴿۱۴﴾

(پ۱۵، بنی اسرائیل:۱۳-۱۴)

ترجمہ کنزالعرفان: اور ہم اس کیلئے قیامت کے دن ایک نامۂ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔(فرمایا جائے گا کہ) اپنا نامۂ اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق حساب کرنے کیلئے تو خود ہی کافی ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا سوچئے! بروزِ محشر اس وقت، تمام اوّلین وآخرین کی موجودگی میں اپنا وہ نامۂ اعمال کس طرح پڑھ کر سنائیں گی جو فُضول گفتگو سے بھرپور ہوگا، جو نامۂ اعمال گالی گلوچ اور بدکلامی سے بھرا ہوا ہوگا، جس میں مسلمانوں کی دل آزاریاں ہوں گی، جس میں مسلمانوں کی غیبت وچُغلی اور جھوٹ جیسے گُناہ موجود ہوں گے؟ وہ نامۂ اعمال سب کے سامنے کیسے سُنا پائیں گی؟ لہٰذا ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ کم سے کم گفتگو کریں اور فضول باتوں سے بچتے ہوئے صرف کام کی بات کریں یا اچھی بات کریں کیونکہ فُضول باتیں کرنے میں ہمارا نُقصان ہی نُقصان ہے۔

حُجَّۃُ الْاِسلام، حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چار وجوہات کی بِنا پر فُضول باتوں کے نقصان بیان کرتے ہیں:(1) فُضول باتیں کِراماً کاتبین (یعنی اعمال لکھنے والے فِرشتوں) کو لکھنی پڑتی ہیں، لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ ان سے شَرم کرے اور انہیں فُضول باتیں لکھنے کی تکلیف نہ دے۔(2) فُضول باتوں کی مَذَمَّت میں دوسری وجہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بات اچھّی نہیں کہ فضول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ اللہ کریم کی بارگاہ میں پیش ہو۔(3) فُضول باتوں کی مَذَمَّت کی تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ کے دربار میں تمام مخلوق کے سامنے بندے کو حکم ہوگا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھ کر سناؤ! اب قِیامت کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی، انسان بے لباس ہوگا، سخت پیاسا ہوگا، بھوک

www.dawateislami.net

سے کمر ٹوٹ رہی ہو گی، جنّت میں جانے سے روک دیا گیا ہو گا اور ہر قسم کی راحت اُس پر بند کر دی گئی ہو گی، (غور کیجئے ایسے تکلیف دِہ حالات میں فُضول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ پڑھ کر سُنانا کس قدر پریشان کُن ہو گا!) (4) فُضول باتوں کی مَذَمَّت کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ قیامت کے دن فُضول باتوں پر مَلامت کی جائے گی اور شرمندہ کیا جائے گا۔ ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہو گا اور اللہ پاک کے سامنے شرم و نَدامت سے سر جھک جائے گا۔ (۱)

میری زَبان تَر رہے ذِکر و دُرود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بروزِ محشر اس رُسوائی سے خود کو بچانے کیلئے زبان کی حفاظت کا ذِہن بنائیے، فُضول گفتگو سے بچنے کی عادت بنائیے کہ کم بولنا ایسا عمل ہے کہ اس پر ابُوالبشر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے عہد (Promise) لیا گیا ہے چنانچہ

ابّا جان! آپ بولتے کیوں نہیں؟

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام جب زمین پر بھیجے گئے تو آپ کی خوب اولاد ہوئی۔ ایک دن آپ کے بیٹے، پوتے اور پڑپوتے سب آپ کے پاس جمع ہو کر باتیں کر رہے تھے جبکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام خاموش بیٹھے رہے اور کوئی گفتگو نہ فرمائی۔ اولاد عرض گزار ہوئی: ابا جان! کیا بات ہے

۱ . . . منہاج العابدین، الفصل الثالث اللسان، ص۶۷ ملتقطا

www.dawateislami.net

ہم گفتگو کر رہے ہیں اور آپ خاموش ہیں؟ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹو! جب اللہ کریم نے مجھے اپنے قُرب (یعنی جنت) سے زمین پر اُتارا تو مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ اے آدم! گفتگو کم کرنا یہاں تک کہ میرے قُرب میں لوٹ آؤ۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ کم سے کم گفتگو کرنے کی کس قدر اَہمیت ہے کہ خود ربِ کریم اپنے برگزیدہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو کم گفتگو کرنے کا حکم ارشاد فرما رہا ہے تو ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنے اور اسے فضول باتوں سے بچانے کیلئے کس قدر اِحتیاط کی حاجت ہے۔ افسوس صد افسوس! ہم نہ زبان کی حفاظت کا ذہن رکھتی ہیں اور نہ کثرتِ کلام اور بے تحاشا فضول گفتگو کرنے سے گھبراتی ہیں۔ یہ زبان ہی تو ہے جس کے غلط استعمال کی وجہ سے کئی لوگ جہنّم (Hell) میں داخل کئے جائیں گے، جیسا کہ

بُری بات دوزخ میں اوندھے منہ گرائے گی!

حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک روز گھر سے باہر تشریف لائے اور سُواری پر سُوار ہوئے تو حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُبارک منہ کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا: نیکی کی بات کے علاوہ خاموش رہنا۔ عرض کی: ہم زبان سے جو کچھ بولتے ہیں کیا اس پر اللہ پاک ہماری پکڑ فرمائے گا؟ تو سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 . . . تاریخ بغداد، رقم: ۳۸۴۳، ابو علی مؤدب حسن بن شبیب، ۷/ ۳۳۹

www.dawateislami.net

ان کی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے مُعاذ! تمہیں تمہاری ماں روئے! زبانوں کا کہا ہوا ہی لوگوں کو اوندھے منہ جہنم میں گرائے گا۔ تو جو اللہ کریم اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا بُری بات سے خاموش رہے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) اچھی بات کہو فائدے میں رہو گے اور بُری باتوں سے خاموش رہو سلامت رہو گے۔[1]

فُضول اور بیکار باتوں کے بدلے کروں کاش! ہر دم مدینے کی باتیں

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بے فائدہ گفتگو کی تعریف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلامت رہنے کا کتنا پیارا نسخہ اِرشاد فرمایا کہ سلامتی اسی میں ہے کہ بندہ اپنی زبان سے اچھی بات نکالے اور بُری باتوں سے بچتا رہے۔ یاد رکھئے! زبان کا قُفلِ مدینہ لگانے اور فُضول گفتگو کی آفات سے بچنے میں ہم اسی وقت کامیاب ہو سکیں گی جب ہمیں معلوم ہو کہ فضول گفتگو کہتے کسے ہیں۔ چنانچہ

اس بارے میں حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے فائدہ گفتگو کی تعریف (Definition) یہ ہے کہ تمہارا ایسا کلام کرنا کہ اگر اس سے رُک جاتے تو گناہ گار نہ ہوتے اور نہ ہی فی الحال یا آئندہ کوئی نقصان ہوتا۔ مثلاً تم کسی مجلس میں لوگوں کے

۱... مستدرک، کتاب الادب، باب قولوا خیرا... الخ، ۵/۴۰۷، حدیث: ۷۸۴۴ ملتقطا

www.dawateislami.net

سامنے اپنے سفر کا ذکر کرو اور اس میں جو پہاڑ اور نہریں دیکھیں اور جو واقعات تمہارے ساتھ پیش آئے انہیں بیان کرو اسی طرح جو کھانے اور کپڑے تمہیں اچھے لگے انہیں اور مختلف شہروں کے مشائخ کی تعجب خیز باتیں اور ان کے تعجب انگیز واقعات ذکر کرو۔ تو یہ وہ امور ہیں کہ اگر تم انہیں بیان نہ بھی کرتے تب بھی گنہگار نہ ہوتے اور نہ ہی کوئی نقصان اُٹھاتے۔ پھر اگرچہ تم اس بات کی بھرپور کوشش کرو کہ واقعہ بیان کرنے میں کوئی کمی بیشی نہ ہو جائے اور نہ اس میں کسی کی غیبت اور نہ مخلوقِ خُدا کی مذمّت ہو، ان ساری احتیاطوں کے باوجود بھی تم اپنا وقت برباد کرنے والے ہو گے۔ اور فضول گفتگو کی آفات سے کیسے بچ سکو گے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ بے فائدہ کلام سے مُراد یہ ہے کہ جس کے نہ کرنے سے کوئی نقصان نہ ہو، بس ہمیں بات کرنے سے پہلے اس کے نتیجے پر غور کرلینا چاہیے کہ اس سے میری آخرت کا کوئی فائدہ ہے یا نہیں۔ اگر فائدہ ہو تو کی جائے ورنہ خاموشی اختیار کی جائے۔ ہمارے ذہنوں میں اگر فضول اور بے ہودہ گفتگو کے سبب بروزِ محشر رُسوائی کا تصور ہو گا تو ہم کم گفتگو کرنے والی اور فُضُول گفتگو سے بچنے والی بن جائیں گی کیونکہ جسے کوئی دُنیاوی فکر لاحق ہوتی ہے تو اس کا دل اسی کی طرف لگا رہے گا، مثلاً کسی کے ماں باپ یا رشتہ دار کا اچانک انتقال (Death) ہو جائے، یا چلتا ہوا کاروبار اچانک کسی حادثے کا شکار ہو جائے، بات بات پر گھریلو جھگڑے شروع ہو جائیں تو بندے پر خاموشی طاری ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر ہمیں جہنم کے عذابات کا تذکرہ

---

1 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۳۴۵ ملتقطا

www.dawateislami.net

سن کر فکرِ آخرت نصیب ہو جائے، خوفِ خدا سے ہمارا دل لرز جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ! خاموش رہنے کا ذہن بنے گا۔ مگر ہم تو کسی پل خاموش نہیں رہتی، ہر وقت بغیر سوچے سمجھے بولے چلی جاتی ہیں۔ اگر ہم اپنے پیارے آقا مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مُبارَکہ کا مُطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہت کم گفتگو فرمایا کرتے تھے، اکثر خاموش رہا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہت زیادہ خاموش رہا کرتے تھے۔[1]

حکیمُ الامّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خاموشی سے مُراد ہے دُنیاوی کلام سے خاموشی، ورنہ حضورِ اقدس (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زبان شریف اللہ پاک کے ذکر میں تر رہتی تھی، لوگوں سے بلاضرورت کلام نہیں فرماتے تھے، یہ ذکر ہے جائز کلام کا، ناجائز کلام تو عُمر بھر زبان شریف پر آیا ہی نہیں۔ حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سراپا حق ہیں، پھر آپ تک باطل کی رسائی کیسے ہو۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہ صرف خود زبان کی حفاظت فرماتے بلکہ آپ نے اُمّت کو بھی خاموشی اختیار کرنے کی بہت زیادہ ترغیب دلائی بلکہ تاکید فرمائی ہے، آیئے! خاموشی کے فضائل پر مشتمل 6 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے۔ چنانچہ

---

1 . . . مسند امام احمد، مسند البصریین، ۷/۴۰۴، حدیث: ۲۰۸۳۶ ملتقطا

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۸/۸۱

www.dawateislami.net

خاموشی کے فضائل

(1) ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے عمدہ اور بدن پر سب سے آسان عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابیِ رسول نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں، ضرور ارشاد فرمایئے۔ ارشاد فرمایا: وہ حُسنِ اخلاق اور طویل خاموشی ہے ان دونوں کو لازِمی اختیار کرلو کیونکہ تم اللہ کریم کی بارگاہ میں ان جیسا کوئی اور عمل نہیں لے جاسکتے۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: خاموشی سب سے بلند عبادت ہے۔[2]

(3) ارشاد فرمایا: جو سلامت رہنا چاہتا ہے اُس پر خاموشی لازم ہے۔[3]

(4) ارشاد فرمایا: جو خاموش رہا اس نے نَجات پائی۔[4]

(5) ارشاد فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پاسکتا جب تک اپنی زَبان کو روکے نہ رکھے۔[5]

(6) ارشاد فرمایا: خُوشخبری ہے اس شخص کیلئے جو اپنا زائد کلام بچا کر رکھے اور زائد مال خرچ کردے۔[6]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ خاموشی کے کس قدر

---

1 ... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وأداب اللسان، ۷/۳۴۶، حدیث: ۶۵۰

2 ... تاریخ اصبہان، رقم: ۹۹۹، عبداللہ بن محمد، ۲/۳۴

3 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۲۷۱، حدیث: ۳۵۹۵

4 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۵۰، ۴/۲۲۵، حدیث: ۲۵۰۹

5 ... معجم اوسط، ۵/۵۵، حدیث: ۶۵۶۳

6 ... معجم کبیر، ۵/۷۲، حدیث: ۴۶۱۶ ماخوذا

www.dawateislami.net

فضائل ہیں، **خاموشی اختیار کرنا** عُمدہ عمل ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** بہترین عبادت ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** سلامتی کی دلیل (Proof) ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** باعثِ نجات ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** ایمان کی حقیقت کو پانے کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا ان احادیثِ مُبارکہ میں بیان کردہ فضائل کو پانے کیلئے خود بھی زبان کی حفاظت کیجئے اور اپنے گھر والوں کو بھی زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کا ذہن دیجئے کیونکہ بسا اوقات غیر ضَروری باتیں کرتے کرتے "گناہوں بھری" باتوں میں جا پڑنے کا قوی اِمکان رہتا ہے لہٰذا خاموشی ہی میں بھلائی ہے۔

یارب نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں! اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
بَک بَک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فضول گوئی کے نقصانات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم فضول گوئی کی مذمّت کے بارے میں سُن رہی ہیں۔ یاد رکھئے! بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک نتائج کا حامل ہو سکتا ہے اور اللہ پاک کی ہمیشہ ہمیشہ کی ناراضی کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ یقیناً زَبان کا قُفلِ مدینہ لگانے یعنی اپنے آپ کو غیر ضَروری باتوں سے بچانے ہی میں عافیّت ہے کیونکہ جو زیادہ بولتی ہے عُمُوماً خطائیں (Mistakes) بھی زیادہ کرتی ہے، راز (Secret) بھی فاش کر ڈالتی ہے۔ غیبت و چغلی اور عیب جُوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسی خاتون کیلئے بہت

www.dawateislami.net

دشوار ہوتا ہے، بلکہ فضول بولنے کی عادی بعض اوقات کُفریات بھی بک ڈالتی ہے۔ آیئے! فضول گوئی کے چند نقصانات کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

(1) اپنی عزت گنوا دیتی ہے

یہ ایک حقیقت ہے کہ خاموشی اختیار کرنے میں ندامت و شرمندگی کا اِمکان بہت کم ہوتا ہے جبکہ زیادہ بولنے والی کو غلطی ہو جانے پر بارہا مُعافی مانگنی پڑتی ہے اور دل میں یہ پچھتاوا بھی رہتا ہے کہ کاش اگر اس موقع پر میں کچھ نہ بولتی تو بہت اچھا رہتا۔ اسی بولنے کی وجہ سے ہی مجھے کھری کھری سننی پڑی اور دوسری اسلامی بہنوں کے سامنے میری عزت و وقار بھی خراب ہوا۔ حضرت سیّدنا محمد بن نضر حارثی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مَروِی ہے: زیادہ بولنے سے وقار یعنی رُعب (Dignity) جاتا رہتا ہے۔[1]

یاالٰہی! فالتو باتوں کی عادت دور ہو کاش! لب پر کوئی بھی جاری نہ ہو بے جا کلام

(وسائلِ بخشش مرمّم، ۲۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) بدکلامی میں مبتلا ہونا

فضول باتیں کرنے کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسی خاتون بالآخر بدگوئی اور بے حیائی کی باتیں بھی کرنے لگتی ہے۔ جبکہ حدیثِ پاک میں ہے: مومن عیب نکالنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بے حیا نہیں ہوتا۔[2]

1 ... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت و آداب اللسان، ۷/۶۰، حدیث: ۵۲

2 ... ترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ماجاء فی اللعنۃ، ۳/۳۹۳، حدیث: ۱۹۸۴

www.dawateislami.net

(3) غیبت اور لڑائی جھگڑے میں مبتلا ہونا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فضول باتیں اور فضول سوالات بعض اوقات غیبت اور لڑائی جھگڑے کا باعث بھی بن جاتے ہیں، اگر کسی صحیح مقصد کیلئے کوئی بات پوچھی جائے تو حرج نہیں ہے لیکن عموماً سوالات کا صحیح مقصد نہیں ہوتا بلکہ پوچھنا برائے پوچھنا ہوتا ہے، مثلاً بعض اسلامی بہنوں کی عادت ہوتی ہے کسی کی چیز دیکھی تو اس سے پوچھنے بیٹھ جاتی ہیں یہ کتنے میں لی ہے؟ کہاں سے خریدی ہے؟ اس کی گارنٹی کتنے سال کی ہے؟ یاد رکھئے! بلا وجہ یہ باتیں پوچھنا فُضول گفتگو میں شمار ہوتا ہے اور آخرت میں اس کا حساب دینا ہوگا۔

بسا اوقات ان سوالات سے غیبت و چغلی اور لڑائی جھگڑوں کا دروازہ کھل جاتا ہے مثلاً کسی نے کرائے پر مکان لیا تو سوال ہوتا ہے: کتنے کمروں کا ہے؟ کرایہ کتنا ہے؟ اور مکان مالک کیسا ہے؟ مالک مکان کے بارے میں یہ سوال کافی خطرناک ہے، کہ اس کا جواب عموماً بلا اجازتِ شرعی کچھ اس طرح گناہوں بھرا ملتا ہے کہ ہمارا مکان مالک بہت سخت مزاج ہے۔ بے رحم ہے اور خَرد ماغ ہے، کرائے میں ایک دن کی بھی تاخیر برداشت نہیں کرتا۔ یاد رکھئے! یہ سب غیبت کے زُمرے میں آتا ہے اور کسی مسلمان کی غیبت کرنا خود کو ہلاکت میں مبتلا کرنا ہے، چنانچہ

غیبت کی تباہ کاریاں صفحہ 26 پر ہے: غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ ❁ غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے۔ ❁ بکثرت غیبت کرنے والی کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ❁ غیبت سے نَماز روزے کی نورانیّت چلی جاتی ہے۔ ❁ غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی

www.dawateislami.net

ہیں۔ ❁ غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے۔ ❁ غیبت کرنے والی توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنّت میں داخِل ہو گی۔ اَلغَرض! غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

(4) کفریات بک دینا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فی زمانہ علم سے دُوری کی وجہ سے بعض اسلامی بہنوں کو دیکھا جاتا ہے کہ جو مُنہ میں آتا ہے فوراً بول دیتی ہیں، لمحہ بھر بھی نہیں سوچتیں کہ کیا کہہ رہی ہیں؟ فضول گوئی کی یہ عادت نہ بولنے کا بُلواتی اور ناکوں چنے چَبواتی ہے۔ اسی کی نحوست سے بعض خواتین زبان سے کفریہ کلمات نکال کر اپنے سب سے قیمتی سرمائے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں، مگر انہیں کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی کہ وہ مسلمان نہیں رہیں اور ان کا نکاح بھی ٹوٹ گیا۔ اسی طرح بعض خواتین ایسی نادان ہوتی ہیں کہ بات بات پر خواہ مخواہ اس طرح تائید طلب کرتی ہیں اور یوں دوسری خواتین کو اپنا شریک بنا لیتی ہیں، ان کے تائید طلب جملے کچھ یوں ہوتے ہیں: کیوں بہن! ٹھیک ہے نا؟ میں غَلَط تو نہیں کہہ رہی؟ کیا خیال ہے آپ کا؟ اب بات لاکھ ناقابلِ قبول ہو مگر نہ چاہتے ہوئے بھی ہاں میں ہاں ملانی پڑتی ہے۔ اس طرح فضول بولنے والیاں کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ مَعَاذَاللہ! کفریات بک کر بھی حسبِ عادت تائید حاصل کرتی ہیں اور اس طرح کے جملے مثلاً: ”کیوں جی ٹھیک کہہ رہی ہوں نا؟“ کہہ کر اور سامنے والی سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اس کا بھی ایمان برباد کروا دیتی ہیں؟ کیونکہ ہوش و حواس کے ساتھ کفر کی تائید بھی کفر ہے۔

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کفریہ کلمات کے بارے میں مزید اہم معلومات کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

یارَبِّ نہ ضرورت کے سوا کبھی کچھ بولوں اللہ زباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! فضول گفتگو ہر طرح سے قابلِ مذمت ہے۔ اس بارے میں امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس میں بے فائدہ کلام بھی شامل ہے، رہا وہ کلام جو مفید تو ہو لیکن حاجت سے زائد ہو کیونکہ مفید کلام کو مختصر گفتگو کے ذریعے بھی ذکر کرنا ممکن ہے اور بڑھا چڑھا کر اور تکرار کے ساتھ بھی ذکر کرنا ممکن ہے۔ جب ایک کَلِمہ کے ذریعے اپنے مقصود کو ادا کر سکتا ہے لیکن اس کے باوجود دو کلمے کہتا ہے تو دوسرا کلمہ فضول یعنی حاجت سے زائد ہو گا اور یہ بھی مذموم ہے۔[1] لہٰذا زبان کی حفاظت کرنے کیلئے فضول باتوں سے بچنا بے حد ضروری ہے، ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی ہر ہر ساعت ذِکْرُ اللّٰہ میں بسر ہوتی تھی مگر پھر بھی وہ نیک لوگ زبان کی کس قدر حفاظت کیا کرتے تھے، آیئے! اس بارے میں ان ہستیوں کے مُبارک اقوال سنتی ہیں: چنانچہ

کہیں یہ فُضول کلام نہ ہو

❖ اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ گفتگو سے بچنے کے لئے اپنے مُنہ

1... احیاء العلوم، ۳/۳۴۸

www.dawateislami.net

میں کنکری رکھا کرتے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کرتے: یہی وہ چیز ہے جو مجھے ہلاکت کی جگہوں پر لے گئی ہے۔

❖ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک شخص مجھ سے کوئی بات کرتا ہے تو اس کا جواب دینا مجھے اتنا زیادہ مرغوب و پسندیدہ ہوتا ہے جتنا ایک پیاسے شخص کو ٹھنڈا پانی بھی نہیں ہوتا، لیکن میں اس خوف سے اس کا جواب نہیں دیتا کہ کہیں یہ فضول کلام نہ ہو۔[1]

❖ حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک راہِب (یعنی دنیا سے الگ تھلگ عبادت میں مشغول شخص) کا قول ہے کہ عورت کی زینت شرم وحیا اور عقل مند کی زینت خاموشی ہے۔[2]

❖ حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بیس سال تک دُنیاوی گفتگو نہیں کی۔ جب صبح ہوتی تو دَوات، کاغذ اور قلم رکھتے اور جو گفتگو بھی کرتے اسے لکھ لیتے پھر شام کے وقت اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتے۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین اپنی زبان کی کیسی حفاظت فرماتے تھے، یہ نیک لوگ ہر گھڑی ذکر و دُرُود میں بسر کرنے کے باوجود بھی فضول گفتگو سے بچنے کیلئے مُنہ میں پتھر (Stone) رکھا کرتے تھے اور کوئی بات کرتے تو اسے لکھ لیا کرتے اور شام کو اس کے بارے میں غور و فکر کرتے تھے۔ فی زمانہ اس

---

1 ... احیاء العلوم، ۳/ ۳۴۸

2 ... ایک چپ سو سکھ، ص۱۵

3 ... احیاء العلوم، ۳/ ۳۳۹

www.dawateislami.net

کی جھلک ہمارے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میں نظر آتی ہے، آپ نہ صرف خود ان بُزرگوں کی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہیں بلکہ آپ کے فیضان سے لاکھوں لوگ بھی راہِ ہدایت پر گامزن ہو چکے ہیں۔ آپ نے ہمیں زبان کی حفاظت کے کیلئے کئی مدنی اِنعامات عطا فرمائے ہیں، مثلاً

ایک مدنی انعام میں فرماتے ہیں: آج آپ نے کسی سے ایسے فُضول سوالات تو نہیں کئے جن کے ذَریعے مُسلمان عموماً جُھوٹ کے گناہ میں مُبتلا ہو جاتے ہیں؟ (مثلاً بلاضَرورت پوچھنا آپ کو ہمارا کھانا پسند آیا؟ وغیرہ) ایک مدنی انعام ہے: کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر) کسی پر تُہمت تو نہیں لگائی کسی کا نام تو نہیں بگاڑا؟ کسی سے گالی گلوچ تو نہیں کی؟ اسی طرح ایک مدنی انعام ہے: کیا آج آپ کو جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حسد، تکبُّر اور وعدہ خِلافی سے بچنے میں کامیابی حاصل ہوئی؟ ایک مدنی انعام ہے: کیا آج آپ نے زَبان کا قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے فُضول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ اَشارے سے اور کم اَز کم 12 بار لکھ کر بات کی؟ ایک مدنی انعام ہے: کیا آج آپ نے ضروری گفتگو بھی کم سے کم الفاظ میں نمٹانے کی کوشش فرمائی؟ نیز فضول بات منہ سے نکل جانے کی صورت میں فوراً نادم ہو کر ذکر و اذکار کیا یا کم از کم ایک بار درود شریف پڑھ لیا؟

غور کیجئے! بیان کردہ مدنی انعامات میں سے ہر ایک زبان کی حفاظت سے مُتَعَلِّق ہے۔ ہمیں بھی فُضول گوئی سے پیچھا چُھڑانے اور خاموشی کی عادت بنانے کے لئے روزانہ کم از کم 12 بار لکھ کر گفتگو کرنی چاہیے، اگر کوشش کریں گی تو رفتہ رفتہ ہر بات لکھ کر کرنے کی عادت بن جائے گی مگر لکھ کر گفتگو کرتے وقت بھی اس بات کا لحاظ رکھنا

www.dawateislami.net

بے حد ضروری ہے کہ وہ باتیں فُضول نہ ہوں کیونکہ فُضُول بات لکھ کر کرنا بھی منع ہے۔ اللہ کریم ہمیں فضول اور بے ہودہ باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی زبان کو ذکر و درود سے سجائے رہنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دَم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ
ہماری فالتو باتوں کی عادت دُور ہو جائے
لگائیں مُستقل قفلِ مدینہ لب پہ ہم مولی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ جُمادَی الاُخریٰ جاری ہے، اس ماہ کی 10 تاریخ کو حضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور 11 تاریخ کو حضرت زبیر بن العوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا یومِ عرس ہے، آیئے! ان حضراتِ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما کی سیرت کی کچھ جھلکیاں سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سیرت

حضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جانثار صحابہ میں سے ایک ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مہاجر صحابی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مکہ شریف سے مدینہ پاک ہجرت فرمائی،[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ان دس خوش نصیب صحابۂ

1... تاریخ ابن عساکر، رقم: ۲۹۸۳، طلحة بن عبید الله، ۲۵/ ۶۶

www.dawateislami.net

کرام میں سے ایک ہیں جنہیں پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا میں ہی اپنی مبارک اور سچی زبان سے جنتی ہونے کی خوشخبری دی، ☜ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طلحۃُ الخَیر، طلحۃُ الفَیَّاض اور طلحۃُ الجُود جیسے القابات عطا فرمائے،[1] ☜ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کے نام انبیاءِ کرام سَلَامُ اللہِ عَلَیہِم کے مبارک ناموں پر رکھے، ☜ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایک کامیاب تاجر تھے اور اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنی جان و مال کو اسلام کے لئے پیش کر دیا، ☜ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اتنے سخی تھے کہ ایک ہی بار میں چار (4) لاکھ درہم اور ایک بار سات (7) لاکھ درہم اللہ پاک کی راہ میں تقسیم فرما دیے،[2] ☜ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہر غزوہ میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شامل رہے، ☜ حضرت علامہ بَدْرُالدِّین عَیْنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے کُل اڑتیس (38) احادیثِ مبارکہ مروی ہیں ان میں سے تین احادیث بخاری شریف میں اور چار مسلم شریف میں ہیں، ☜ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ 34 ہجری میں ایک تیر لگنے سے زخمی ہوئے اور اسی زخم میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شہادت ہوئی۔

مولیٰ علی شیرِ خُدا کا اظہارِ افسوس

اَمیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو جب حضرتِ طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شہادت کی خبر ملی تو فوراً جسدِ خاکی کے پاس تشریف لائے، سواری سے اُتر کر

1... معجم کبیر، ۱/۱۱۲، حدیث: ۱۹۷

2... طبقات ابن سعد، رقم: ۴۷، طلحة بن عبيدالله، ۳/۱۶۵

www.dawateislami.net

حضرت طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس بیٹھ گئے اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے نورانی چہرے سے گرد و غبار صاف کر کے انتہائی درد بھرے انداز میں فرمایا: اے کاش! یہ دن دیکھنے سے بیس سال پہلے ہی میں اس دنیا سے چلا جاتا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا تعارف

▣ حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے بیٹے ہیں۔ ▣ اپنی والدہ ماجدہ کی بہترین تربیت کی بدولت آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بچپن ہی سے بلند حوصلہ اور بڑے بہادر تھے۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے سولہ (16) برس کی عمر میں اس وقت اسلام قبول کیا جبکہ ابھی چھ یا سات لوگ ہی مسلمان ہوئے تھے۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سابقین اولین میں سے ہیں۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے راہِ خدا میں دو مرتبہ ہجرت کی۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے پہلے قافلے میں سب سے کم عمر مہاجر تھے۔ ▣ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو جنگِ خندق کے دن "حواری" (مخلص وجاں نثار دوست) کا خطاب عطا فرمایا۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی عشرۂ مبشرہ یعنی ان دس خوش نصیب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہم میں سے ہیں جن کو جنّتی ہونے کی خوشخبری ملی۔[2] ▣ آپ سب سے پہلے ایسے صحابی ہیں جنہوں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت وحمایت میں تلوار اُٹھانے

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، رقم: ۲۹۸۳، طلحۃ بن عبید اللہ، ۲۵/ ۱۱۵ - معجم کبیر، ۱/ ۱۱۳، حدیث: ۲۰۲

2 ... کرامات صحابہ، ص ۱۲۰

www.dawateislami.net

کی سعادت پائی۔[1]

▣ اَمیرُ المؤمنین، حضرتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہیں۔[2] ▣ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔[3] ▣ آپ جنگِ جمل سے بیزار ہو کر واپس تشریف لے جارہے تھے کہ عمرو بن جرموز نے آپ کو دھوکہ دے کر شہید کر دیا۔ ▣ وقتِ شہادت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عمر شریف چونسٹھ (64) برس کی تھی۔ ▣ 36 سنِ ہجری میں آپ کی شہادت ہوئی۔[4]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت طلحہ اور حضرتِ زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما نے جنّتی ہونے کی ضمانت پانے کے باوجود ساری زندگی رضائے رب الانام کے حصول میں بسر کی، دینِ اسلام کی خاطر ایسی قربانیاں دیں جو تا قیامت مسلمانوں کے لئے نمونہ ہیں۔ ان حضرات کی سیرت سے ہمیں گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے، دنیا سے بے رغبت رہنے اور فکرِ آخرت میں مصروف رہنے کی مدنی سوچ ملتی ہے۔ اے کاش! ہم صحابۂ کرام و صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کی سیرت پر عمل کرنے والی بن جائیں اور ساری زندگی نیکیاں کرتے اور اپنے رب کی خفیہ تدبیر سے ڈرتی ہوئیں گزاریں۔

1...حلیۃ الاولیاء، الزبیر بن العوام، ۱/۱۳۲، رقم:۲۸۰

2...الریاض النضرۃ، الباب السادس...الخ، فی ذکر شھادۃ عمر، جزء:۴، ۲/۲۸۲

3...تاریخ ابن عساکر، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ۱۸/۳۹۱

4...کرامات صحابہ، ص۱۲۱

www.dawateislami.net

مختصر سی زندگی ہے بہنو! نیکیاں کیجئے، نہ غفلت کیجئے
گر رِضائے مصطفٰے درکار ہے سنّتوں کی خوب خدمت کیجئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

بات چیت کرنے کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ⊙ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ⊙ دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ⊙ چلّا چلّا کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ⊙ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ⊙ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا

2... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ⊙ جب تک دوسرا بات کرے، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ ⊙ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ⊙ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطَب کے ظَرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ⊙ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرام ہے۔[1] حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدیۃً طَلَب کیجئے اور ان کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فتاوٰی رضویہ، ۲۱/۱۲۷

2 ... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت و آداب اللسان، ۷/۲۰۴ حدیث: ۳۲۵

www.dawateislami.net

بیان:7 ہر مجلس بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمعہ کے دن اور رات میں سو(100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ پاک اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ کریم ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں۔ بیشک میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں! آپ خُوش ہو کے بار بار دُرود

(ذوقِ نعت، ص۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ

1 ... جمع الجوامع، ۱۹۹/۷، حدیث: ۲۲۳۵۵

www.dawateislami.net

عَمَلِہٖ "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع **"غفلت کا انجام"** ہے اس بیان میں ہم غفلت کے بارے میں واقعات، ان سے حاصل ہونے والے نکات اور نصیحتیں سنیں گی۔ غفلت کے دُنیوی اور اُخروی نقصانات، غفلت کے اسباب اور اس سے بچنے کے طریقے بھی سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں مکمل بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجّہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

---

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

غفلت کا انجام

قاضیٔ کوفہ محمد بن عَمّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عیدِ قربان کے دن میں اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے وہاں پھٹے پُرانے بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے ایک بڑھیا کو دیکھا۔ مجھے اس کا اندازِ گفتگو بہت اچھا لگا۔ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا: یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ تمہاری خالہ عانیہ ہے جو ہارون رشید کے وزیر جعفر بن یَحْیٰی بَرمکی کی ماں ہے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے ان کی خیریت دریافت کی اور پوچھا: آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی؟ تو انہوں نے فرمایا: بیٹا ہم نے غفلت میں زندگی گزاری اور وقت ضائع کرنے میں لگے رہے تو زمانہ ہم سے روٹھ گیا۔ میں نے کہا: اپنی شان و شوکت کا کوئی واقعہ سنایئے۔ کہنے لگیں: ضرور، ایک چھوٹا سا واقعہ سناتی ہوں اس سے میری شان و شوکت کا اندازہ لگالینا۔

آج سے تین(3) سال پہلے عیدِ قربان کے موقع پر میرے پاس چار سو اوڑھنیاں تھیں۔ میرے بیٹے نے رسم کے طور پر میرے پاس ایک ہزار چار سو بکروں کے سر اور تین سو بیلوں کے سر بھیجے، زیورات اور لباس وغیرہ ان کے علاوہ تھے، اس کے باوجود میرا خیال تھا کہ میرا بیٹا میرا فرمان ہے اور آج یہ حال ہے کہ میں تمہارے پاس دو بکروں کی کھالیں لینے آئی ہوں تاکہ ان کا لباس بناؤں۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ ان کی داستانِ زوال سن کر میں بہت رنجیدہ ہوا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو

www.dawateislami.net

گئے، اس وقت میرے پاس جو دینار تھے میں نے انہیں تحفۃً دے دیئے۔[1]

نہیں درکار وہ خوشیاں، جو غفلت کا بنیں ساماں عطا کر اپنی اُلفت اپنے پیارے کا تُو غم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غفلت کے اسباب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی جو دُنیوی نعمتوں سے دل لگاتی ہے وہ اپنی آخرت کے بارے میں غفلت کا شِکار ہو جاتی ہے۔ غفلت گناہوں پر دلیر کر دیتی ہے۔ غفلت نیکیوں سے دُور کر دیتی ہے۔ غفلت ربُّ العزّت کی ناراضی کا سبب بنتی ہے۔ اللہ پاک نے ہمیں دنیا میں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، عالیشان مکان اور اس میں ڈھیروں سہولیات یہ سب نعمت ہیں۔ عمدہ سواری بھی عظیم نعمت ہے۔ ماں باپ کیلئے اولاد بھی نعمت ہے، مگر یاد رکھئے! کسی بھی دنیاوی نعمت میں ضرورت سے زیادہ مشغولیت باعثِ غفلت اور نُقصان کا سبب ہے۔ چنانچہ

پارہ 28، سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن آیت نمبر 9 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹ (پ۲۸، منافقون، ۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

1 ... بحر الدموع، الفصل السادس عشر، ص۱۰۵

www.dawateislami.net

اس آیتِ مُبارکہ میں ایمان والوں کو نصیحت کی جارہی ہے کہ اے ایمان والو! منافقوں کی طرح تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین کو بُھلا دے، مال کی مَحبَّت میں اپنے حال کی پرواہ نہ کرے اور اولاد کی خوشی کیلئے آخرت کی راحت سے غافل رہے تو یہی نقصان اُٹھانے والے ہیں کیونکہ اُنہوں نے فانی دنیا کے پیچھے آخرت کے گھر کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پرواہ نہ کی۔[1]

افسوس صد افسوس! آج ہم مسلمانوں کی عملی حالت بڑی خستہ ہوتی جارہی ہے۔ اپنے مکانات کی ڈیکوریشن (Decoration) پر پانی کی طرح پیسہ تو خرچ کیا جاتا ہے مگر راہِ خدا میں خَرچ کرنے سے جی چُراتی ہیں، بعض خواتین فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ کی ادائیگی بھی نہیں کرتیں، مال و دولت میں اِضافے کیلئے مختلف گُر تو اپنائے جاتے ہیں مگر نیکیوں میں بَرکت کے معاملے میں سستی سے کام لیتی ہیں۔ یاد رکھئے! ابھی وقت ہے غفلت سے بیدار ہو کر فوراً توبہ کر لیجئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ موت اچانک روشنیوں سے جگمگاتے کمرے میں آرام دِہ بستر سے اُٹھا کر کیڑے مکوڑوں سے بھری اندھیری قبر میں سُلا دے اور پھر چِلّاتی رَہ جائیں کہ اے مالک! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے وہاں جا کر تیری خوب عبادت کروں گی، اپنا سارا مال تیری راہ میں لُٹا دوں گی، پانچوں نمازیں ادا کروں گی۔ یاد رکھئے! اُس وقت کی چیخ و پکار کوئی فائدہ نہ دے گی۔ کیونکہ قرآنِ پاک اس بارے میں پہلے ہی

---

1 ... تفسیر خازن، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹، ۴/۲۷۴-تفسیر مدارک، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹، ص۱۲۴۵ ملتقطا

www.dawateislami.net

سے خبر دار کر چکا ہے چنانچہ:

پارہ28 سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت10 اور11 میں ارشادِ ربُّ العزت ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۱۰ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱

(پ۲۸، منافقون:۱۰-۱۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے، اے میرے رَبّ تُو نے مجھے تھوڑی مدّت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صَدَقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہر گز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اُس کا وعدہ آجائے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! موت کے وقت آنکھوں سے غفلت کا پردہ اُٹھ جاتا ہے اور اس وقت بڑا افسوس ہوتا ہے کہ کاش! مجھے تھوڑی سی مہلت مل جاتی اور میں نیک عمل کر لیتی، کاش میں نے اپنی زندگی کو غفلت میں نہ گزارا ہوتا۔ کاش! میں نے ربِّ کریم کو راضی کر لیا ہوتا، لیکن اس وقت پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا عقل مند وہی ہے جو اپنی زندگی میں غفلت سے بیدار رہتے ہوئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹھا کر لے اور سنّتوں کا مدنی چَراغ قبر میں ساتھ لے جائے اور یُوں قبر کی روشنی کا اِنتِظام کر لے ورنہ اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کی صُورت میں سِوائے حسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ آیئے! عبرت کے لئے

www.dawateislami.net

ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

مال تقسیم کرنے کی بھی مہلت نہ ملی

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "اِحیاءُ العُلُوم کا خُلاصہ" صفحہ 389 پر ہے کہ حضرت ابُو بَکر بن عَبْدُ اللہ مُزَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اِسرائیل میں سے ایک شخص نے مال جمع کیا۔ جب اُس کی مَوت کا وَقْت قریب آیا تو بیٹوں سے کہنے لگا: مجھے میرے مُختلف اَموال دکھاؤ، اُس کے پاس بہت سے گھوڑے، اُونٹ اور غُلام لائے گئے۔ جب اُس نے اُن کی طرف دیکھا تو حسرت سے رونے لگا۔ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے روتے ہوئے دیکھا تو کہا: کیوں رو رہے ہو؟ اُس ذات کی قسم جس نے تجھے یہ سب کچھ دیا ہے! جب تک میں تیری رُوح اور بدن کو ایک دوسرے سے جُدا نہ کر دُوں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اُس نے کہا: مجھے کچھ مہلت دیجئے کہ میں اس مال کو تقسیم کر دوں۔ فِرِشتے نے کہا: اب تجھے مہلت نہیں ملے گی، تُو نے یہ کام اپنی مَوت کے آنے سے پہلے کیوں نہ کیا۔ چنانچہ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کی رُوح قبض فرمالی۔

مَوت آکر ہی رہے گی یاد رَکھ! جان جا کر ہی رہے گی یاد رَکھ!
تیری طاقت تیرا فَن عُہدہ تِرا کچھ نہ کام آئے گا سَرمایہ تِرا
کرلے تُوبہ رَبّ کی رَحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۷۱۲-۷۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

انوکھی ندامت

حُجَّۃُ الاِسلام، حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، حضرت شیخ ابو علی دَقّاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک بہت بڑے ولیُّ اللہ سخت بیمار تھے میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا، میں نے اُن کے اِرد گرد اُن کے شاگردوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رو رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یاشیخ! کیا آپ دنیا پر رو رہے ہیں؟ فرمایا: نہیں بلکہ نمازیں قضا ہونے پر رو رہا ہوں۔ میں نے کہا: آپ تو عبادت گزار شخص تھے پھر نمازیں کس طرح قضا ہوئیں؟ فرمایا: میں نے جب بھی سجدہ کیا تو غفلت کے ساتھ اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو غفلت کے ساتھ اور اب غفلت کی حالت میں مر رہا ہوں۔ (1)

محض دعویٰ بے کار ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ اللہ پاک کے نیک بندے ہر لمحہ یادِ الٰہی میں بسر کرنے اور ہر گھڑی فکرِ آخرت میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنی عبادت و ریاضت کو کسی خاطر میں نہ لاتے اور اللہ کریم کی بے نیازی سے ڈرتے ہوئے گریہ وزاری کرتے مگر ہمارا حال یہ ہے کہ اوّل تو نیکیاں کرتی نہیں اور اگر کوئی نیک کام کر لیا تو جب تک لوگوں کے سامنے اپنی نیک نامی کی دھاک نہ بٹھالیں چین نہیں آتا۔ اللہ کریم کے نیک بندے گناہوں سے محفوظ ہونے کے باوجود ہر وقت اس کے خوف سے تھر تھراتے اور آنسو بہاتے ہیں مگر ہم دن رات بے دھڑک گناہوں میں مشغول رہنے کے باوجود بھی ذرا نہیں ڈرتیں اور باتیں ایسی کرتی ہیں کہ ہم جیسا

1 ... مکاشفۃ القلوب، ص ۲۲

www.dawateislami.net

کوئی نیک نہیں۔

ہمیں خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کیلئے حضرت شقیق بلخی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ تین باتیں صرف زبانی کرتے ہیں مگر عمل اس کے خلاف کرتے ہیں۔

(1) کہتے ہیں کہ ہم اللہ پاک کے بندے ہیں لیکن کام غلاموں جیسے نہیں بلکہ آزادوں کی طرح اپنی مرضی کے کرتے ہیں۔

(2) کہتے ہیں کہ اللہ پاک ہی ہمیں رزق دیتا ہے لیکن ان کے دل دنیا اور سامانِ دنیا جمع کئے بغیر مطمئن نہیں ہوتے اور یہ ان کے اقرار کے سراسر خلاف ہے۔

(3) کہتے ہیں کہ آخر ہمیں مرنا ہے مگر کام ایسے کرتے ہیں جیسے انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔[1]

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج واقعی ہماری حالت یہ ہوتی جارہی ہے کہ ہم دنیاوی چیزیں حاصل کرنے کیلئے تو بہت کوشش کرتی ہیں مگر فکرِ آخرت سے غافل رہتی ہیں، دن رات مال و دولت کی کثرت کے سنہرے خواب تو دیکھتی ہیں، عمدہ گاڑیوں میں گھومنے، نت نئے فیشن اپنانے کیلئے کوشاں رہتی ہیں مگر ہم یہ بھول جاتی ہیں کہ ایک

1 . . . مکاشفۃ القلوب، ص ۴۵ ملخصا

www.dawateislami.net

دن ہمیں مرنا بھی پڑے گا اور اس ہنستی بستی دنیا کو چھوڑ کر خالی ہاتھ یہاں سے جانا ہو گا۔ مگر ہم میں سے کسی کو معلوم نہیں کہ موت کب آجائے، آج کا دن ہماری زِندگی کا آخری دن ہو گا یا آنے والی رات ہماری زِندگی کی آخری شب ہو گی، بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے پائیں گی یا نہیں؟ ممکن ہے جو سانس ہم لے رہی ہیں وہی آخری ہو، دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔ آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں بالکل ٹھیک ٹھاک تھی، اسے بظاہر کوئی مَرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گئی۔

آیئے! خود کو غفلت سے جگانے کیلئے دو عبرت ناک واقعات سنئے اور گناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں میں مشغول ہو جایئے۔ چنانچہ

(1) سیلاب میں غرق ہو گیا

منقول ہے ایک شخص نے سیلاب آنے کی جگہ اپنا گھر بنا رکھا تھا۔ جب اس سے کہا گیا کہ یہ بہت خطرناک جگہ ہے یہاں سے ہٹ جاؤ۔ تو اس نے کہا: مجھے معلوم ہے کہ یہ جگہ خطرناک ہے لیکن اس کی خُوبصورتی و شادابی نے مجھے تَعَجُّب میں ڈال دیا ہے۔ اس سے کہا گیا کہ تمام رونقیں اور خُوبصورتیاں زندگی کے ساتھ ہیں، لہٰذا اپنی جان کی حفاظت کر، اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈال۔ اُس نے کہا: میں یہ جگہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ پھر ایک رات حالتِ نیند میں اسے سیلاب نے آلیا اور وہ غرق ہو کر مر گیا۔[1]

۱... عیون الحکایات، ص۴۴۶

www.dawateislami.net

(2) شادی کے ارمان خاک میں مل گئے

فیصل آباد کے میڈیکل کالج کے فائنل ائیر کا ایک ذہین ترین طالبِ علم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اترا تو وہ ڈوبنے لگا، مستقبل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں آکر پانی میں چھلانگ لگادی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہٰذا خود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جُوں تُوں کر کے نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر آہ! مستقبل کا ڈاکٹر بے چارہ ڈوب کر موت کے گھاٹ اتر گیا۔ کُہرام مچ گیا، ماں باپ کے بڑھاپے کا سہارا پانی کی موجوں کی نذر ہو گیا، ماں باپ کے سُہانے سپنے شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے اور وہ بے چارہ ذہین طالب علم M.B.B.S کے فائنل امتحان کا رِزلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی قبر میں جا پہنچا۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے — مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے — زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے وہ نوجوان ہاتھ میں ڈاکٹر کی ڈگری آنے سے پہلے ہی موت کے گھاٹ اتر گیا اور اس کے سب خواب چکنا چور ہو گئے، لہٰذا ابھی وقت ہے غفلت کی نیند سے بیدار ہو جایئے اور اپنے دل میں فکرِ آخرت پیدا کر کے مرنے سے پہلے ہی موت کی تیاری کر لیجئے۔ اگر ہم یونہی دنیا کی رونقوں میں

www.dawateislami.net

مست رہیں اور اچانک کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو کر، کسی حادثے کا شکار ہو کر یا اچانک ہی ہماری سانسیں رُک گئیں اور ہم موت کے گھاٹ اُتر گئیں تو پھر سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

اپنے دل و دماغ سے یہ خوش فہمی نکال دیجئے کہ ابھی تو میری عمر ہی کیا ہے، ابھی تو میں جوان ہوں، ابھی تو لمبی زندگی پڑی ہے، ابھی بچوں کی شادی کرلوں آخری عمر میں نیکیاں کرلوں گی۔ یاد رکھئے! موت صرف بڑھاپے یا بیماری میں ہی نہیں آتی بلکہ اچھی بھلی صحت مند ہنستی کھیلتی بھی اچانک موت کا شکار ہو کر اندھیری قبر میں چلی جاتی ہیں۔ اس دنیا کی حیثیت ایک گزرگاہ کی سی ہے، جسے طے کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتی ہیں۔ اب وہ منزل جنّت ہوگی یا جہنّم! اِس کا اِنْحِصار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا؟ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت گزار بن کر یا نافرمان بن کر؟

دنیا فانی اور آخِرت باقی ہے

اَمیرُ المؤمنین، حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے سب سے آخِری خطبے میں یہ بھی ارشاد فرمایا: اللہ کریم نے تمہیں دنیا صرف اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذَرِیعے آخِرت کی تیاری کرو۔ اِس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بے شک دنیا فانی اور آخِرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بَہکا کر باقی (آخرت) سے غافِل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخِرت پر ترجیح نہ دو، کیونکہ دنیا مُنْقَطِعْ ہونے والی ہے اور بے شک اللہ پاک کی طرف لَوٹنا ہے۔ اللہ پاک سے ڈرو کیونکہ اس

www.dawateislami.net

کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (رَوک اور) ڈھال اور اُس تک پہنچنے کا ذَرِیعہ ہے۔[1]

چند روزہ ہے یہ دُنیا کی بَہار دِل لگا اِس سے نہ غافِل ذِی نَہار
عُمر اپنی یُوں نہ غفلت میں گُزار ہوشیار اے مَحوِ غفلت ہوشیار
ایک دِن مَرنا ہے آخِر مَوت ہے کرلے جو کرنا ہے آخِر مَوت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہماری زِندگی کا ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے اور ہماری زِندگی ہر آن تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے۔ لہٰذا عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اِس فانی دُنیا کے دھوکے میں مبتلا ہو کر سونے اور جواہرات سے زیادہ قیمتی لمحات کی ناقدری کرنے کے بجائے تقویٰ و پرہیز گاری اپنائیے، اپنے شب و روز کو فُضُولیات اور دُنیوی لذتوں میں برباد مت کیجئے، شریعت نے جن کاموں کا حکم دیا ہے ان کی ادائیگی میں سُستی نہ کیجئے اور جن سے منع کیا ہے اُن سے رکنے میں لمحہ بھر بھی تاخیر نہ کیجئے۔

ہمیں قرآن و احادیث میں نماز کا حکم دیا گیا ہے مگر ہم غفلت کے سبب نماز نہیں پڑھتیں حالانکہ نماز حُقُوقُ اللہ میں سے اِنتہائی اَہم فریضہ ہے۔ نماز دین کا سُتُون ہے۔ نماز سے گُناہ مُعاف ہوتے ہیں، نماز بیماریوں سے بچاتی ہے، نماز دُعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے اور جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینے والی کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔ شریعت نے ہمیں صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں پورے سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا مگر ہماری ایک تعداد ہے جو اس سے غافل ہے، حالانکہ

---

1 ... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۵/۸۳، حدیث: ۱۴۶ ملخصا

www.dawateislami.net

زکوٰۃ دینے سے مال میں برکت ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے گھر میں امن وسکون ہوتا ہے، زکوٰۃ دینے والی پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں، جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، تو اللہ پاک نے اس سے شر کو دُور کر دیا۔[1]

اسی طرح شریعت نے ہمیں سال میں ایک بار رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا مگر ہم غفلت سے کام لیتے ہیں، یاد رکھئے! روزہ رکھنے میں جہاں شریعت کی فرمانبرداری ہے وہیں اس کے ڈھیروں طبی فوائد بھی ہیں۔ مثلاً روزہ رکھنے سے معدے کی تکالیف اور اس کی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں اور نظامِ ہضم بہتر ہو جاتا ہے۔ روزہ شوگر لیول، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اعتدال لاتا ہے اور اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا۔ روزے کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے دل کو انتہائی آرام پہنچتا ہے۔ روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذہنی تناؤ، ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔ روزہ رکھنے سے موٹاپے میں کمی واقع ہوتی اور اضافی چربی ختم ہو جاتی ہے۔ روزہ رکھنے سے بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔[2]

روزے کے تفصیلی احکام اور فضائل جاننے کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سنّت کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ رمضان (مرتّم) کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ اس کے علاوہ شریعت نے جن کاموں کا حکم دیا ان کے فضائل جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"جنّت میں لے**

---

1 ... معجم اوسط، ۱/۴۳۱ حدیث: ۱۵۷۹

2 ... تفسیر صراط الجنان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۸۴، ۱/۲۹۳

www.dawateislami.net

جانے والے اعمال "اور جن کاموں سے بچنے کا حکم دیا ان کی تباہ کاریاں جاننے کیلئے **"جہنّم میں لے جانے والے اعمال"** کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غفلت میں مبتلا ہونا کا ایک سبب دنیاوی مال و دولت بھی ہے، چنانچہ

سونے کی اینٹ

منقول ہے کہ ایک نیک آدمی کو کہیں سے سونے کی اینٹ ہاتھ لگ گئی وہ دولت کی مَحبّت میں مست ہو کر رات بھر طرح طرح کے منصوبے باندھتا رہا کہ اب تو میں بہت اچھے اچھے کھانے کھاؤں گا، بہترین لباس سلواؤں گا اور بہت سارے خُدام اپناؤں گا۔ اَلْغَرَض! مالدار بن جانے کے سبب وہ راحتوں اور آسائشوں کے تصورات میں گم ہو کر اس رات ربِّ اکبر سے یکسر غافل ہو گیا، صبح اسی دَھن کی دُھن میں مگن مکان سے نکلا، اتفاقاً قبرستان کے قریب سے اس کا گزر ہوا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص اینٹیں بنانے کے لئے ایک قبر پر مٹی گوندھ رہا ہے، یہ منظر دیکھ کر یکدَم اس کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا اور اس تصور سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ شاید مرنے کے بعد میری قبر کی مٹی سے بھی لوگ اینٹیں بنائیں گے۔ آہ! میرے عالیشان مکانات اور عمدہ ملبوسات دَھرے کے دَھرے رہ جائیں گے، لہٰذا سونے کی اینٹ سے دل لگانا تو زندگی کو سراسر غفلت میں گنوانا ہے، ہاں! اگر دل لگانا ہی ہے تو مجھے اپنے پیدا کرنے اور پالنے والے پیارے اللہ سے لگانا چاہئے، چنانچہ اس نے **سونے کی اینٹ** کو چھوڑ کر

www.dawateislami.net

قناعت کو اختیار کیا۔[1]

گو پیشِ نظر قبر کا پُر ہول گڑھا ہے　　افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی مال و دولت ایسی چیز ہے جو انسان کو رَبِّ کریم سے غافل کر دیتی ہے۔ اس حکایت میں ہر وقت مال و دولت کی حِرص (Greed) مبتلا رہنے والیوں، جمعِ مال کی ہوس میں حلال و حرام کی تمیز بُھلا دینے والیوں اور صِرف مال و دولت میں زندگی کا سکون تلاش کرنے والیوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔ یاد رکھئے! دولت سے دَوا تو خریدی جاسکتی ہے شِفا نہیں، دولت کے سبب اچھی زندگی تو گزاری جا سکتی ہے مگر اس کے ذَرِیعے موت نہیں ٹالی جاسکتی۔ دولت سے شُہرت تو حاصِل ہو سکتی ہے مگر عزّت نہیں۔ دولت سے اچھے مکانات، گاڑیاں اور عمدہ ملبوسات تو خریدے جاسکتے ہیں مگر اسے غلط کاموں میں استعمال کر کے ربِّ کریم کی رضا اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کی حقدار کوئی نہیں بن سکتی۔

یاد رکھئے! دنیا میں ہر مشکل کام کو آسان بنانے کیلئے تو شاید ہماری دولت کام آسکتی ہے مگر ہماری بداعمالیوں کے سبب قبر میں عذاب دیا گیا تو کیا وہاں بھی یہی دولت کام آئے گی؟ منکر نکیر کے سوالات کے جوابات نہیں بن پائے تو کیا اس وقت بھی ہم اپنی دولت سے نفع اٹھا سکیں گی؟ قبر میں سانپ بچھو حملہ آور ہو گئے تو کیا ہماری دولت ان

---

1 . . . غفلت، ص۱

www.dawateislami.net

سے نجات کا سبب بن سکے گی؟ روزِ محشر کی ہولناکیوں میں کیا ہماری دولت راحت و سکون کا سبب بن سکے گی؟ کیا جہنّم سے چھٹکارہ پانے کیلئے ہماری دولت کام آسکے گی؟ نہیں ہر گز نہیں! بلکہ ان مشکل حالات سے نمٹنے کیلئے ہمارے وہ نیک اعمال ہی نجات کا ذریعہ بنیں گے جن سے آج ہم غافل ہیں۔

میں کیسے خوش رہوں؟

حضرتِ سیِّدُنا عَوْن بن عَبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے تھے کہ افسوس! میں کتنی غفلت کرتا ہوں؟ حالانکہ مجھ سے حساب و کتاب میں ہر گز غفلت نہیں برتی جائے گی، میری زندگی کیونکر خوشگوار ہو سکتی ہے؟ حالانکہ میرے سامنے ایک کٹھن دن ہے، میں عمل میں چُستی کیوں اختیار نہیں کرتا، حالانکہ میں نہیں جانتا کہ میری موت کا وقت کیا ہے، میں دنیا میں کیسے خوش رہوں؟ حالانکہ مجھے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، میں اسے ترجیح کیوں دوں؟ مجھ سے پہلے جس نے بھی دُنیا کو ترجیح دی دُنیا نے اسے نُقصان پہنچایا، میں اسے کیوں پسند کروں؟ یہ تو فنا ہو کر مٹ جائے گی، میں اس کی حرص کیوں رکھوں، کیونکہ میرا ٹھکانا تو کہیں اور ہے، میں اس (دنیا کے چلے جانے) پر کیوں افسوس کروں؟ کیونکہ اللہ پاک کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے گناہوں کی وجہ سے میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔[1]

غفلت سے بچنے کے طریقے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزُرگانِ دین خود کو

1 ... حلیۃ الاولیاء، عون بن عبداللہ، ۴/۲۸۵، رقم: ۵۵۹۳ بتصرف

www.dawateislami.net

غفلت و حرص سے بچانے کیلئے ہر وقت فکرِ آخرت میں مشغول رہتے تھے۔ ہمیں بھی ان کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی میں ہی قبر و حشر کی تیاری شروع کر دینی چاہیے اور غفلت جیسی بیماری سے نجات کیلئے اس کا علاج کرنا چاہیے کیونکہ ہر بیماری سے بچنے کیلئے علاج کے مختلف طریقے اختیار کئے جاتے ہیں جن کی مدد سے بیماری پر قابو پایا جاتا ہے۔

آیئے! غفلت جیسی مہلک بیماری سے بچنے کے چند طریقے (Methods) سنئے اور اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے کوشش کیجئے۔

(1) دنیاوی محبت سے بچنا!

فی زمانہ نیکیوں سے دور ہونے اور غفلت کے گہرے گھڑے میں جا پڑنے کا ایک اہم سبب دنیا کی محبّت ہے، دنیا کی محبت انسان کو حلال و حرام کی تمیز بُھلا کر نیکیوں سے دور اور اپنے ربِّ کریم کی عبادت سے غافل کر دیتی ہے، لہٰذا اپنے دل سے دنیاوی محبّت نکال دیجئے کیونکہ یہی سارے فساد کی جڑ ہے۔ چنانچہ

دنیا کی محبّت کا نقصان

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جسے دنیا کی محبّت کا شربت پلایا گیا وہ تین چیزوں کا مزہ ضرور چکھے گا۔ (1) ایسی سختی جس سے اس کی تھکن دور نہ ہو گی۔ (2) ایسی حرص جس سے وہ غنی نہ ہو گا۔ (3) ایسی خواہش جس کی تکمیل نہ کر سکے گا۔ لہٰذا جس نے دنیا کو طلب کیا آخرت اس کے مرنے تک اسے تلاش کرتی رہے گی، جب وہ مر جائے گا تو وہ اسے پکڑ لے گی اور جس نے آخرت طلب کی دنیا اسے ڈھونڈتی رہے گی

www.dawateislami.net

یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پورا رزق حاصل کرلے۔[1]

مرے دل سے دنیا کی چاہت مٹاکر کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) اچھی صحبت اختیار کرنا!

غفلت بھری زندگی سے پیچھا چُھڑانے کیلئے نیکوں کی صحبت اختیار کیجئے کہ اس کی برکت سے ہمیں گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق ملے گی۔ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صحبت پانے کیلئے کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس مدنی ماحول کی برکت سے اب تک لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ بری صحبت سے ضرور بچنے کی کوشش کیجئے کہ بُری صحبت ہماری دنیا کے ساتھ ساتھ بربادیِ آخرت کا سامان بن سکتی ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں بُری صحبت سے بچنے کا حکم ہے۔ چُنانچہ اس بارے میں دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور عمل کی کوشش کیجئے: چنانچہ

1. **ارشاد فرمایا:** بُرے ساتھی سے بچو، کیونکہ وہ جہنّم کا ایک ٹکڑا ہے، اُس کی محبّت تمہیں فائدہ نہیں پہنچائے گی اور وہ تم سے اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گا۔[2]

2. **ارشاد فرمایا:** بُرے ساتھی سے بچ کہ تُو اسی کے ساتھ پہچانا جائے گا (یعنی جیسے لوگوں

---

1 ... معجم کبیر، ۱۰/۱۶۲، حدیث: ۱۰۳۲۸ ملتقطا

2 ... مسند الفردوس، ۱/۲۲۴، حدیث: ۱۵۷۳

www.dawateislami.net

کے پاس آدمی کی نشست و برخاست ہوتی ہے لوگ اسے ویسا ہی جانتے ہیں)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) بُزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کرنا!

غفلت اور گناہوں بھری زندگی سے جان چھڑانے، نیکیوں کا پابند بننے، قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ایک طریقہ بُزرگانِ دین کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنا اور ان کے سیرت و کردار کے مطابق عمل کرنا بھی ہے، کیونکہ ہمارے بُزرگانِ دین ہر وقت عبادتِ الٰہی اور فکرِ آخرت میں مصروف رہتے، ایسی ہی ایک ہستی جن کے علم و عمل، کردار اور سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے غفلت سے بچ کر فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہے وہ ہستی عالمِ باعمل، صوفیِ باصفا، حجّۃُ الاسلام حضرت سیدنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ بھی ہے جن کا ہر لمحہ یادِ الٰہی اور فکرِ آخرت میں بسر ہوتا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے علمی شوق اور قابلیت و صلاحیت سے ایسے ایسے کارنامے اَنجام دیئے کہ آپ کی تعلیمات سے آج بھی عَالَمِ اِسلام مُنوّر ہو رہا ہے، آپ کی مُبارک زِندگی سے اُمّتِ مُسلِمہ کو اِطاعتِ خُداوَندی، سُنّتوں کی پاسداری، زُہد و تَقْویٰ اور دیگر بہت سی نیک خصلتیں اپنانے کا جذبہ ملتا ہے، آیئے! حُصُولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمت کیلئے آپ کی مُبارک زِندگی کے چند مُختَصَر گوشوں کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

نام و نَسب، وِلادت اور رحلت

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کُنیت اَبُوحامِد، لَقَب حُجَّۃُ الْاِسْلَام (اسلام کی دلیل) اور نام نامی،

1 ... تاریخ ابن عساکر، رقم: ۱۵۲۱، الحسین بن جعفر بن محمد بن حمدان ... الخ، ۴۶/۱۴

www.dawateislami.net

اسمِ گرامی محمد بن محمد غزالی شافعی ہے، آپ ۴۵۰ھ میں ایران کے ضلع طُوس کے علاقے طابِران میں پیدا ہوئے۔[1] اِبتدائی تعلیم اپنے شہر میں حاصل کی، جہاں کُتبِ فقہ حضرت سیِّدُنا احمد راذکانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پڑھیں، 20 سال سے کم عمر میں مزید حُصُولِ علم کیلئے (ایران کے مَشرقی شہر) جُرجان تشریف لے گئے، 473 ہجری میں (ایران کے قدیم شہر) نیشاپور میں اِمامُ الْحَرَمَیْن امام عبد الملک جُوَیْنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اُصولِ دین، مَنطق اور حکمت وغیرہ میں مکمل مہارت حاصل کی۔[2] حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ہر تصنیف ہی علم و عرفان کا بیش بہا خزانہ ہے مگر اِحْیاءُ الْعُلُوم ایسی کتاب ہے جس کی مثال کتابوں میں ملنا مُشکل ہے یہ کتاب انسان کو **"کامل انسان"** بنانے میں بے حد مُعاوِن ہے، ہر دَور میں مَشائخ و عارِفین، اَقطاب و اَولیا اور عُلما و صُوفیا کی توجُّہ کا مرکز رہی ہے، بالآخر امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بروز پیر ۱۴ جمادی الآخر 505ھ بمقام طابران (طُوس) میں اس دنیا فانی سے انتقال فرما گئے اور وہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مَزار مبارک ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ مَلِکُ العلما

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسی طرح ایک عظیم شخصیت ملکُ الْعُلَما، خَلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مفتی ظفرُ الدّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بھی ہے۔ انہوں نے رضائے الٰہی کو مقصدِ حیات بنا کر حصولِ علم اور تبلیغِ دین میں ساری زندگی وقف کر

1 ... اتحاف السادة المتقين، مقدمة الكتاب، ۱/۹

2 ... اتحاف السادة المتقين، مقدمة الكتاب، ۱/۹

www.dawateislami.net

دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے نیک اور تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا آخری عمر تک یہ معمول رہا کہ فجر سے پہلے بیدار ہوتے اور نمازِ فجر کی تیاری کرتے، سنّتیں پڑھ کر وظائف میں مصروف ہو جاتے، پھر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ کر مختصر وظائف پڑھتے، پھر صبح کی سیر کے لیے جاتے تب بھی ذکرِ الٰہی جاری رہتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نمازِ باجماعت کے بڑے پابند تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سنّتوں کے متوالے اور مستحبات تک کی پابندی کرنے والے بزرگ تھے۔ آپ کو علم کے فروغ اور درس و تدریس کا ہمیشہ سے شوق رہا۔ آپ کا ایک باورچی (Cook) تھا جو پڑھا لکھا نہیں تھا، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تبلیغِ علم اور تبلیغِ دین کا ایسا شوق رکھتے تھے کہ خود اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر اس باورچی کو قرآنِ کریم کے کئی پارے پڑھائے تھے۔ یہ عظیم بزرگ، عالم، مفتی بلکہ سینکڑوں علما کے استاذ تقریباً 80 سال کی کامیاب عمر گزار کر 19 جمادیٰ الاخریٰ 1382 ہجری کو اسمِ جلالت اللہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اس دارِ فانی سے کُوچ کر گئے۔[1]

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرتّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رسالت،

---

1 . . . ملک العلما، ص۶۰ تا ۷۲ ملتقطا

www.dawateislami.net

شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

جوتے پہننے کی سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے جوتے پہننے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: چنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے)[2] (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر الٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہئے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔[3] (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح)

---

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب ماجاء فی الانتعال ... الخ، ص ۸۹۴، حدیث: ۵۴۹۴

3 ... بخاری، کتاب اللباس، باب ینزع نعل الیسری، ۴/۶۵، حدیث: ۵۸۵۵

www.dawateislami.net

جوتے پہنتی ہے انھوں نے فرمایا: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔[1] صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ، حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔[2] (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... ابو داود، کتاب اللباس، باب فی لباس النساء، ۴/۸۴، حدیث: ۴۰۹۹

2 ... بہارِ شریعت، ۵/۴۲۲، حصّہ: ۱۶

3 ... سنی بہشتی زیور، ص ۶۰۱

www.dawateislami.net

بیان:8 ہر جلسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہے: نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قدر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اُتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے افضل ہے۔ (1)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سلام جن کو خبَر بے خبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...تاریخ بغداد، رقم:۳۶۰۷، جعفر بن عیسیٰ... الخ، ۷/۱۷۲

2...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سمٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صِدّیقِ اکبر کے اَوصاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عَقل مندی جہاں انسان کی روشن ضمیری کا باعث بنتی ہے وہاں بعض دفعہ اُسے غلط راہوں پر بھی گامزن کر دیتی ہے، لیکن حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر اللہ کریم کا یہ خاص فَضْل و اِحسان تھا کہ وہ اپنے گرد پھیلی ہوئی گمراہیوں، غلط رُسوم و رَواج، اَخلاقی و مُعاشرتی بُرائیوں سے ہمیشہ دُور رہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بُرے اَخلاق سے پاک صاف ہونے کے ساتھ ساتھ عُمدہ خُوبیوں سے بھی آراستہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اچھے اَخلاق، پاکیزہ کِردار، مِلنسار، وعدے کے پکّے اور نہایت ہی اِیماندار تاجر تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے تمام دوست، اَحباب، رشتے دار آپ رَضِیَ اللّٰہُ

www.dawateislami.net

عَنْہُ کی اچھائیوں اور کمالات کا اِعْتِراف کرتے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اِنہی خُوبیوں کے سبب مکہ شریف اور اُس کے قُرب و جَوار میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مَحَبَّت و عزّت کی نِگاہ سے دیکھا جاتا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اچھی عادات کا ذِکْر حدیثِ پاک میں بھی ہے: چنانچہ

تین سو ساٹھ عادتیں

حضرت سَیِّدُنا سلیمان بن یَسار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اچھی عادتیں تین سو ساٹھ (360) ہیں اور اللہ کریم جب کسی سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس کی ذات میں ایک (اچھی) عادت پیدا فرمادیتا ہے اور اِسی کے سبب اُسے جنّت میں بھی داخل فرمادیتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میرے اندر بھی اُن میں سے کوئی عادت موجود ہے؟ اِرْشاد فرمایا: اے ابو بکر! تمہارے اندر تو ساری عادتیں موجود ہیں۔[1]

برادرِ اعلیٰ حضرت، استاذِ زمن مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے نعتیہ دِیوان "ذَوْقِ نعت" میں صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان و عظمت کو یُوں بیان فرماتے ہیں:

بیاں ہو کس زَباں سے مَرتَبہ صِدّیقِ اکبر کا ہے یارِ غار محبوبِ خُدا صِدّیقِ اکبر کا
رُسُل اور اَنبیا کے بعد جو اَفضل ہو عالَم سے یہ عالَم میں ہے کس کا مَرتَبہ، صِدّیقِ اکبر کا

(ذوقِ نعت، ص۷۶)

آیئے! آج ہم اُسی باکمال شَخْصِیَّت یعنی عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ

1 ... تاریخ ابن عساکر، رقم: ۳۳۹۸، عبداللہ یقال عتیق... الخ، ۳۰/۱۰۳، حدیث: ۶۱۰۹

www.dawateislami.net

اللہ عَنْہُ کی زِندگی کے دو(2) روشن پہلو یعنی اچّھے اَخلاق اور کرامات سُننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ پہلے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مختصر تعارُف سُنئے: چنانچہ

حضرت صدّیقِ اکبر کا تعارف

امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "عاشقِ اکبر" کے صفحہ 3 پر حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا تعارف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ☆خلیفۂ اوّل، جانشینِ مصطفےٰ، امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نامِ نامی اسمِ گرامی عبدُ اللہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کُنْیَت ابو بکر اور صِدّیق و عتیق آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اَلقاب ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ! صِدّیق کا معنی ہے: بہت زیادہ سچ بولنے والا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ زمانۂ جاہلیّت ہی میں اِس لقب سے مُلَقّب ہوگئے تھے کیونکہ ہمیشہ ہی سچ بولتے تھے اور عتیق کا معنی ہے: آزاد۔ سرکارِ عالی مَرتبت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ یعنی تُو نارِ دوزخ سے آزاد ہے۔ اِس لئے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا یہ لَقَب ہوا۔[1] ☆آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں شجرۂ نسب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندانی شَجَرے سے مل جاتا ہے، ☆آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عامُ الفیل کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکہ میں پیدا ہوئے، ☆امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ صحابی ہیں جنہوں نے آزاد مردوں میں سب سے پہلے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِسالت کی تصدیق کی، ☆آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اِس قدر کمالات و فضائل والے ہیں کہ اَنبیاءِ کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

---

۱ ... تاریخ الخلفاء ص ۲۲

www.dawateislami.net

کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہیں، ☆اور تمام جِہادوں میں مجاہدانہ کارناموں کے ساتھ شریک ہوئے اور ☆صُلح وجنگ کے تمام فیصلوں میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وزیر ومُشیر بن کر، زندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دے کر جاں نثاری ووفاداری کا حق ادا کیا، ☆2 سال 7 ماہ خلافت کے منصب پر فائز رہ کر 22 جمادَی الاُخریٰ 13 ہجری پیر شریف کا دن گزار کر وَفات پائی، ☆اَمیرُ المؤمنین حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ منوّرہ میں حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پہلوئے مقدّس میں دَفن ہوئے۔[1]

مقامِ خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو بَنا پہلوئے مَحبوبِ خُدا صِدّیقِ اکبر کا

(ذوقِ نعت، ص۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فراست

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ صِدّیقِ اکبر"** کے صَفحہ نمبر 541 پر ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد جو قبیلے اسلام سے پِھر گئے تھے اُن میں سے ایک قَبِیلہ **"کِنْدَہ"** بھی تھا، چنانچہ

اَمیرُ المؤمنین، حضرت ابو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اُس قبیلے والوں سے بھی جنگ فرمائی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فَوج نے اُس قبیلے کے سَردار **اَشْعَث بن قَیْس** کو گرفتار

---

1 ... الاکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوۃ، فصل فی الصحابہ، ابوبکر الصدیق، ص۵۸۷

www.dawateislami.net

کر لیا اور لوہے (Iron) کی زنجیروں میں جکڑ کر دربارِ خلافت میں پیش کیا۔ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے سامنے آتے ہی اَشْعَث بِن قَیْس نے بآوازِ بلند اپنے جُرم کا اِقرار کر لیا اور پھر فَوراً ہی تَوبہ کر کے سچّے دل سے اِسلام قَبول کر لیا۔ اَمیرُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے خوش ہو کر اُس کا قُصور مُعاف کر دیا اور اپنی بہن حضرت "اُمِّ فَرْوَہ" رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے اُس کا نکاح کر کے اُسے مُختلِف عِنایتوں اور نوازشوں سے سَرفراز فرما دیا۔ تمام حاضِرینِ دربار حیران رہ گئے کہ جس نے اسلام سے پھر کر اَمیرُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے بَغاوت و جنگ کی اور بہت سے جاں نثارانِ اِسلام کا خُونِ ناحق کیا۔ ایسے خونخوار باغی اور اتنے بڑے خطرناک مُجرِم کو اَمیرُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اِس قَدر کیوں نوازا؟ جب حضرت اَشْعَث بِن قَیْس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عِراق کی لڑائی میں اپنا سَر ہتھیلی پر رکھ کر ایسے ایسے شاندار کارنامے اَنجام دیئے کہ عِراق کی فَتح کا سہرا اُنہی کے سَر رہا۔

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے دورِ خِلافت میں جنگِ قادِسیّہ، قَلْعَۂ مَدائن، جَلُولا اور نَہاوَند کی لڑائیوں میں حضرت اَشْعَث بِن قَیْس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے جان بازی کے جو حیرت ناک مَناظِر پیش کئے اُنہیں دیکھ کر سب کو یہ اِعْتِراف کرنا پڑا کہ واقعی اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی نگاہِ کَرامت اور فِراست نے حضرت سَیِّدُنا اَشْعَث بِن قَیْس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ذات میں چُھپے ہوئے کمالات کو بَرسوں پہلے دیکھ لیا تھا۔ بِلاشُبہ یہ اَمیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ایک بہت بڑی کرامت ہے۔[1]

---

1 . . . فیضانِ صدّیقِ اکبر، ص ۵۴۱ بتغیر

www.dawateislami.net

فِراست کا معنی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فِراست کا معنی ہے: اللہ پاک اپنے اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے دلوں میں وہ چیز ڈالتا ہے جس سے اُنہیں بعض لوگوں کے حالات کا عِلْم ہو جاتا ہے۔[1] ربِّ کریم نے اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو کیسی زبردست فراست عطا فرمائی تھی؟ آیئے! سنتی ہیں: چنانچہ

فراست کے بلند ترین مقام پر فائز

مشہور صحابی، حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ عام طور پر یہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے عِلْم میں تین (3) ہستیاں ایسی گزری ہیں جو فِراست کے بلند ترین مقام پر پہنچی ہوئی تھیں جن میں سے ایک اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی فِراست نے حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے کمالات کو دیکھ لیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو اپنے بعدِ خِلافت کے لیے منتخب فرمایا جس کو تمام دنیا کے تاریخ لکھنے والوں (Historians) اور دانشوروں نے بہترین قرار دیا۔[2]

بہتری جس پہ کرے فَخْر وہ بہتر صِدّیق
سارے اَصحابِ نبی تارے ہیں اُمّت کے لئے

سَروَری جس پہ کرے ناز وہ سَروَر صِدّیق
اِن ستاروں میں بنے مہرِ منوّر صِدّیق

(رسائل نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . نیکی کی دعوت، ص ۳۷۰
2 . . . فیضانِ صدیق اکبر، ص ۵۴۲ بتغیر

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں کہ اچھے اخلاق اللہ کریم کی ایک بہت بڑی نعمت ہیں، اللہ پاک جسے یہ نعمت عطا فرما دیتا ہے اُس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اچھے اخلاق کی بَرَکت سے وہ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں جو بد اخلاقی سے کبھی بھی حاصِل نہیں ہو سکتے، مثلاً اچھے اخلاق والی سے ہر کوئی ملنا پسند کرتی ہے جبکہ بد اخلاق کو ہر جگہ ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اگر ہم بھی نیکی کی دعوت عام کرنا چاہتی ہیں، اگر ہم بھی دِین کا کام کرنے کا جذبہ رکھتی ہیں، اگر ہم بھی معاشَرے میں سُنّتوں کی بہاریں دیکھنا چاہتی ہیں، اگر ہم بھی اپنے گھر میں مَدَنی ماحول دیکھنا چاہتی ہیں، اگر ہم بھی اپنے علاقے میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانا چاہتی ہیں، اگر ہم بھی اِس مَدَنی مقصد میں کامیابی حاصِل کرنا چاہتی ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"** تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے اَخلاق کو سَنْوَاریں اور مِلَنْساری کو اپنے کردار کا حِصّہ بنائیں۔ آیئے! اپنے آپ کو اچّھے اَخلاق کا پیکر اور مِلَنْساری کا عادی بنانے کے لئے 5 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں: چنانچہ

پانچ فرامینِ مصطفےٰ

1. فرمایا: تم لوگوں کو اپنے اَموال سے خُوش نہیں کر سکتے، لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خُوش اَخلاقی اُنہیں خُوش کر سکتی ہے۔ (1)
2. فرمایا: کل قِیامت کے دن بندۂ مومن کے میزانِ عمل میں اچھے اَخلاق سے زیادہ وَزنی کوئی عمل نہیں ہو گا اور بے شک فُحش گوئی اور بد کلامی کو اللہ پاک پسند نہیں

---

1 ... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۵۴، حدیث: ۸۰۵۴

www.dawateislami.net

فرماتا۔[1]

3. فرمایا: دو خَصلتیں ایسی ہیں جو مُنافق میں نہیں پائی جاسکتیں: (1) اچھے اَخلاق اور (2) دِین کی سمجھ۔[2]

4. فرمایا: اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا اِیمان میں زِیادہ کامِل وہ مومنین ہیں، جن کے اَخلاق زِیادہ اچّھے ہوں۔[3]

5. فرمایا: میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور قِیامت کے دن مجھ سے قریب تَر وہ لوگ ہوں گے، جن کے اَخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔[4]

عاشِقِ صِدّیقِ اکبر، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ مصطفےٰ میں اِستِغاثہ پیش کرتے ہوئے عَرض کرتے ہیں:

مِرے اَخلاق اچھے ہوں مِرے سب کام اچھے ہوں
بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنّت یا رَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اچھے اَخلاق سے کیا مُراد ہے؟ آیئے! سنئے اور اچھے اخلاق کی پیکر بننے کو شش کیجئے: چُنانچہ

---

1 ... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۳، حدیث: ۲۰۰۹

2 ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، ۴/۳۱۳، حدیث: ۲۶۹۳

3 ... ابو داود، کتاب السنة، باب الدلیل ... الخ، ۴/۲۹۰، حدیث: ۴۶۸۲

4 ... ترمذی، کتاب البر و الصلة، ماجاء فی معالی الاخلاق، ۳/۴۰۹، حدیث: ۲۰۲۵

www.dawateislami.net

اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟

ایک شخص نے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اچھے اَخلاق کے مُتَعَلِّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کے سامنے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔ (پ ۹، الاعراف: ۱۹۹)

اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولیٰ مُشْکِل کُشا، شیر خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ رَسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں اگلوں اور پچھلوں کے بہترین اَخلاق کے مُتَعَلِّق تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: ضرور ارشاد فرمایئے، تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تمہیں مَحْرُوم کرے تم اُسے عَطا کرو، جو تم پر ظُلْم کرے تم اسے مُعاف کر دو اور جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو۔[1]

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُوش مزاجی سے مُلاقات کرنا، خُوب بھلائی کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا، اچھے اَخلاق میں سے ہے۔[2]

ہو اَخلاق اچّھا ہو کِردار ستھرا مُجھے مُتَّقی تُو بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۱، حدیث: ۷۹۵۶

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۲

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتی جا رہی ہیں ہمارے لہجے سَخْت سے سَخْت تَر ہوتے جارہے ہیں۔ اگر کوئی کسی کو ایک تھپڑ مارتی ہے تو بدلے میں وہ اُسے دو(2) تھپڑ مارتی ہے، یوں ہی بعض تو اپنے رشتے داروں، سہیلیوں، گھر والوں، پڑوسنوں وغیرہ کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو اپنی عزّت کا مَسئلہ بنا کر اُن پر چڑھ دوڑتی ہیں، اُنہیں بُرا بھلا کہتی، اپنی بھڑاس نکالتی بلکہ بد اخلاقی کے تمام ریکارڈ توڑ ڈالتی ہیں۔ ذرا سوچئے! کیا صِدّیقِ اکبر کی خادمائیں ایسی ہوتی ہیں؟ کیا وہ بِلاوَجہ لڑائی جھگڑا کرنے والیاں ہوتی ہیں؟ کیا وہ بدلہ لینے کے مَواقع تلاش کرتی ہیں؟ کیا وہ گالیاں بکتی ہیں؟ کیا وہ تہذیب و اخلاق کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ دیتی ہیں؟ کیا وہ منہ پھٹ ہوتی ہیں؟ کیا وہ بد اخلاقی کا مُظاہرہ کرتی ہیں؟ یقیناً نہیں اور ہر گز نہیں، اِس لئے کہ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تو خُوش اخلاقی کے پیکر تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تو اپنے ساتھ بُرا سُلوک کرنے والوں سے کبھی بدلہ نہ لیتے تھے اور اپنے اقوال اور افعال کے ذریعے خُوش اخلاقی اپنانے اور بد اخلاقی سے بچنے کا دَرس دیا کرتے تھے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک اِیمان اَفروز واقعہ سُنئے اور نصیحت کے مَدَنی پھول چنئے، چنانچہ

ایک پاگل سے سامنا

حضرت سَیِّدُنا قاسِم بن محمد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کَعْبَۃُ اللّٰہ شریف جارہے تھے کہ قُرَیْش کے ایک پاگل نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سر پر مٹّی ڈال دی۔ اِتنے میں وہاں سے وَلید بن مُغیرہ یا عاص بن وائل گزرا۔ حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اُس کی طرف دیکھ کر کہا: اِس بے وقوف کی

www.dawateislami.net

گندی حرکت تم نے دیکھ لی؟ تو وہ کہنے لگا: اِس کے ذِمّہ دار تم خُود ہو (یعنی تمہیں کس نے کہا تھا کہ اپنے آباواَجداد کا دِین چھوڑ کر مسلمان ہو جاؤ، یہ تمہارے مسلمان ہونے کی سزا ہے) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے یہ سُنا تو (بدلہ لینے یا غُصّہ کے بجائے) تین بار بارگاہِ خداوندی میں عَرض کی: اے پروَردگار تُو سب سے بڑا حلیم ہے۔[1]

بِلا شک پیکرِ صبر و رضا صِدّیقِ اکبر ہیں — یقیناً مَخزنِ صِدق و وَفا صِدّیقِ اکبر ہیں
نہایت متقی و پارسا صِدّیقِ اکبر ہیں — تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتقیا صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے کہ کیا شان ہے اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی کہ ایک شخص نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے سَر مبارک پر مٹّی ڈالی اور دوسرے نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر طنز کیا، مگر قُربان جایئے یارِ غار، صِدّیقِ جاں نِثار کے اَخلاق پر کہ اُن پر غُصّہ کرنے کے بجائے اللہ پاک کی طرف مُتوجّہ ہو گئے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اگر کبھی ہمارے مِزاج کے خِلاف کوئی بات ہو جائے یا کوئی ہماری دل آزاری کر بیٹھے تو ہمیں اپنے آپ کو قابو میں رکھنا چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ ہم بھی تو کتنوں کا دل دکھاتی ہوں گی، کتنوں کو بے قُصور ڈانٹتی ہوں گی، کتنوں کی حَق تلفیاں کرتی ہوں گی مگر وہ بھی تو ہمیں مُعاف کر دیتی ہیں، وہ بھی تو اچّھے اَخلاق کا دامَن ہاتھ سے نہیں چھوڑتی، وہ بھی تو صبر کا مُظاہرہ کرتی ہیں وغیرہ۔ آیئے! ہم سب نِیَّت کریں کہ اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیں گی، اگر کسی نے ہمیں تکلیف

---

1 ... البدایۃ والنہایۃ، کتاب مبعث رسول اللّٰہ ... الخ، باب ھجرۃ ... الخ، ۲/۴۵۲

www.dawateislami.net

دی یا ہمارا دل دُکھایا تو صبر کریں گی، اگر کسی ذِمّہ دار اسلامی بہن سے اِختلافِ رائے ہوا تو اُس کی غیبت کرکے یا اُس کے مُتَعَلِّق اَفواہیں پھیلا کر شیطان کے ہاتھوں میں کھلونا نہیں بنیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پیارے وصف حسن اخلاق کے متعلق سن رہی تھیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس قدر حُسنِ اخلاق کے پیکر اس لئے تھے کہ آپ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَربِیَت یافتہ تھے۔ یہ صحبتِ مصطفےٰ کی بَرَکتیں ہی تو تھیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تمام لوگوں کے ساتھ ساتھ اپنے رشتے داروں سے بھی حُسنِ اخلاق سے پیش آتے، ان کی خَبر گیری کرتے، اُن کے ساتھ مالی تعاوُن فرماتے اور اُن کے ساتھ اچھا سُلوک کیا کرتے تھے۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے عمدہ اَخلاق اور اچھے سُلوک کا ایک ایمان افروز واقعہ سُنئے: چنانچہ

رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک

"تفسیر خازن" میں منقول ہے: اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو اپنے خالہ زاد بھائی غریب و نادار، مُہاجِر اور بدری صحابی حضرت سَیِّدُنا مِسْطَح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جن کا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خَرچ اُٹھاتے تھے اُن سے سخت دُکھ پہنچا، لہٰذا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے خَرچ نہ دینے کی قسم کھائی۔ اِس پر پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 22 نازِل ہوئی، وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے:

www.dawateislami.net

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۖ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور در گزر کریں کیا تم اِسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ۱۸، النور، آیت:۲۲)

جب یہ آیتِ مبارکہ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھی تو حضرت ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ پاک میری مَغْفِرت کرے اور میں مِسْطَح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا اُس کو بند نہ کروں گا، چنانچہ

اُولُوا الْفَضْل صدّیقِ اکبر ہیں

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اُس (مالی تعاوُن) کو جاری فرما دیا۔ اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اُس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہئے کہ اُس کام کو کرے اور قسم کا کفّارہ دے۔ اِس آیت سے حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے رُتبے کی عظمت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ پاک نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو (آیتِ قرآنی میں) اُولُوا الْفَضْل (یعنی فضیلت والا) فرمایا ہے۔[1]

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، ۳/۶۱، حدیث: ۴۱۴۱ ملتقطا- تفسیر صراط الجنان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۲۲، ۵/۵۹۹-۶۰۰ ملتقطا

www.dawateislami.net

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْں ہیں آپ اِمَامُ الْمُسْلِمِیں ہیں آپ
نبی نے جنّتی جن کو کہا صِدّیقِ اکبر ہیں
سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مُقرّب ذات ہے اُنکی
رَفِیْقِ سَرْوَرِ اَرض و سَما صِدّیقِ اکبر ہیں
عُمَر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثمان سے بھی ہیں اعلیٰ
یقیناً پیشوائے مُرتضیٰ صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۶۵-۵۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ، آیتِ مُقدَّسہ اور اُس کی تفسیر سے پہلے خلیفۂ راشد، اَمیرُ المؤمنین حضرت ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان و عظمت اُجاگر ہوئی، وہیں اِس حقیقت سے بھی پردہ اُٹھا کہ اَمیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اللہ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمانبردار، مَغْفِرت کے طَلَبْگار اور کتنے اچّھے اَخلاق والے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حکمِ قرآنی سُنا تو اُسے دل و جان سے قَبول کرتے ہوئے اپنے خالہ زاد بھائی سے ناراضی کو ختم کرکے پہلے کی طرح اُن کی خَیر خواہی پر کَمَر بَستہ ہوگئے اور اُن کے ساتھ مالی تعاوُن کو بھی جاری فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ حضرت صِدّیقِ اکبر شَرعی اَحکام پر عمل کرنے والے تھے، حضرت صِدّیقِ اکبر بہت جلد مُعاف کردیا کرتے تھے، حضرت صِدّیقِ اکبر رشتے داروں سے اچھا سُلوک فرمایا کرتے تھے، حضرت صِدّیقِ اکبر راہِ خدا میں دل کھول کر خَرچ کیا کرتے تھے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے اللہ

www.dawateislami.net

پاک اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی پابندی کریں، اچّھے اَخلاق کی پیکر بنیں، راہِ خُدا میں خَرچ کیا کریں، مَغْفِرت کی طَلَبْگار رہیں، رشتے داروں کے ساتھ اِحسان و بھلائی کی اپنی عادت بنائیں اور ہمیشہ اچھی صحبت میں رہیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اِس کی خوب خوب بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ربِّ کریم نے حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو جہاں اچھے اَخلاق، خیر خواہی، نُورِ فِراست اور دیگر بہت سی بے مثال خوبیوں سے نوازا تھا، وہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شَخْصِیَّت میں ایک شاندار خوبی یہ بھی موجود تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صاحبِ کرامت صحابی تھے، یعنی ایسے باکمال صحابی تھے جن کی ذات سے وَقتاً فوقتاً مُختلِف کرامتوں کا ظُہور ہوا کرتا تھا۔ آیئے! یارِ غار و یارِ مزار حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی 2 عظیمُ الشَّان کرامات کے بارے میں سُنئے اور اپنا اِیمان تازہ کیجئے: چنانچہ

(1) قلعہ فتح ہو گیا

حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے دورِ خِلافت میں قیصرِ رُوم سے جنگ کے لیے ایک فوج روانہ فرمائی اور حضرت سَیِّدُنا ابُو عُبَیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اُس کا سِپہ سالار مُقَرَّر فرمایا۔ یہ فوج (Army) قیصرِ رُوم کی لشکری طاقت کے مقابلے میں اِنتہائی کمزور تھی مگر جب اِسی فوج نے رُومی قِلعے کا محاصرہ کیا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا نعرہ بُلند کیا تو کَلِمۂ طَیِّبہ کی آواز سے قیصرِ رُوم کے قِلعے میں ایسا زَلزَلہ آیا کہ پورے

www.dawateislami.net

قلعے کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور بہت جلد وہ قلعہ فتح ہو گیا۔ بلاشُبہ یہ اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی بہت ہی شاندار کرامت ہے کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے دَستِ مبارک سے جھنڈا باندھ کر اور فتح کی خوش خبری دے کر اُس فوج کو لڑائی کے لیے روانہ فرمایا تھا۔[1]

(2) کھانے میں بَرَکت ہو گئی

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ صِدّیقِ اکبر"** صَفحہ نمبر 535 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بَیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ بارگاہِ رِسالت کے تین (3) مہمانوں کو اپنے گھر لائے اور خود رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضِر ہو گئے۔ کافی دیر تک گفتگو میں مصروف رہے یہاں تک کہ رات کا کھانا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے دَستر خوانِ نُبوّت پر کھالیا اور بہت زیادہ رات گزر جانے کے بعد اپنے گھر تشریف لائے۔ اُن کی زَوجہ نے عَرض کی: اپنے گھر مہمانوں کو بُلا کر آپ کہاں غائب رہے؟ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: کیا اب تک تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا؟ عَرض کی: میں نے کھانا پیش کیا مگر اُنہوں نے صاحبِ خانہ کی غیر موجودگی میں کھانا کھانے سے اِنکار کر دیا۔ یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے صاحِبزادے حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ناراضی کا اِظہار فرمایا، پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مہمانوں کے ساتھ کھانے کے لئے بیٹھ گئے اور سب مہمانوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ مہمانوں کا بیان ہے کہ **جب ہم**

1 . . . فیضانِ صدیقِ اکبر، ص ۵۴۳

www.dawateislami.net

کھانے کے بَرتن میں سے لُقمہ اُٹھاتے تھے تو جتنا کھانا ہاتھ میں آتا تھا اُس سے کہیں زیادہ کھانا بَرتن میں نیچے سے اُبھر کر بڑھ جاتا تھا اور جب ہم کھانے سے فارِغ ہوئے تو کھانا بجائے کم ہونے کے بَرتن میں پہلے سے زیادہ ہو گیا۔

حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنہ نے حَیرت زدہ ہو کر اپنی زَوجہ سے فرمایا: یہ کیا مُعاملہ ہے کہ بَرتن میں کھانا پہلے سے کچھ زائد نظر آتا ہے؟ اُنہوں نے قسم کھا کر عَرض کی: واقعی یہ کھانا تو پہلے سے تین(3) گنا بڑھ گیا ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنہ اُس کھانے کو اُٹھا کر بارگاہِ رسالت میں لے گئے۔ جب صُبح ہوئی تو اچانک مہمانوں کا ایک قافلہ دربارِ رسالت میں حاضِر ہوا جس میں بارہ(12) قبیلوں کے بارہ(12) سردار تھے اور ہر سَردار کے ساتھ بہت سے دیگر سُوار بھی تھے۔ اُن سب لوگوں نے یہی کھانا کھایا اور قافلے کے تمام سَردار اور تمام مہمانوں کا گروہ اُس کھانے کو شکم سیر کھا کر آسودہ ہو گیا لیکن پھر بھی اُس بَرتن میں کھانا ختم نہیں ہوا۔[1]

اِمام اَحمد و مالِک، اِمام بُوحنیفہ اور
اِمام شافِعی کے پیشوا صِدّیقِ اکبر ہیں
خدائے پاک کی رَحمت سے انسانوں میں ہر اک سے
فُزوں تر بعد اَز کُل انبیا صِدّیقِ اکبر ہیں
نہ گھبراؤ گناہگاروں تمہارے حَشر میں حامی
مُحِبِّ شافِعِ روزِ جزا صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۶۶-۵۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/۴۹۵، حدیث: ۳۵۸۱ ملخصا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کیسے باکرامت صحابی تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کرامت سے مسلمانوں کو زَبردَست فَتْح نصیب ہوئی، مہمانوں کے لئے تیّار کیا گیا کھانا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کرامت سے نہ صرف 3 گنا بڑھ گیا بلکہ اُس کھانے میں اِس قَدر بَرَکت ہوئی کہ 12 قبیلوں کے سَرداروں اور اُن کے ساتھ شامل دیگر سواروں نے بھی خوب شکم سیر ہو کر کھایا مگر وہ کھانا پھر بھی بچا رہا۔

ایک مَدَنی پھول یہ بھی سامنے آیا کہ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بہت بڑے مہمان نواز تھے لہٰذا سُنّتِ صِدّیقی پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی خوش دِلی کے ساتھ مہمان نوازی کو اپنی عادت کا حِصّہ بنالینا چاہیے۔ مہمان نوازی کا جذبہ بڑھانے اور عاشقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی مَحَبَّت و اُلفت کو اپنے سینے میں بڑھانے کا بہترین ذَرِیعہ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جانا بھی ہے۔ اللہ کریم حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے صَدَقے میں ہمیں بھی اچھے اخلاق کی اَنمول دَولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

---

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: چنانچہ

☆سونے سے پہلے بستر کو اچّھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی یعنی اے اللہ پاک! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتی ہوں اور جیتی ہوں (یعنی سوتی اور جاگتی ہوں)۔[1] ☆عصر کے بعد نہ سوئیں، عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔[2] ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔[3] مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالباً یہ ان لوگوں کے لیے ہوگا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔[4] ☆دن کے ابتدائی حصّے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔[5] ☆سونے

1 ... بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵

2 ... مسند ابی یعلی، ۴/۲۷۸، حدیث: ۴۸۹۷

3 ... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

4 ... بہار شریعت، ۳/۷۹، حصہ: ۱۶

5 ... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

www.dawateislami.net

میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ☆کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔[1] ☆سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوائے اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا۔ ☆سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو، تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔[2] ☆جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔[3] ☆جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔[4] ☆نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے۔ ☆رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔[5]

---

1 ... فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

2 ... فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

3 ... بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵

4 ... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحضر والاباحۃ، باب الاستبراء ... الخ، ۹/۶۲۹

5 ... مسلم، کتاب الصیام، باب صوم المحرم، ص ۵۹۱، حدیث: ۱۱۶۳

www.dawateislami.net

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** هدِیَّةً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان:9 ہر مُجالسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...معجم اوسط، ۱/۴۴۶، حدیث: ۱۶۴۲

2...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"جھگڑے کے نقصانات"** اس بیان میں ہم جھگڑے کی مذمّت پر آیاتِ مبارکہ اور اَحادیثِ طیّبہ سنیں گی، جھگڑے سے بچنے کے متعلّق بُزرگوں کے واقعات و اقوال بھی سنیں گی۔ جھگڑے کے اسباب، اس سے ہونے والے نقصانات اور ان کا علاج بھی سنیں گی۔ آیئے! سب سے پہلے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"نیکیاں برباد ہونے سے بچایئے"** کے صفحہ نمبر 86 سے حکایت سُنئے اور عبرت و نصیحت کے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

پُورا شہر اُجڑ گیا

منقول ہے کہ ایک شخص نے شیطان کو اِس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی اُنگلی اُٹھائے

www.dawateislami.net

ہوئے جارہا تھا۔ اُس نے شیطان سے پوچھا: یہ تم اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے کیوں جارہے ہو؟ شیطان نے کہا: میں اپنی اُنگلی سے بڑے بڑے کام نکال لیتا ہوں، لوگ جو آپس میں لڑتے جھگڑتے اور فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں وہ اِسی اُنگلی کا کھیل ہوتا ہے۔ اُس شخص نے حَیرت سے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ شیطان نے کہا: یہ سامنے جو شہر ہے اِسے میری یہ اُنگلی تھوڑی دیر میں تباہ و برباد کردے گی اور لوگ لڑنا بھڑنا خود ہی شروع کردیں گے۔ شیطان اُس شخص کے ساتھ شہر میں داخل ہوا، ایک بازار میں حلوائی چینی گھول کر اُس کا شِیرہ بنانے کے لئے اُسے ایک بڑے برتن میں گرم کررہا تھا۔ شیطان نے شیرے میں اُنگلی ڈال کر تھوڑا سا شیرہ نکالا اور اُسے دیوار پر لگاتے ہوئے بولا: اب دیکھنا یہ شہر کیسے تباہ ہوتا ہے۔

تھوڑی دیر گزری کہ دیوار پر لگے ہوئے اس شیرے پر مکھیاں آکر بیٹھیں، مکھیوں کا ہجوم دیکھ کر ایک چھپکلی اُن پر جھپٹنے کے لئے دیوار پر چڑھی۔ حلوائی کی ایک بِلّی تھی، اُس بِلّی نے چھپکلی کو دیکھا تو وہ اُس پر جھپٹنے کے لئے تیّار ہوگئی، دو(2) فوجی بازار سے گُزر رہے تھے جن کے ساتھ اُن کا کُتّا بھی تھا، کُتّے نے بِلّی کو دیکھا تو ایک دم اُس پر حملہ کر دیا، بِلّی نے بھاگنے کے لئے چھلانگ لگائی تو سیدھی شیرے کے برتن میں جا گری اور مر گئی۔ حلوائی نے اپنی بِلّی کو مرتے دیکھا تو کُتّے کو مار ڈالا، یہ منظر دیکھ کر فوجیوں نے حلوائی کو ہلاک کردیا۔ حلوائی کے عزیزوں کو پتہ چلا تو اُنہوں نے فوجیوں کو مار ڈالا، جب فوج کو اپنے دو(2) فوجیوں کی مَوت کا علم ہوا تو فوج نے (غُصّے میں) آکر پورے شہر کو تہس نہس کرکے رکھ دیا۔[1]

---

1 . . . شیطان کی حکایات، ص ۱۵۰ ملخصا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ فتنہ و فَساد برپا کروانا، نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرنا اور آپس میں لڑوانا شیطان کا پسندیدہ کام ہے۔ شیطان مَردُود کا یہ کام ہے کہ وہ کسی طرح جھگڑے کا ماحول پیدا کرتا ہے اور پھر خود پیچھے ہٹ کر تماشائی بن جاتا ہے۔ یہی شیطان بھائی کو بھائی سے لڑواتا ہے، بہن کو بھائیوں سے دور کرتا ہے، خاندانوں میں نفرتیں پیدا کرواتا ہے۔ اور اسی کے پیدا کردہ لڑائی جھگڑے کا یہ نقصان ہوتا ہے کہ کل تک جو ایک دوسرے کی عزت کی حفاظت کرنے والی تھیں، کل تک جن کی دوستی اور اُن کے اتفاق و اتحاد کی مثالیں دی جاتی تھیں، کل تک جنہیں ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ سُننا بھی گوارا نہ تھا، کَل تک جو ایک دوسرے کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتی تھیں، کَل تک جو بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کی مدد گار تھیں، کل تک جو ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتی تھیں، لڑائی جھگڑے جیسے مَنحوس شیطانی کام کی نَحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہو جاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی۔ یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ (Fire) گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں بلکہ مِنٹوں میں جَلا کر تباہ و برباد کر ڈالتی ہے، اِسی طرح ہنستے بستے ملکوں، شہروں، نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں، اداروں اور تنظیموں کا اَمن تہس نہس کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے میں اکثر لڑائی جھگڑے کی تباہ کاریاں ہی ہوتی ہیں۔ شیطان کے اِس خطرناک وار سے خبر دار کرتے ہوئے پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 53 میں اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۵۳)

تَرجَمۂ کنز الایمان: بیشک شیطان اُن کے آپس میں فَساد ڈال دیتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے۔

اِسی طرح پارہ 7 سُوْرَۃُ الْمَائِدَۃ کی آیت نمبر 91 میں ارشادِ رحمٰن ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ (پ۷، المائدۃ: ۹۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان آیاتِ کریمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنے معاشَرے پر نظر دوڑائیں تو ہمارا ضمیر اِس بات کی گواہی دے گا کہ آج شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ مثلاً کہیں ذات پات پر جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں اَساتِذہ وطلبا میں ٹھنی ہوئی ہے، کہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا زور پکڑتا جارہا ہے تو کہیں ساس بہو میں تلخ کلامی جاری ہے، کہیں ڈاکٹر و مریض آپس میں لڑ بھڑ رہے ہیں تو کہیں پڑوسی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں، کہیں رشتے داروں میں خانہ جنگی کا ماحول گرم ہے تو کہیں برسوں کی سہیلیوں میں اَن بَن چل رہی ہے، کہیں پورا گھر ہی میدانِ جنگ بنا ہوا ہے تو کہیں پورے پورے خاندان باہم دست و گریباں ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اگر ہم نے قُرآنی اَحکام کو نظر انداز نہ کیا ہوتا، اگر ہم رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین پر عمل پیرا ہوتیں، اگر ہم نے اپنے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے اِرشادات سے نصیحت کے مَدَنی پھول چُنے ہوتے، اگر ہم نیک اور دیندار اسلامی بہنوں سے وابستہ رہتیں، اگر ہم نے لڑائی جھگڑے کی تباہ کاریوں کو پیشِ نظر رکھا ہوتا تو آج ہمارا معاشرہ بھی اَمن و سکون کا گہوارہ بنا ہوتا۔ آیئے! لڑائی جھگڑے کی تباہ

www.dawateislami.net

کاریوں پر مشتمل چار(4) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنیں اور عبرت حاصل کریں! چنانچہ

لڑائی جھگڑے کی مذمّت پر چار فرامینِ مصطفےٰ

(1) فرمایا: اللہ پاک کے ہاں سب سے ناپسندیدہ وہ ہے جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔[1]

(2) فرمایا: جو بے جا جھگڑتا ہے، وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے۔[2]

(3) فرمایا: کوئی قوم ہدایت پر رہنے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر جھگڑوں کے سبب۔[3]

(4) فرمایا: بندۂ ایمان کی حقیقت میں اُس وَقت تک کَمال کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہ چھوڑ دے۔[4]

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صبر کر مت جھگڑ، مت بڑبڑا، پا اجر ربّ سے صبر کر

(وسائلِ بخشش مرتم، ص۶۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ

---

1 . . . بخاری، کتاب التفسیر، باب وھو الد الخصام، ۳/۱۸۱، حدیث: ۴۵۲۳

2 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت و آداب اللسان، باب ذم الخصومات، ۷/۱۱۱، حدیث: ۱۵۳

3 . . . ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الزخرف، ۵/۱۷۰، حدیث: ۳۲۶۴

4 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، باب ذم المراء، ۷/۱۰۱، حدیث: ۱۳۹

www.dawateislami.net

جھگڑالو مرد ہو یا عورت اللہ پاک اسے پسند نہیں فرماتا۔ جھگڑا کرنا گویا اللہ پاک کی ناراضی مول لینا ہے۔ جھگڑا کرنا گویا خود کو بیوقوفی کے گڑھے میں دھکیلنا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا چھوڑنا ایمانِ کامل کی علامت ہے۔ اللہ کریم ہمیں جھگڑے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جھگڑے کی آفات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت امام اِبنِ حَجَر مَکِّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جھگڑے اگرچہ حق بات پر ہوں پھر بھی اُن کی کثرت ناجائز کاموں میں مبتلا کر دیتی ہے۔[1] (جھگڑوں کی) چھوٹی آفت یہ ہے کہ جھگڑالو شخص نماز میں ہوتا ہے لیکن اُس کا دل لڑائی جھگڑوں میں مشغول ہوتا ہے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور تو کریں کہ کتنی نادان ہیں وہ اسلامی بہنیں جن کا ناحق جھگڑا کئے بغیر گزارا نہیں ہوتا، ایسیوں کو ڈر جانا چاہئے کہ لڑائی جھگڑوں کے سبب اگر اللہ پاک ناراض ہو گیا تو کہیں ذلّت و رُسوائی مُقدّر نہ بن جائے۔ لہٰذا بھلائی اِسی میں ہے کہ لڑائی جھگڑے کے نُقصانات کو اپنے پیشِ نظر رکھیں اور لڑنے جھگڑنے سے بچتی رہیں۔ بالفرض اگر کوئی بِلاوَجہ ہم سے جھگڑے، تب بھی ہمیں چاہیے کہ ہم صبر کا مظاہرہ کریں اور جھگڑے سے دُور رہیں۔ یاد رکھیں! جو خوش نصیب حق پر ہونے

---

1 ... جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/ ۶۶۳

2 ... جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/ ۶۹۵

www.dawateislami.net

کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتی اُس کا بیڑا پار ہے، چُنانچہ

جنّت کے کنارے میں گھر

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کے لئے جنّت کے کَنارے میں ایک گھر کا ضامِن ہوں۔[1]

اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے ہیں:

ہر وَقْت جہاں سے کہ اُنہیں دیکھ سکوں میں جنّت میں مجھے ایسی جگہ پیارے خُدا دے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی زندگی کا مُطالعہ کریں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ہم پر واضح ہو جائے گی کہ یہ حضرات اِس حدیثِ پاک پر پُورے طور پر عمل پیرا اور لڑائی جھگڑے سے ہمیشہ دور رہنے والے تھے۔ کیونکہ یہ حضرات صرف نام کے عاشقِ رسول نہیں تھے بلکہ عشقِ رسول اِن کی نس نس میں رچ بس چکا تھا اور اگر کوئی بِلاوجہ اِن سے جھگڑا بھی کرتا تو یہ اللہ والے حق پر ہونے کے باوُجود اُس سے جھگڑتے نہیں تھے بلکہ مُعاملے کو خوش اُسلوبی سے حل فرمایا کرتے تھے۔ اِن کے اِس شاندار طرزِ عمل سے متاثر ہو کر اِن کے مخالف بھی جھگڑا چھوڑ کر صلح پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک اِیمان افروز حکایت سنتی ہیں: چنانچہ

۱... ابوداود، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۴/۳۳۲ حدیث: ۴۸۰۰

www.dawateislami.net

میں تم سے جھگڑا نہیں کروں گا!

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العلوم"** جلد3 صفحہ نمبر362 پر ہے: حضرت سالِم بن قُتَیْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر بن عُبَیْدُ اللّٰہ بن ابو بَکْرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ میرے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ میں نے عَرض کی: ایک جھگڑے کے سبب جو میرے اور میرے چچازاد بھائی کے درمیان چل رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا: آپ کے والِد کا مجھ پر کچھ اِحسان ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اِس کا بدلہ چُکادوں۔ (پھر کہا:) میں نے جھگڑے سے بڑھ کر کوئی چیز دِین کو ختم، مُروّت کو کم، لذّت کو بھی ختم اور دل کو مشغول کرنے والی نہیں دیکھی۔

یہ سُن کر میں جانے کے لئے کھڑا ہوا تو میرے چچازاد بھائی نے کہا: کیا ہوا؟ میں نے کہا: میں تم سے جھگڑا نہیں کروں گا۔ اُس نے کہا: تو تم نے جان لیا ہے کہ میں حق پر ہوں؟ میں نے کہا: نہیں۔ لیکن میں خود کو اِس سے بچانا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا: میں تم سے کچھ بھی نہیں مانگتا، (پھر جس چیز کے بارے میں اِس کا اُن سے جھگڑا چل رہا تھا اُسے اُن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہنے لگا) یہ تمہاری ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً ہر عقلمند اِس بات کو اچھی طرح جانتی ہے کہ لڑائی جھگڑا کرنے میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ نقصان ہی نقصان ہے، لڑائی جھگڑوں کا نقصان صِرف لڑنے والی کی ذات تک ہی مَحدود نہیں رہتا بلکہ اِس کی تباہ کاریوں کا ان

1 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۳۶۲

www.dawateislami.net

سے وابستہ اَفراد پر بھی بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ فی زمانہ میاں بیوی کا جھگڑا اِس کی ایک واضح مثال ہے۔ چنانچہ

میاں بیوی کے جھگڑے

کہیں شوہر کو بیوی سے شکایت ہے تو کہیں بیوی شوہر سے بیزار ہے۔ روز روز کی لڑائی کے سبب نہ صرف خود اِن کی اپنی زِندگی تکلیف دہ ہو جاتی ہے بلکہ اِس کے بُرے اَثرات اِن کی اَولاد پر بھی پڑتے ہیں۔ روز روز والدین کی لڑائیاں دیکھ کر پروان چڑھنے والی اَولاد کے دل میں نہ باپ کا اَدب رہتا ہے نہ ماں کی عزّت۔

اِس نا اتفاقی کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ مرد و عورت ایک دوسرے کے حُقوق کی رِعایت نہیں کر پاتے اور چھوٹی چھوٹی غلطیوں (Mistakes) کو اپنی ضِد کا مسئلہ بنالیتے ہیں۔ مرد چاہتا ہے کہ عورت نوکرانی کی طرح رہے اور عورت چاہتی ہے کہ مرد میرا غُلام بن کر رہے، میرے اِشاروں پر چلے وغیرہ وغیرہ۔ ذرا سوچئے کہ جب میاں بیوی کے درمیان ایسے بُرے خیالات پیدا ہوں گے تو پھر زندگی کیسے گزرے گی؟

میاں بیوی کی لڑائی کے سبب اُن کے بچوں کا مستقبل داؤ پر لگ جاتا ہے، اُن کی ذہنی صلاحتیوں کو زنگ لگ جاتا ہے، ایسوں کی نصیحت بچوں پر اثر انداز نہیں ہوتی، والدین کو لڑتا دیکھ کر وہ بھی مار دھاڑ کرنا سیکھ جاتے ہیں، اُن کا دھیان تعلیم کی طرف کم جبکہ لڑائی جھگڑوں کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے، اَلْغَرَض! روز روز کے جھگڑوں کے سبب پورے گھر کا ماحول تباہ و برباد ہو کر رہ جاتا ہے اور بالآخر اِس لڑائی کا نتیجہ طلاق کی صورت

www.dawateislami.net

میں سامنے آتا ہے۔ اور جب میاں بیوی کے درمیان جدائی ہوتی ہے شیطان اس پر بغلیں بجاتا ہے۔ میاں بیوی کی جدائی شیطان کو کس قدر خوش کرتی ہے اِس کا اَندازہ اِس حدیثِ پاک سے لگائیے: چنانچہ

شیطان کا تخت

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے، اُن لشکروں میں اِبلیس کے زیادہ قریب اُس کا درجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنے باز ہوتا ہے۔ اُن میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے ایسا ایسا کیا ہے تو شیطان کہتا ہے: تُو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر اُن میں سے دوسرا آکر کہتا: میں نے فُلاں شخص کو اُس وَقت تک نہیں چھوڑا جب تک اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی۔ یہ سُن کر اِبلیس اُسے اپنے قریب کرلیتا ہے اور کہتا ہے: تُو بہت ہی اچھا ہے۔ حضرت امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ فرمایا: اُسے چمٹالیتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ میاں بیوی میں جُدائی کروانے کا عمل شیطان کو بہت خوش کرتا ہے۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں لڑائی جھگڑے کرنے، کروانے سے محفوظ فرمائے۔ میاں بیوی، ساس بہو وغیرہ کے درمیان ہونے والے معاملات کو اچھے طریقے سے حل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن 3 رسائل **"ناچاقیوں کا علاج"**، **"گھر امن کا**

1 . . . مسلم، کتاب صفات المنافقین باب تحریش الشیطان . . . الخ، ص ۱۱۵۸، حدیث: ۷۱۰۶

www.dawateislami.net

گھوارہ کیسے بنے؟" اور "**ساس بہو میں صلح کا راز**" کا ضرور مطالعہ کیجئے، گھر امن کا گہوارہ بنانے میں مدد حاصل ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعمتوں سے محرومی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! لڑائی جھگڑے کے نُقصانات میں سے ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اِس کی نحوست بہت سی نعمتوں سے محروم کر دیتی ہے۔ مثلاً لڑائی جھگڑے کے دَوران کسی کا سر پھٹتا ہے تو کسی کی آنکھ (Eye) پھوٹتی ہے، کسی کا بازو ٹوٹتا ہے تو کسی کے پاؤں میں چوٹ لگتی ہے، کسی کے مہروں میں جھٹکا آجاتا ہے تو کسی کے دانت ٹوٹ جاتے ہیں، کسی کا رِشتے دار اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے تو کوئی خود ہی لقمۂ اجل بن کر موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یاد رہے! لڑائی جھگڑے کے جہاں بہت سے دنیاوی نقصانات ہیں وہیں دینی اعتبار سے بھی یہ کئی محرومیوں کا باعث بنتے ہیں، مثلاً شبِ قدر وہ عظیمُ الشّان رات ہے جس کی اہمیّت مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے، اِس رات میں قُرآنِ کریم اُتارا گیا، یہ رات ہزار (1000) مہینوں سے افضل ہے، اِس رات کی فضیلت میں قرآنِ کریم کے پارہ 30 میں ایک سورت بھی موجود ہے مگر اِس بابرکت رات کی تعیین بھی دو مسلمانوں کی لڑائی کے سبب پوشیدہ رکھی گئی ہے: چنانچہ

شبِ قدر کو پوشیدہ رکھنے کی وجہ

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّم ہمیں شبِ قدر بتانے تشریف لائے تو دو مسلمان مرد لڑ پڑے، آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں شبِ قدر بتانے آیا تھا مگر فُلاں فُلاں لڑ پڑے تو شبِ قدر کی تعیین اُٹھالی گئی، ممکن ہے یہ اُٹھالیا جانا تمہارے لئے بہتر ہی ہو، اب اُسے (رمضان المبارک کی) آخری نویں، ساتویں، پانچویں (رات) میں تلاش کرو۔[1]

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اِن جھگڑنے والوں کا جھگڑا ناحق بھی تھا اور اِعتدال سے زیادہ بھی جس کا اثر یہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ دنیاوی جھگڑے مَنحوس ہیں اِن کا وبال بہت ہی زیادہ ہے اِن کی وجہ سے اللہ پاک کی آتی ہوئی رحمتیں رُک جاتی ہیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! ہم سب نیّت کریں کہ لڑائی جھگڑا نہیں کریں گی، لڑتی جھگڑتی اسلامی بہنوں میں صُلح کروانے کی سُنّت پر عمل کی کوشش کریں گی، اگر کوئی ہمیں غُصّہ دلائے گی تو صبر کریں گی، لڑائی جھگڑے کی آگ بھڑکانے والے کاموں مثلاً جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، خواہ مخواہ کی ضد، کنجوسی، بے عزتی، بے حسی، چیخنے چلانے، گالی گلوچ، نکتہ چینی، تعَصُّب اور ظلم کرنے سے بچیں گی، اگر کوئی ہمیں لڑنے پر اُبھارے تو بھی ہم اپنے آپ کو لڑائی سے دور رکھ کر شیطان کو ناکام و نامراد کردیں گی اور یہ مدنی سُوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

---

1 . . . بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب رفع معرفۃ لیلۃ القدر . . . الخ، ۱/۶۶۲ حدیث: ۲۰۲۳

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۳/۲۱۰

www.dawateislami.net

ہے کرم اس پر خدائے پاک کا دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
اِس پہ ہے نظرِ کرم سرکار کی دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لڑائی کا ایک سبب چغلی بھی ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! لڑائی جھگڑا خود بخود نہیں ہو جاتا بلکہ اس کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔ لڑائی جھگڑے کا ایک سبب چغلخوری بھی ہے۔ یاد رکھئے! کسی کی بات دُوسروں تک فساد پھیلانے کے لئے بیان کرنا چغلی ہے۔[1]

افسوس صد کروڑ افسوس! سہیلیوں کی محفل ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد کی بیٹھک، شادی کی تقریب ہو یا تعزیت کی نشست، یا کسی سے مُلاقات ہو، چند منٹ بھی اگر کسی سے گفتگو کی صُورت بنے اور دینی معلومات رکھنے والی کوئی حسّاس اسلامی بہن اگر اُس گفتگو کی تفتیش کریں تو شاید اکثر مجالس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ درجنوں چُغلیاں بھی ثابت کر دیں گی۔ آیئے! اب اپنا دل تھام کر چُغلخوری کی ہلاکت پر مشتمل ایک عبرت ناک حکایت سنئے اور چُغلخوری سے بچنے کی نیّت کیجئے، چنانچہ

چُغلی سے گھر کی بربادی

مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے **"گناہوں کی نحوست"** کے صفحہ نمبر 71 پر ہے: ایک شخص نے کسی کے ہاتھ اپنا ایک غُلام فروخت کیا اور خریدار کو کہہ دیا کہ اس غُلام میں

1 ... عمدۃ القاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر ... الخ، ۲/۵۹۴، تحت الحدیث: ۲۱۶

www.dawateislami.net

اور کوئی عَیب نہیں، البتہ! چُغل خوری کی عادت ہے۔ خریدار نے اُس عیب کو حقیر (معمولی) جان کر اُسے خرید لیا، وہ غُلام اُس شخص کی خدمت میں رہنے لگا۔ ایک روز وہی غلام اپنے آقا کی بیوی کے پاس گیا اور کہا: اے بیگم صاحبہ! مجھے افسوس ہے کہ آپ کے میاں کو آپ سے کچھ مَحبّت نہیں۔ اب اُن کا اِرادہ ہے آپ کو بالکل چھوڑ دیں، اگر آپ کی خواہش ہو تو میں آپ کو ایسی ترکیب بتاؤں جس سے اُن کا دِل آپ کی طرف مائل ہو جائے اور آپ سے مَحبّت کرنے لگیں۔ بیوی نے پوچھا: وہ کیا ترکیب ہے؟ غُلام نے کہا: آج رات جب آپ کے میاں سو جائیں تو اُستر ا لے کر گلے کے پاس سے اُن کی داڑھی کے کچھ بال مُونڈ لینا اور اُن بالوں کو اپنے پاس رکھنا پھر میں ترکیب بتادوں گا۔ اِس کے بعد غُلام اپنے آقا کے پاس آیا اور کہنے لگا: حُضور! میں نے آج بی بی کو ایک غیر شخص کے ساتھ اِختِلاط کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ آپ کو قتل کر ڈالنے کی فِکر میں ہے۔ اگر آپ میرے قَول کی تصدیق چاہتے ہیں تو آج رات کو آنکھیں بند کر کے لیٹے رہیں اور اپنے کو سوتا ہوا بنالیں۔ غُلام کی بات سے اُس کے دل میں شک پیدا ہو گیا۔ رات کو اُس نے ویسا ہی کیا۔ عورت سمجھی کہ سو رہا ہے اُستر ا لے کر داڑھی کے بال مونڈنے کے لئے بڑھی، شوہر کا خیال پختہ ہو گیا کہ واقعی وہ عورت اُسے قتل کرنا چاہتی ہے فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور استرا چھین کر عورت کو مار ڈالا۔ عورت کے عزیز و اَقارب کو معلوم ہوا تو دوڑے آئے اور اس شخص کو قتل کر دیا۔ پھر دونوں کے قبیلوں میں باہم لڑائی ہوئی۔[1]

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ۳/۱۹۵

www.dawateislami.net

حسد، وعدہ خلافی، جُھوٹ، چُغلی، غیبت و تُہمت
مجھے اِن سب گناہوں سے ہو نفرت یَارَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ناجائز قبضے کی کوشش نے اندھا کر دیا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! لڑائی جھگڑوں کا ایک سبب زمینوں پر ناجائز قبضے بھی ہیں۔ آیئے! اِس بارے میں ایک سبق آموز حکایت سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

اَرْوٰی نامی ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے گھر کے بعض حصّے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اِرْشاد فرمایا: یہ زمین اُسی کو دے دو، میں نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سُنا ہے: مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَیْرِ حَقِّہٖ طُوِّقَہٗ فِیْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی جس شخص نے ایک بالشت زمین بھی ناحق لی قیامت کے دن اُس کے گلے میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ اِس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دعا فرمائی: اے اللہ پاک! اگر وہ جھوٹی ہے تو اُسے اندھا کر دے اور اُس کی قبر اُسی کے گھر میں بنادے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ عورت اندھی ہو چکی تھی، دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی: مجھے سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بددُعا لگ گئی ہے، آخر کار ایک دن گھر میں چلتے ہوئے وہ کنویں میں گر کر مر گئی اور وہی کنواں اُس کی قبر بن گیا۔[1]

1 . . . مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم الظلم . . . الخ، ص ۶۶۹، حدیث: ۴۱۳۳

www.dawateislami.net

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مَولیٰ عُقبیٰ میں نہ کچھ رَنج دکھانا مَولیٰ
بیٹھوں جو دَرِ پاک پیمبر کے حُضور ایمان پر اُس وَقت اُٹھانا مَولیٰ

(حدائقِ بخشش، ص۴۴۵)

لڑائی جھگڑوں سے چھٹکارا کیسے ممکن؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے لڑائی جھگڑوں کے نُقصانات کے بارے میں سُنا، اللہ کرے اِنہیں سُن کر اِن سے نفرت پیدا ہو جائے اور تَوبہ کا ذہن بنے، مگر سُوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سے ایسے اُمور ہیں جنہیں اِختیار کرنے کی بَرَکت سے ہم لڑائی جھگڑوں سے نجات پا سکتی ہیں۔ تو آیئے! لڑائی جھگڑوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے 7 طریقے پیشِ خدمت ہیں، سُنئے اور اِن پر عمل کی کوشش کیجئے: چنانچہ

(1) حکیمُ الامّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: گھر میں داخِل ہوتے وَقْت بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر پہلے سیدھا قدم (Foot) دروازے میں داخِل کرنا چاہیے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ کہیں۔ بعض بُزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتِدا میں گھر میں داخِل ہوتے وقت بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور قُلْ هُوَ اللہ شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اِس سے گھر میں اِتّفاق بھی رَہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور روزی میں بَرَکت بھی۔[1]

(2) لڑائی جھگڑوں سے نجات پانے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گِڑگڑایئے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے اَشکبار آنکھوں سے لڑائی جھگڑوں سے نجات کی دُعا مانگئے۔

۱... مرآۃ المناجیح، ۶/۹

www.dawateislami.net

(3) لڑائی جھگڑوں سے بچنے کے فضائل اور لڑائی جھگڑا کرنے کے نُقصانات پر مشتمل اَحادیث و رِوایات، وَاقعات اور اَقوالِ بزرگانِ دِین کو بار بار پڑھئے۔

(4) اپنے اندر عاجزی وانکساری پیدا کیجئے۔

(5) جھگڑا کرنے والی سہیلیوں کی صحبت سے بچئے۔

(6) اپنے غصّے پر کنٹرول رکھئے۔

(7) رِسالہ **"ظلم کا انجام"**، **"احترامِ مسلم"**، **"غصّے کا علاج"** اور کتاب **"تکلیف نہ دیجئے"** کا مطالعہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ! لڑائی جھگڑوں سے بچنے کا ذہن بن جائے گا۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہماری تربیت کرتے ہوئے، نصیحت کے مدنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا رہے گا سدا خُوشنُما مَدَنی ماحول
تُو غُصّے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ یہ بدنام ہوگا ترا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صلح کرنے کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صلح کرنے کے متعلق چند مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں: چنانچہ

❁ مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا سُنّتِ اِلٰہیہ ہے۔[1] ❁ حدیثِ پاک میں ہے:

1... فیصلہ کرنے کے مدنی پھول، ص۳۱ ملخصا

www.dawateislami.net

مخلوق میں صلح کرواؤ کیونکہ اللہ کریم بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں صُلح کروائے گا۔ ❁ مسلمانوں کے درمیان پیار و محبّت پیدا کرنا اور صُلح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی (بھی) سُنّت ہے۔ چنانچہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَوس و خَزْرَج دو قبیلوں کے درمیان صُلح کروائی۔[1] ❁ جھوٹ بول کر دو مَردوں یا مَرد اور عورت کے درمیان صُلح کروانا جائز ہے۔[2] چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں: (1) مَرد کا اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے (جھوٹی) بات کرنا، (2) لڑائی میں جھوٹ بولنا اور (3) لوگوں کے درمیان صُلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔[3] ❁ تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اِس میں گناہ نہیں: (1) جب ظالِم ظلم کرنا چاہتا ہو اُس کے ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔ (2) دو اسلامی بہنوں میں اِختلاف ہے اور یہ اُن دونوں میں صُلح کرانا چاہتی ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھی جانتی ہے، تمہاری تعریف کرتی تھی یا اُس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسری کے پاس بھی اِسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت (دشمنی) کم ہو جائے اور صُلح ہو جائے۔ ❁ سب سے افضل صَدقہ رُوٹھے ہوئے لوگوں میں صُلح کرا دینا ہے۔[4] ❁ عمدہ اخلاق اور اچھے اعمال میں سے لوگوں میں صُلح کروانا بھی ہے۔[5] ❁ حُضورِ

1... تفسیر درمنثور، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲/ ۲۷۹ ماخوذا

2... جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/ ۱۳۷

3... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء في إصلاح ذات البین، ۳/ ۳۷۷، حدیث: ۱۹۴۵

4... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، ۳/ ۳۲۱، حدیث: ۶

5... احیاء العلوم، ۲/ ۱۲۶۶

www.dawateislami.net

اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صُلْح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلْح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سنّتیں اور آداب**" اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو 2 رسالے "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ فرمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

۱... ابو داود، کتاب الاقضیۃ، باب فی الصلح، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۵۹۴

www.dawateislami.net

بیان:10 ہر مجلسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے۔ (2) میری سُنّت کو زندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1...البدور السافرة للسیوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶

2...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"عبادت میں لذّت کیسے حاصل ہو؟"** اس بیان میں ہم آیاتِ مُبارکہ اور احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں عبادت کا شوق بڑھانے کے حوالے سے مدنی پھول سنیں گی۔ ذوقِ عبادت پر بُزرگانِ دین کے واقعات اور ان واقعات سے حاصل ہونے والے نکات بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گی، اللہ پاک ہمیں اول تا آخر پورا بیان دلجمعی کے ساتھ سننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

نماز سے محبّت کرنے والا بچہ

سلسلۂ عالیہ، قادریہ، رضویہ کے عظیم بُزرگ حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے اس رات عجیب چیز دیکھی، آپ

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دریافت فرمایا: کیا دیکھا؟ عرض کی: میرے گھر والوں کو مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی، میں بازار گیا اور مچھلی خرید کر ایک مزدور بچے کو ساتھ لیا کہ وہ مچھلی اُٹھا کر گھر تک میرے ساتھ چلے۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ چل پڑا، راستے میں جب اس نے ظہر کی اَذان سُنی تو مجھے کہا: اے مُحترم! کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ گویا اس نے اچانک مجھے غفلت سے بیدار کر دیا ہو، میں نے کہا: ہاں! ہاں! کیوں نہیں! ضرور پڑھیں گے، اس نے مچھلی والا برتن مسجد کے دروازے پر رکھا اور مسجد میں داخل ہو گیا، میں نے اپنے دل میں کہا: اس بچے نے برتن کو نماز پر قُربان کر دیا تو کیا میں مچھلی قربان نہیں کر سکتا۔ وہ نماز پڑھتا رہا یہاں تک کہ اِقامت کہی گئی اور ہم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب باہر نکلے تو دیکھا کہ برتن اپنی جگہ موجود تھا۔ میں نے گھر آ کر یہ واقعہ گھر والوں کو سُنایا تو وہ کہنے لگے: اس بچے کو ہمارے ساتھ مچھلی کھانے کی دعوت دیں، جب میں نے اسے دعوت دی تو اس نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ میں نے اس سے کہا: پھر تم ہمارے ہاں روزہ افطار کرو۔ اس نے کہا: مجھے آپ کی دعوت قبول ہے، آپ مجھے مسجد کا راستہ دکھا دیجئے۔ میں نے اسے راستہ دکھایا تو وہ مسجد میں جا کر بیٹھ گیا، جب ہم نے نمازِ مغرب ادا کر لی تو میں نے اُسے کہا: اب ہمارے گھر چلئے۔ اُس نے جواب دیا: نمازِ عشا پڑھ کر چلیں گے۔ نمازِ عشا پڑھنے کے بعد میں اس کو اپنے گھر لے آیا جس میں تین کمرے تھے، ایک میرا اور میری بیوی کا تھا، دوسرے میں ہماری 20 سال سے معذور بیٹی تھی اور تیسرے میں ہمارا مہمان تھا، رات کے آخری حصے میں اچانک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا: کون ہے؟ تو آواز آئی: میں آپ کی فلاں بیٹی ہوں؟ میں نے کہا: وہ تو 20 سال سے معذور ہے اور گھر میں پڑا ہوا گوشت کا ایک ٹکڑا ہے وہ کیسے صحیح ہو کر چل سکتی ہے؟ یہ سن

www.dawateislami.net

کر وہ کہنے لگی: میں آپ کی وہی بیٹی ہوں، آپ دروازہ تو کھولیں، جب میں نے دروازہ کھول کر دیکھا تو بالکل صحیح کھڑی تھی۔ ہم نے اس سے پوچھا: ہمیں بتاؤ کہ تم کیسے شِفایاب ہوئی؟ تو اس نے بتایا کہ میں نے آپ کو اس مہمان کا بھلائی کے ساتھ ذِکر کرتے ہوئے سُنا تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کا وسیلہ پیش کروں کہ وہ میری تکلیف دور کر دے، لہٰذا میں نے عرض کی: یَا اللہ! تیری بارگاہ میں ہمارے اس مہمان کی عظمت کا صدقہ! میری تکلیف دور فرما اور مجھے عافیت عطا فرما۔ یہ دعا کرتے ہی میں سیدھی کھڑی ہو گئی، جیسا کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ یہ بات سن کر میں اپنے مہمان کی طرف گیا تو گھر میں نہ تھا دروازے پر آیا تو اس کو بھی بند پایا، یہ سُننے کے بعد حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ہاں! واقعی اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم میں چھوٹے بڑے سبھی ہوتے ہیں۔[1]

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کے وسیلے سے مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں وہیں اس بچے کا ذَوقِ نماز اور شَوقِ عِبادت بھی معلوم ہوا کہ اس نے اپنے کام کاج چھوڑ کر نماز کو ترجیح دی اور اَذان کی آواز سُنتے ہی نہ صرف خود نماز کیلئے مسجد میں چلا گیا بلکہ اس شخص کو بھی نماز کی دعوت دے کر اپنے ساتھ مسجد میں لے گیا۔ افسوس صد افسوس! جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتی جا رہی ہیں نمازوں کے معاملے میں ہماری سستیاں مُسلسل بڑھتی

---

1 ... الروض الفائق، باب فی مناقب الصالحین، ص ۱۰۹ ملخصا

www.dawateislami.net

جارہی ہیں، آج ہمارے کانوں میں بھی اَذان کی آواز آتی ہے مگر ہم اپنے کام کاج کی مصروفیات یا محض سُستی (Laziness) کی وجہ سے نماز ہی قضا کر ڈالتی ہیں جبکہ گُناہ کرنے کیلئے ہماری سُستی فوراً چُستی میں بدل جاتی ہے۔ بعض تو ایسی بھی ہیں کہ کئی کئی مہینوں تک جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتیں، اگر کوئی اُن پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نمازوں کی ترغیب دِلائے تو کہتی ہیں "اِنْ شَآءَ اللہ اگلے جمعہ سے دُوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کروں گی یارَمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گی" یوں کسی قِسم کی شرم و جِھجک کے بغیر بڑی دلیری کے ساتھ مَعَاذَ اللہ! اس بات کا گویا اقرار کیا جاتا ہے کہ نمازیں تَرک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ، میں جُمعہ کے دن تک یارمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھوں گی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج گھروں میں اتفاق نہیں، آئے دن لڑائی جھگڑے معمول بن گئے ہیں، ہر ایک رِزق میں بے برکتی کی وجہ سے پریشان ہے، والدین نافرمان اولاد سے بیزار ہیں۔ ذرا غور کیجئے! ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ ہم کیوں ان پریشانیوں کا شِکار ہوتی جارہی ہیں؟ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آج ہم نے اللہ پاک اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور دن رات ان کی نافرمانی والے کاموں میں مشغول ہیں۔ اگر ہم خُود نمازوں سے دُور رہیں گی اور اپنے بچوں کو بھی نماز کی ترغیب نہیں دلائیں گی تو یاد رکھئے! آئے دن ہمیں اِنہی پریشانیوں کا سامنا رہ سکتا ہے۔ کسی نے چوٹ کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے کہ

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت — شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت — سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنجام بُرا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی ہمارے گھروں میں پریشانیوں، بیماریوں، لڑائی جھگڑوں اور تنگدستیوں نے جو ڈیرے ڈال رکھے ہیں اس کی وجہ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات کی خلاف ورزی بھی ہوسکتی ہے۔ لہٰذا زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے سچی توبہ کیجئے اور نمازوں کی پابندی شروع کر دیجئے، ورنہ یاد رکھئے! جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

اللہ پاک پارہ16، سُوْرَۂ مَرْیَم کی آیت نمبر59 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾

(پ۱۶، مریم:۵۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیتِ مُبارکہ میں "غَیّ" کا تذکِرہ ہے اور اِس سے مُراد جہنّم کی ایک وادی ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد اَمجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "غَیّ" جہنّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زِیادہ ہے، اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "ھَبْھَبْ" ہے، جب جہنّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ کریم اس کنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنّم کی آگ) بدستور بھڑکنے لگتی ہے (اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:)

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾

(پ۱۵، بنی اسرآئیل:۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اُسے اور بھڑکا دیں گے۔

www.dawateislami.net

یہ کنواں بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خواروں اور ماں باپ کو ایذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے۔[1]

جہنّم کا عذاب اور دُنیا کی تکلیفیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خوفِ خُدا سے لرز جایئے اور سچی پکی توبہ کر لیجئے۔ ذرا تصور کیجئے جب اُس خطرناک وادی میں بے نمازی کو ڈالا جائے گا تو اُس کا کیا بنے گا۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کا شُوق بھی پیدا کریں۔ پانچوں نمازیں ادا کریں اور تہجد، اشراق وچاشت اور اَوابین کے نوافل بھی ادا کریں، ہر سال ماہِ رمضان کے روزے رکھیں اور دوران سال نفلی روزوں کا بھی اہتمام کریں، مالکِ نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر نیک کاموں میں بھی اپنا مال خرچ (Expense) کرنے کی عادت بنائیں۔ روزانہ تلاوتِ قرآن، ذکر و دُرُود کا معمول بنائیں۔ ساتھ ساتھ اپنے دُشمن شیطان لعین سے بھی ہوشیار رہیں کہ جب وہ ہمیں دن رات ان عبادتوں میں مشغول دیکھے گا تو اِس راستے سے ہٹانے کی بھرپور کوشش کرے گا، سُستی دلائے گا اور ہمیں غافل کرنے کیلئے مختلف ہتھکنڈے بھی استعمال کرے گا مگر ہمیں ثابت قدم رہتے ہوئے مرتے دَم تک عبادت پر اِستقامت کی دُعا کرنی ہوگی۔ ہمارے ربِّ کریم نے ہمیں آخری وقت تک عبادت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ (پ ۱۴، حجر ۹۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور مرتے دَم تک اپنے رَبّ کی عبادت میں رہو۔

1 . . . بہارِ شریعت، ۱/ ۴۳۴، حصہ: ۳

www.dawateislami.net

کوئی بندہ عبادت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے کہ بندہ خواہ کتنا ہی بڑا ولی بن جائے وہ عبادات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ جب سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آخری دَم تک عبادت کرنے کا حکم دیا گیا، تو ہم کیا چیز ہیں۔ اس سے ان اسلامی بہنوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنے آپ کو بڑے بلند مقام و مرتبہ پر فائز سمجھ کر عبادات کے معاملے میں سُستی کرتی ہیں، انہیں غور کرنا چاہئے کہ وہ کہیں شیطان کے خُفیہ اور خطرناک وار کا شکار تو نہیں ہو گئیں، کیونکہ شیطان نے ایسے واروں کے ذریعے بڑے بڑے مشائخ کو گمراہ کیا ہے اور اسی وار کے ذریعے اس نے ولیوں کے سردار، حضور غوثِ پاک، شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بھی بہکانے کی کوشش کی ہے، چنانچہ

یہ سب میرے رب کا فضل ہے

محبوبِ سبحانی، حضرت شیخ عَبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے فرزند فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ارشاد فرمایا: میں ایک سفر میں صحرا کی طرف نکلا اور چند دن وہاں ٹھہرا مگر مجھے پانی نہیں ملتا تھا، جب مجھے پیاس کی سختی محسوس ہوئی تو ایک بادل (Cloud) نے مجھ پر سایہ کیا اور اُس میں سے مجھ پر بارش کے مشابہ ایک چیز گری، میں اس سے سیر اب ہو گیا، پھر میں نے ایک نُور دیکھا جس سے آسمان کا کنارہ روشن ہو گیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی جس سے میں نے ایک آواز سُنی: اے عبدُ القادِر! میں تیرا رَبّ ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں حلال کر دی ہیں، تو میں نے "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم"

www.dawateislami.net

پڑھ کر کہا: اے شیطان لعین! دور ہو جا۔ تو روشن کنارہ اندھیرے میں بدل گیا اور وہ شکل دھواں بن گئی، پھر اس نے مجھ سے کہا: اے عبد القادر! تم مجھ سے اپنے علم، اپنے ربّ کے حکم کے ذریعے نجات پا گئے اور میں نے ایسے 70 مشائخ کو گمراہ کر دیا۔ میں نے کہا: یہ صرف میرے رَبّ کا فضل واحسان ہے۔ شیخ ابُو نصر موسیٰ جو غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے فرزند ہیں وہ فرماتے ہیں: غوثِ پاک سے پُوچھا گیا، آپ نے کس طرح جانا کہ وہ شیطان ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اُس کی اِس بات سے کہ بے شک میں نے تیرے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔[1]

شہا نفس اتارہ مغلوب ہو اب ہو شیطان کا دُور شر غوثِ اَعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۸)

جنوں اور انسانوں کی پیدائش کا اصل مقصد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ شیطان کس طرح اللہ کریم کے نیک بندوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر ہمارا کیا بنے گا؟ ایک تو ہم عبادت کرتی نہیں اور اگر کوئی نیک عمل کر لیں تو اس پر پھولے نہیں سماتیں جب تک دوسروں کے سامنے اپنی نیک نامی کا اظہار نہ کریں کسی پل چین نہیں آتا اور دوسروں سے بہتر تصور کرتے ہوئے خود کو نیک پرہیز گار سمجھنے لگتی ہیں۔ یاد رکھئے! شیطان نے ہزاروں سال عبادت کی، مگر صرف تکبُّر اور حکمِ الٰہی کی نافرمانی کی وجہ سے اُس کی برسوں کی عِبادتیں بے کار اور ہزاروں سال کی رِیاضتیں پامال ہو گئیں، ذلّت ورُسوائی اُس کا مُقدّر

---

1 ... بهجة الاسرار، ذكر شيء من اجوبته مما يدلّ... الخ، ص۲۲۸

www.dawateislami.net

بنی، ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ ایمان سے ہاتھ دھو کر ہمیشہ کیلئے عذابِ نار کا مستحق بن گیا۔ آہ! ہم تو نہ جانے دن میں کتنی مرتبہ اپنے رَبّ کی نافرمانیاں کرتی ہیں، دن بھر گناہوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے، نفلی عبادات تو کیا فرض عبادات تک نہیں کرتی حالانکہ ہماری تو پیدائش کا مقصد ہی رَبِّ کریم کی عبادت کرنا ہے، جیسا کہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں ارشادِ باری ہے۔

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پ۲۷، الذاریات:۵۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اسی طرح پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُلْک آیت نمبر 2 میں اس مقصد کو یوں بیان کیا گیا ہے:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ (پ۲۹، ملک:۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ دونوں آیاتِ مُبارکہ میں تخلیقِ انسانی کے اصل مقصد کو بیان کیا گیا ہے۔ اس مقصد میں کامیابی کیلئے اِنسان کو اس دنیا میں بہُت مُختصر سے وَقت کیلئے بھیجا گیا ہے اور اِسی وقت میں اسے قبر و حشر کے طویل ترین مُعاملات کیلئے تیاری کرنی ہوگی، لہٰذا اس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جایئے اور زندگی کا کوئی بھی لمحہ (Moment) فضولیات میں برباد کرنے کے بجائے عبادت و ریاضت، قرآنِ پاک کی تلاوت، ذِکر و دُرود کی کثرت اور نیکی کی دعوت میں گزارنے کی کوشش کیجئے، کیونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ آئندہ لمحے ہم زندہ بھی رہیں

www.dawateislami.net

گی یا موت ہمیشہ کیلئے ہمیں گہری نیند سُلادے گی۔ آیئے! غفلت سے بیدار ہونے کیلئے رحمتِ عالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نصیحت آموز فرمان سنئے: چنانچہ

پانچ چیزوں کو غنیمت جانو

اِرشاد فرمایا: اِغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ "پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو! (1) شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، جوانی کو بُڑھاپے سے پہلے۔ (2) وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، صِحت کو بیماری سے پہلے۔ (3) وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، مالداری کو تنگدستی سے پہلے۔ (4) وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، فُرصت کو مَشغُولیت سے پہلے۔ (5) وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ اور زِندگی کو موت سے پہلے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی اپنی زندگی کے اصل مقصد کو ذِہن نشین رکھتے ہوئے صحت مند جسم اور جوانی کو کسی بیماری، معذوری یا بُڑھاپے سے پہلے غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں کا ذِخیرہ کرلینا چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہا کرتے اور طویل قیام فرمانے کی وجہ سے آپ کے قدمینِ شریفین سُوج جاتے تھے: چنانچہ

کیا میں اپنے رب کا شکر گزار نہ بنو؟

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نماز میں اس قدر قیام فرماتے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارک پاؤں سُوج جاتے۔ (ایک دن) حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عَرض کی: یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ

۱... مستدرک، کتاب الرقاق، نعمتان مغبون فیھما... الخ، ۵/۴۳۵، حدیث: ۷۹۱۶

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ ایسا کر رہے ہیں، حالانکہ اللہ کریم نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں۔ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! "اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا" کیا میں اللہ پاک کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس قدر عبادت و ریاضت فرمایا کرتے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدمینِ شریفین پر وَرم آجاتا پھر بھی عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ ایک ہم ہیں کہ دن بھر کام کاج میں مصروف رہتی ہیں اور اس دوران جتنی نمازیں آتی ہیں ان کی ادائیگی سے غافل رہتی ہیں اور رات کو تھکن کا بہانہ بنا کر نمازِ عشا پڑھے بغیر غفلت کی نیند سو جاتی ہیں، اگر صبح کہیں جانا ہو تو رات کو ہی الارم سیٹ کر لیتی ہیں تاکہ لیٹ نہ ہو جائیں مگر افسوس! نمازِ فجر پڑھنے کیلئے ایسی کوشش کیوں نہیں کرتیں؟ یاد رکھئے! ہم مسلمان ہیں اور مسلمان پر دن بھر میں پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ ہمیں تو پانچوں نمازیں سفر ہو یا حضر، سردی ہو یا گرمی، خوشی ہو یا غمی ہر حال میں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کوشش کر کے اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری سنّت پر عمل کرتے ہوئے اپنی نیند کی قُربانی دے کر رات میں بھی کچھ نہ کچھ عبادت کا معمول بنانا چاہئے تاکہ اللہ کریم کے نیک بندوں میں شامل ہو جائیں کیونکہ رات کے وقت عبادت کرنا اللہ کریم کے نیک بندوں کی بہت پیاری صفت ہے، جس کو ربِّ کریم پارہ 19 سُوْرَۃُ الْفُرْقَان کی آیت نمبر 64 میں یوں بیان فرماتا ہے:

---

1 ... مسلم، کتاب صفة القیامة، باب اکثار الاعمال ... الخ، ص ۱۱۶۰، حدیث: ۷۱۲۶

www.dawateislami.net

وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ﴿۶۴﴾ (پ۱۹، الفرقان:۶۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں

اسی طرح پارہ21 سُوْرَۃُ السَّجدَہ کی آیت نمبر16 میں ارشاد ہوتا ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۪ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ (پ۲۱، السجدۃ:۱۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔

اسی طرح پارہ26 سُوْرَۃُ الذّٰرِیات آیت نمبر17 اور18 میں ارشاد ہوتا ہے:

كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پ۲۶، الذّٰریات:۱۷-۱۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات اِستغفار کرتے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیاتِ مُبارکہ میں اللہ کریم کے نیک بندوں کے شوقِ عبادت کو بیان کیا گیا ہے کہ جب لوگ سو جاتے ہیں تو یہ نیک ہستیاں اپنے رَبّ کی عبادت میں مشغول ہو جاتی ہیں۔ یاد رہے اَولیائے کرام بھی دن میں کام کاج کرتے تھے، اپنے بال بچوں کی تربیت بھی کرتے تھے حالانکہ دن بھر کی تھکاوٹ کے بعد رات کی نیند ہر ایک کو پیاری ہوتی ہے مگر یہ حضرات سونے کے بجائے اپنے رَبّ کو راضی کرتے اور توبہ واِستغفار کرتے تھے اگر بتقاضائے بشریت نیند آتی تو مختلف طریقوں سے نیند اڑاتے اور پھر مصروفِ عبادت ہو جاتے۔

www.dawateislami.net

نیند اڑانے کا انوکھا انداز

حضرتِ سَیِّدنا شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابتدائے رِیاضَت میں جب مجھے نیند آتی تو میں آنکھوں میں نمک کی سلائی لگاتا، جب نیند زیادہ تنگ کرتی تو میں گرم سلائی آنکھوں میں پھیر لیتا۔

حضرتِ ابراہیم بن حاکم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے والدِ محترم کو جب نیند آنے لگتی تو وہ دریا کے اندر تشریف لے جاتے اور اللہ کی تسبیح کرنے لگتے جسے سُن کر دریا کی مچھلیاں اکٹھی ہو جاتیں اور وہ بھی تسبیح کرنے لگتیں۔

حضرتِ سَیِّدنا وہب بن مُنبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی نیند اُڑانے کیلئے دُعا مانگی تو اللہ پاک نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور انہیں چالیس برس تک نیند نہ آئی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب رات میں عبادت و رِیاضت سے مُتعلق بُزرگانِ دین کے چند واقعات سنئے اور اپنے اندر شوقِ عبادت پیدا کیجئے۔ چنانچہ

عاجزی ہو تو ایسی

حضرت سیِّدُنا حبیب نجار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رات بھر عبادت کرتے اور دن بھر روزہ رکھتے اور افطار کیلئے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ دوسروں کو دے دیتے اور خود ساری رات اللہ پاک کی بارگاہ میں بھوکے ہی قیام میں گزار دیتے۔ جب صبح قریب ہونے لگتی تو عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈُوبا رہا

1 ... مکاشفۃ القلوب، ص۳۸

www.dawateislami.net

اور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یاالٰہی! یہ تیرا ذلیل، گنہگار اور بیمار بندہ تیرے بابِ کرم پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ (Protection) کا طلب گار ہے۔[1]

بغیر چراغ کے گھر روشن رہتا

اِمام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی بہن حضرت حَفصہ بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا بصرہ میں ایک انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں، آپ ساری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دیتیں اور نماز میں آدھا قرآنِ پاک تلاوت فرماتیں۔ بسا اوقات اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر اتنی دیر نماز میں کھڑی رہتیں کہ آپ کا چراغ بجھ جاتا، لیکن آپ کیلئے صُبح تک (چراغ کی روشنی کے بغیر) گھر روشن رہتا۔[2]

اے نفس تُو کتنا سوئے گا؟

حضرتِ رَابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی اپنی وفات تک یہ عادت رہی کہ آپ ساری رات نماز پڑھتی رہتیں اور جب فجر کا وقت قریب ہوتا تو تھوڑی دیر کے لئے سو جاتیں، پھر بیدار ہو کر کہتیں: اے نفس! تم کتنا سوؤ گے اور کتنا جاگو گے، عنقریب تم ایسی نیند سو جاؤ گے کہ اس کے بعد قیامت کی صبح کو ہی بیدار ہو گے۔[3]

رات میں عبادت کرنے کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بُزرگانِ دین کے واقعات کو سُن کر ہمارے

1 ... الروض الفائق، باب فی النزیہ وذکر الصالحین، ص ۲۴۶ ملخصا

2 ... تفسیر صراط الجنان، پ۱۹، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴، ۷/ ۵۳

3 ... تفسیر روح البیان، پ ۱۹، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴، ۶/ ۲۴۲

www.dawateislami.net

دل میں بھی رَبِّ کریم کی عبادت کا شوق پیدا ہوا ہو گا لہٰذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ نمازِ عشا پڑھ کر کچھ دیر آرام (Rest) کرنے کے بعد سستی اڑا کر رات کے وقت کچھ نہ کچھ عبادت و تلاوت کا معمول بنائیں کہ رات میں عبادت کرنے کے بڑے فوائد ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ جو عبادت جس وقت کرنا فرض ہے اسے اس وقت ہی کیا جائے البتہ نفلی عبادت رات میں کرنا دن کے مُقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے۔ اور اس کے فوائد بھی ہیں۔ آیئے! تفسیر صراطُ الجِنان کی روشنی میں اس کے کچھ فوائد سنتی ہیں:

(1) اس وقت قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور سمجھنے میں زیادہ دِل جَمعی حاصل ہوتی ہے کیونکہ اس وقت شور و غل نہیں ہوتا بلکہ سکون اور اطمینان ہوتا ہے جو کہ دِل جَمعی حاصل ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

(2) اس وقت عبادت کرنے میں کامل اخلاص نصیب ہوتا ہے اور عبادت میں رِیاکاری، نمود و نمائش اور دکھلاوا نہیں ہوتا کیونکہ عام طور پر اس وقت لوگ بیدار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے رِیاکاری کا موقع نہیں ہوتا۔[1]

عبادت میں گُزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یاخُدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عبادت کا ذوق پیدا کرنے کے طریقے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم عبادت میں رغبت پانے کیلئے عبادت

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۱۹، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴، ۷/ ۵۲

www.dawateislami.net

کے فضائل اور بُزرگانِ دِین کے واقعات سُن رہی تھیں کہ اُن کے شب و روز عبادت میں بسر ہوتے تھے۔ فی زمانہ ہماری اکثریت عبادت سے دُور اور گناہوں میں مشغول ہوتی جارہی ہے۔ ہم غور کریں کہ آخر وہ کون سے اَسباب ہیں جن کی نحوست ہمیں عبادت سے دور کرتی جارہی ہے۔

یادرکھئے! عبادت سے دوری کے بہت سے اسباب ہیں جن میں مبتلا ہو کر ہم اپنی زندگی کے اصل مقصد کو بھولی بیٹھی ہیں، ان میں مصروف رہنے سے نہ تو کوئی دنیاوی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور نہ ہی یہ اسباب ہماری آخرت کیلئے فائدہ مند ہوں گے۔ آیئے! اب عبادت میں لذت واِستقامت حاصل نہ ہونے کے اسباب اور ان کے علاج کے بارے میں کچھ سنتی ہیں:

(1) ذوقِ عبادت پیدا کرنے کیلئے دعا کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شوقِ عبادت پیدا کرنے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی عبادت پر مدد حاصل کرنے کیلئے اس طرح دعا مانگتے تھے: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اے اللہ! تُو اپنے ذِکر، اپنے شکر اور اپنی عبادت اچھی طرح کرنے پر میری مدد فرما۔[1]

(2) دنیا کی محبّت دل سے نکال دیجئے

شوقِ عبادت سے دُوری کا ایک سبب مال کی بے جا مَحَبَّت اور ہر وقت مال و دولت کمانے کی دُھن میں مصروف رہنا ہے جس کی وجہ سے ہم حُقُوقُ الْعِباد اور حُقُوقُ اللہ سے غافل ہوتی جارہی ہیں۔ یادرکھئے! یہ سب دُنیا سے محبّت کی علامت ہے کہ نماز میں

۱ ... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، امر النبی عمر بن ... الخ، ۱۵/۳۸۸، حدیث: ۳۰۴۴۴

www.dawateislami.net

بھی ہم دنیاوی اُلجھنوں کا شکار ہو کر عبادت کی حقیقی لذّت سے محروم رہتی ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اِرشاد ہے: جس طرح مریض کو کھانے سے لذّت محسوس نہیں ہوتی اسی طرح دنیادار کو عبادت سے لذّت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ جو دُنیا کی محبت سے لذّت محسوس کرتا ہے وہ عبادت کی لذّت نہیں پاسکتا۔[1] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے دل سے دُنیا کی محبّت نکال کر نماز و دیگر عبادات کی عادت بنانے کی کوشش کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) کم کھانے کی عادت بنائیے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عبادت میں رُکاوٹ اور سستی کا ایک سبب پیٹ بھر کے کھانا بھی ہے کیونکہ اِنسان جب خوب سیر ہو کر کھالیتا ہے تو اس کا بدن بوجھل ہو جاتا، آنکھوں میں نیند بھر جاتی اور اعضا سست پڑ جاتے ہیں، یوں دیگر کاموں کے ساتھ ساتھ عبادت میں بھی دل نہیں لگتا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ عبادت کی لذّت پانے کیلئے بھوک سے کم کھانے کی عادت (Habit) بنائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ! عبادت میں سستی نہیں ہوگی اور اس سے ذوقِ عبادت بھی بڑھے گا۔

اَمیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک مرتبہ فرمایا: جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا، تاکہ عبادت کی حَلاوت (مٹھاس) نصیب ہو

1 ... احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، باب بیان صفة الدنیا، ۳/۲۶۶

www.dawateislami.net

اور جب سے میں مسلمان ہوا ہوں دیدارِ الٰہی کے جام پینے کے شوق میں کبھی سیر ہو کر نہیں پیا۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا ابو سلیمان دَارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں عبادت میں سب سے زیادہ مِٹھاس اُس وقت محسوس کرتا ہوں جب بُھوک کی وجہ سے میرا پیٹ خالی ہوتا ہے۔[2]

بُھوک کی اور پیاس کی مولیٰ مجھے سوغات دے یا الٰہی ! حشر میں دیدار کی خیرات دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) عبادت کے فوائد کو پیشِ نظر رکھئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عبادت کا ذوق پیدا کرنے کیلئے رضائے الٰہی کے حصول کے ساتھ ساتھ اس کے دُنیوی اور اُخروی فوائد کو پیشِ نظر رکھئے کہ اس طرح بھی عبادت کا شوق پیدا ہوگا۔ اعلیٰ حضرت کے والدِ گرامی، مولانا مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عبادت کے دنیاوی اور اُخروی کئی فوائد بیان فرمائے ہیں، آیئے ! ان میں سے کچھ فوائد ہم بھی سنتی ہیں:

(1) جو شخص عبادت کرتا ہے اللہ پاک کے ممدوحین میں داخل ہوتا ہے کہ ربِّ کریم عابدوں کی مدح وثنا کرتا ہے۔

(2) اس سے محبّت رکھتا ہے۔

---

1 ... منہاج العابدین، الفصل الخامس، البطن وحفظہ، ص ۸۴

2 ... منہاج العابدین، الفصل الخامس، البطن وحفظہ، ص ۸۴

www.dawateislami.net

(3) اس کے سب کام درست کرتا ہے۔

(4) اس کے رزق کا کفیل ہوتا ہے۔

(5) اس کی مدد کرتا ہے اور دشمنوں کے شر اور فساد سے محفوظ رکھتا ہے۔

(6) اس کا مُونس ہو جاتا ہے اور وحشت اس کے دل سے دُور کرتا ہے۔

(7) خَلق کے دل میں اس کی محبت پیدا کرتا ہے کہ چھوٹے بڑے امیر غریب اچھے بُرے یہاں تک کہ آسمان وزمین کے چرند پرند اس سے محبّت رکھتے ہیں۔

(8) برکتِ عام اس کو عنایت ہوتی ہے یہاں تک کہ لوگ اس کے کپڑوں اور مکان سے تبرک (حاصل) کرتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(9) درگاہِ الٰہی میں اس کو ایسی عزت حاصل ہوتی ہے کہ لوگ اس کی جاہ وبرکت کو اپنی حاجتوں میں وسیلہ کرتے ہیں اور اس کے تَوَسُّل اور شفاعت سے مُرادیں پاتے ہیں۔

(10) موت کی سختی سے محفوظ رہتا ہے۔

(11) پروردگارِ عالَم اس کو اس وقت ایمان ومعرفت پر ثابت رکھتا ہے اور شیطان کے وسوسے اور اغوا (دھوکے) سے بچاتا ہے۔

(12) اسے قبر کے فتنہ سے امن میں رکھتے ہیں اور نکرین کے سوال کا جواب سکھاتے ہیں۔

(13) اس کی قبر کو روشن اور فراخ کرتے ہیں۔

(14) اس کی قبر میں بہشت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں۔

(15) قیامت کے اہوال سے محفوظ رہے گا۔

www.dawateislami.net

(16) نامۂ اعمال اُس کا دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

(17) حساب اس کا آسانی کے ساتھ ہو گا یا اس سے اصلاً حساب نہ کریں گے۔

(18) پانی حوضِ کوثر کا اسے پلائیں گے اس کے پینے کے بعد پیاس اس کے پاس کبھی نہ آئے گی۔

(19) پُل صراط سے آسانی کے ساتھ گزر جائے گا۔

(20) قیامت کے دن اسے نور کے تودوں پر بٹھائیں گے اور عرش یا لِواءِ محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سایہ تلے جگہ دیں گے۔

(21) خدا کے دیدار سے مشرف فرمادیں گے اور یہ نعمت سب نعمتوں سے افضل اور سب کرامتوں سے اکمل ہے۔[1]

(5) عبادت کا شوق پیدا کرنے کے مزید طریقے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عبادت کا شوق پیدا کرنے کیلئے **اچھی صحبت اپنائیے** کہ نیک لوگوں کو عبادت و تلاوت میں مشغول دیکھ کر ہمارے اندر بھی عبادت کا جذبہ پیدا ہو گا۔ اس کے علاوہ نام و نمائش کیلئے نیکیاں کرنے کی عادت کو نکال دیجئے کہ اس سے ہماری آخرت کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور صرف **رضائے الٰہی کیلئے عبادت کیجئے** اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اس کا دنیا میں بھی فائدہ ہو گا اور آخرت میں بھی کامیابی نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . الکلام الاوضح، ص۳۲۷۔۳۲۸ ملتقطا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہ رَجَبُ المرجّب اپنی برکتیں لٹاتا ہمارے درمیان جاری وساری ہے، 6 رَجَبُ المرجّب کو سلطانُ الہند، حضرتِ سَیِّدنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس مُبارک ہے، آیئے! اسی مُناسبت سے آپ کی سیرتِ مُبارکہ کی مختصر جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

نام ونسب اور مختصر تعارف

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام حَسَن چشتی اَجمیری ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادت 537ھ بمطابق 1142 کو سِجِستان یا سِیستان کے علاقے سَنجر میں پاکیزہ اور علمی گھرانے میں ہوئی۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مشہور اَلقابات میں مُعینُ الدّین، غریب نواز، سلطانُ الہِند اور عطائے رسول شامل ہیں۔[2] حُصُولِ عِلْم کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شام، بغداد اور کِرمان وغیرہ کا سفر بھی اِختیار فرمایا۔ زیارتِ حَرمین کے دُوران بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ کو ہند کی وِلایت عطا ہوئی اور وہاں دِین کی خدمت بجا لانے کا حکم ملا۔[3] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے اَخلاق، کردار اور گفتار سے اس خطّے میں اسلام کا بول بالا فرمایا۔ لاکھوں لوگ آپ کی نگاہِ فیض سے متاثّر (Impressed) ہو کر اِسلام کے نور میں داخل ہو گئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِصلاح و تبلیغ کے ذریعے تلامِذہ وخلفا کی ایسی جماعت تیار کی جس نے (پاک وہند) کے کونے کونے میں خدمتِ دین کا عظیم فریضہ سَرانجام دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تحریر وتصنیف کے ذریعے بھی اِشاعتِ دین اور مخلوقِ

1 . . . اقتباس الانوار، ص۳۴۵ ملخصا

2 . . . معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۲۰ ملخصا

3 . . . سیر الاقطاب، ص۱۴۲ ملخصا

www.dawateislami.net

خدا کی اِصلاح کا فریضہ سر انجام دیا۔ آپ کی تصانیف میں اَنِیْسُ الاَرْوَاح، کَشْفُ الاَسْرَار، گَنْجُ الاَسْرَار اور دیوانِ مُعِیْن کا تذکرہ ملتا ہے۔[1] خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 45 سال سرزمینِ ہند پر دینِ سلام کی خدمت میں گزارے۔ آخر کار عِلم و حکمت اور نورِ ہدایت کا یہ چراغ 6 رجب 627ھ کو اَجمیر شریف (راجستھان، ہند) میں اس دُنیائے فَانی سے کُوچ کر گیا اور اَجمیر شریف میں ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزارِ پُر انوار بَرَکتیں لُٹا رہا ہے۔

جو بھی سائل آجاتا ہے مَن کی مُرادیں پا جاتا ہے
میں نے بھی دامن ہے پَسارا یاخواجہ مِری جھولی بھر دو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نفلی روزوں کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے نفلی روزوں کے متعلق چند مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔

پہلے دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: (1) جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نفل روزہ رکھا اللہ کریم اُسے دوزخ سے چالیس 40 سال (کا فاصلہ) دُور فرمادے گا۔[2] (2) اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے

1 . . . معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۰۳ تا ۱۰۶ ملتقطا

2 . . . کنز العمال، کتاب الصوم، الباب الثانی، جز۸، ۴/۲۵۵، حدیث: ۲۴۱۴۸

www.dawateislami.net

دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پُورا نہ ہو گا اس کا ثواب تو قِیامت ہی کے دن ملے گا۔[1]

☆ کثرت سے نفل روزے رکھنا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتِ مبارکہ ہے۔ ☆ حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تین(3) دن مہینے کے شروع میں، تین (3) دن وَسط میں اور تین(3) دن آخِر میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اَوائل، اَواسط اور اَواخِر میں روزہ دار رہتے تھے۔[2] ☆ ماں باپ اگر اولاد کو نَفْل روزے سے اِس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والدین کی اطاعت کرے۔[3] ☆ شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔[4] ☆ نفل روزہ قصداً شروع کرنے سے پورا کرنا واجِب ہو جاتا ہے اگر توڑا تو قضا واجِب ہو گی۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول" هدِیَّةً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مسند ابی یعلی، مسند ابی ھریرۃ، ۵/۳۵۳، حدیث: ۶۱۰۴

2 ... کنز العمال، کتاب الصوم، الباب الثانی، جزء ۸، ۴/۳۰۴، حدیث: ۲۴۶۲۴

3 ... رد المحتار، کتاب الصوم، فیما یکرہ للصائم، ۳/۴۷۸

4 ... درمختار، کتاب الصوم، فی العوارض، ۳/۴۷۷

5 ... درمختار، کتاب الصوم، فی العوارض، ۳/۴۷۳

www.dawateislami.net

بیان:11 ہر مُبارک بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آج میرے ربّ کے پاس سے آنے والا آیا اور کہا: آپ کی اُمّت میں سے جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے، دس گناہ معاف فرماتا ہے، دس دَرَجات بلند فرماتا ہے اور جو کوئی آپ پر سلام بھیجتا ہے اللہ کریم اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

---

1 ... مسند امام احمد، مسند المدنیین، ۵/۵۰۹، حدیث: ۱۶۳۵۲

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان کا موضوع ہے **"دنیا نے ہمیں کیا دیا"** اس بیان میں ہم سنیں گی کہ دنیا سے محبّت کا کیا انجام ہے، بُزرگانِ دین کی نظر میں دنیا کی کیا حیثیت تھی اور وہ کس طرح دنیا سے اپنے آپ کو بچایا کرتے تھے، ہم یہ بھی سنیں گی کہ دنیا کیا ہے اور اسے دنیا کیوں کہتے ہیں اور یہ بھی کہ کون سی دنیا اچھی اور کون سی دنیا قابلِ مذمّت ہے، اس کے علاوہ نیک اعمال کی اہمیّت کے ساتھ ساتھ ماہِ رجب المرجب کی مناسبت سے حضرت سیدنا اَمیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور سیّدنا امامِ جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔

www.dawateislami.net

اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

دنیا سے محبت کا انجام

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا گُزر ایک ایسی بستی (Colony) کے پاس سے ہوا جس کے انسان و جن، چرند پرند، تمام چوپائے اور کیڑے مکوڑے مر چکے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کچھ دیر کھڑے اس کو دیکھتے رہے پھر اپنے حواریوں کی طرف مُتوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: یہ سب اللہ پاک کے عذاب سے ہلاک ہوئے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ایک ساتھ نہ مرتے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان مُردوں کو پکارا: اے بستی والو! ان میں سے ایک نے جواب دیا: لَبَّیْكَ یَا رُوْحَ اللہ! یعنی اے روحُ اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا گناہ کیا تھا؟ اس نے کہا: ہم شیطان کی پُوجا اور دنیا سے مَحَبَّت کرتے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہاری شیطان کی پوجا کیا تھی؟ وہ بولا: ہم اللہ پاک کے نافرمانوں کی پیروی کرتے تھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہاری دنیا سے محبت کیسی تھی؟ اس نے کہا: ایسی جیسے بچہ اپنی ماں سے محبت کرتا ہے، جب دنیا ہمارے پاس آتی تو ہم خوش ہوتے اور جب چلی جاتی تو ہم غمگین ہوتے۔ ساتھ ہی ہم نے لمبی اُمیدیں باندھ رکھی تھیں اور اللہ پاک کی اطاعت سے مُنہ پھیر کر اس کی ناراضی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ اس نے کہا: ہم نے رات خیریت میں گزاری اور صبح ہاویہ میں کی۔ فرمایا: ہاوِیَہ کیا ہے؟ وہ بولا: سِجِّین۔ ارشاد فرمایا: سجین کیا ہے؟ اس نے کہا: دنیا

www.dawateislami.net

کے تمام حصوں جتنا آگ (Fire) کا ایک انگارہ ہے اس میں ہم سب کی رُوحیں دفن کر دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھی کیوں بات نہیں کر رہے؟ وہ بولا: یہ بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ارشاد فرمایا: اس کی وجہ؟ وہ کہنے لگا: ان کے مُونہوں میں آگ کی لگامیں ڈال دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: پھر تم مجھ سے کیسے بات کر رہے ہو حالانکہ تم بھی تو ان ہی میں ہو؟ اس نے کہا: یقیناً میں ان ہی میں ہوں لیکن میرا وہ حال نہیں جو اِن کا ہے جب مصیبت آئی تو ان کے ساتھ مجھے بھی گھیر لیا اور اب میں ہَاوِیہ میں ایک بال سے لٹکا ہوا ہوں، میں نہیں جانتا کہ مجھے آگ میں گرا دیا جائے گا یا پھر میں نجات پالوں گا۔[1]

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ! جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
گر جہاں میں سو برس تو جی بھی لے قبر میں تنہا قیامت تک رہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت میں دنیا سے محبّت کرنے والیوں کیلئے نصیحت موجود ہے۔ ہم میں کئی ایسی ہوں گی جن کے پاس مال و دولت کی کثرت ہو گی، کئی جائیدادیں، زمینیں، بنگلے اور عالیشان گاڑیاں ہوں گی لیکن اس کے باجود بھی ہماری حرص (Greed) ختم ہونے کا نام نہیں لیتی، ہم غور کریں کہ کہیں ہم دنیا سے محبّت کرنے والوں کے عبرت ناک انجام سے غافل تو نہیں ہو گئیں؟ کیا ہمیں ہمیشہ اس دُنیا میں رہنا ہے؟ کیا ہمیں مغفرت کا پروانہ مل چکا ہے؟ کیا ہم پچھلی اُمتوں پر

1... حلیۃ الاولیاء، وھب بن منبہ، ۴/۶۴، رقم: ۴۷۶۲

www.dawateislami.net

آنے والے عذابات کو بھول گئیں ؟کیا ہمیں روزانہ اُٹھتے جنازوں سے عبرت حاصل نہیں ہوتی، کیا ہم بسترِ علالت پر سسکتے مریضوں سے سبق حاصل نہیں کرتیں؟ کیا ہم نزع کی سختیاں سہہ سکیں گی؟ کیا ہم تنگ و تاریک قبر کو بُھول چکی ہیں ؟ کیا ہم نے قبر کے سانپ بچھوؤں اور کیڑے مکوڑوں سے نجات کا طریقہ سوچ لیا؟ کیا ہم مُنکر نکیر کے سوالات کے جوابات دینے میں کامیاب ہو جائیں گی ؟ کیا قیامت کے دن ہم سے حساب و کتاب نہیں ہو گا؟ بہر حال عافیت اسی میں ہے کہ ہم نے جتنا دنیا میں رہنا ہے اُتنا دنیا کیلئے اور جتنا عرصہ قبر و آخرت کا ہے اُتنی قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول رہیں، کئی ہنستی بولتی اچانک موت کا شکار ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے اندھیری قبر میں پہنچ جاتی ہیں اِسی طرح ہمیں بھی مرنا پڑے گا، اَندھیری قبر میں اُترنا پڑے گا اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا پڑے گا۔

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا آخرت میں مال کا ہے کام کیا؟
مالِ دنیا دوجہاں میں ہے وبال کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالجلال

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۰۹-۷۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کا جال

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُنیا کی محبّت شیطان کا ایسا جال ہے کہ اس میں پھنس کر ہم نیک کاموں سے دُور ہوتی چلی جاتی ہے، مثلاً پہلے تو مستحبات سے دُور ہوتی ہیں، پھر سنّتوں سے غافل ہوتی ہیں، اس کے بعد فرائض و واجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ گناہوں بھرے کاموں کی عادی بن جاتی ہیں۔ نمازیں چھوڑنے کا

www.dawateislami.net

معمول بن جاتا ہے، جھوٹ بولنے، غیبت کرنے، دوسروں کا دل دُکھانے، گانے باجے سُننے اور طرح طرح کے گناہوں اور ناجائز کاموں میں زندگی بسر ہونے لگتی ہے۔ اس کے علاوہ دنیا میں بہت مشغول رہنے والی اپنوں کو بُھلا بیٹھتی ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والی غریبوں کو حقیر و کم تر سمجھنے لگتی ہے، دُنیا میں مشغول رہنے والی کنجوس (Miser) ہو جاتی ہے، دُنیا میں مشغول رہنے والی تکبر کی آفت میں مبتلا ہو جاتی ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والی پر نصیحت اثر نہیں کرتی، دنیا میں بہت مشغول رہنے والی حلال و حرام میں تمیز نہیں کر پاتی، دنیا میں بہت مشغول رہنے والی حُقُوقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حقوقُ العباد یعنی بندوں کے حقوق سے بھی غافل ہو جاتی ہے۔ الغرض! دنیا میں بہت مشغول رہنے والی طرح طرح کی آفات میں مُبتلا رہتی ہے۔ دنیا میں بہت مشغول رہنے والی اگر دنیا کی حقیقت کو جان لیتی تو کبھی بھی اس سے دل نہ لگاتی۔ قرآنِ کریم کی مختلف آیاتِ کریمہ میں دُنیا کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے چنانچہ

پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی آیت نمبر 20 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ (پ۲۷، الحدید: ۲۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں لکھا ہے: اس آیت میں دُنیا کی حقیقت بیان کی جارہی ہے تاکہ مسلمان اس کی طرف راغب نہ ہوں، کیونکہ دُنیا بہت کم نفع والی اور جلد ختم ہو جانے والی ہے۔ اس آیت میں اللہ پاک نے دُنیا کے بارے

www.dawateislami.net

میں پانچ (5) چیزیں بیان فرمائی ہیں:

(1-2) دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہے جو کہ بچوں کا کام ہے اور صرف اس کے حصول میں محنت و مشقت کرتے رہنا وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔

(3) دنیا کی زندگی زینت و آرائش کا نام ہے جو کہ عورتوں کا شیوہ ہے۔

(4-5) دنیا کی زندگی آپس میں فخر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے۔

جب دنیا کا یہ حال ہے اور اس میں ایسی قباحتیں موجود ہیں تو اس میں دل لگانے اور اس کے حصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے ان کاموں میں مشغول ہونا چاہئے جن سے اُخروی زندگی سنور سکتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب دنیا کی حقیقت کے بارے میں بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے چند ارشادات سنتی ہیں: چنانچہ

نیلی آنکھوں والی بدصورت بُڑھیا

حضرت فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: قیامت کے دن ایک نیلی آنکھوں والی نہایت بد صورت بُڑھیا جس کے دانت آگے کی طرف نکلے ہوں گے لوگوں کے سامنے ظاہر ہو گی اور ان سے پوچھا جائے گا: اِس کو جانتے ہو؟ لوگ کہیں گے: ہم اِس کی پہچان سے اللہ پاک کی پناہ

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۲۷، الحدید، تحت الآیۃ: ۲۰، ۹/ ۷۴۰

www.dawateislami.net

چاہتے ہیں۔ کہا جائے گا: یہ وُہی دُنیا ہے جس پر تم فخر کیا کرتے تھے، اِسی کی وجہ سے قطعِ رحمی کرتے (یعنی رشتے داریاں کاٹتے) تھے، اِسی کے سبب ایک دوسرے سے حسد اور دشمنی کرتے تھے۔ پھر اُس (بڑھیا نُما دنیا) کو جہنّم میں ڈالا جائے گا تو پکارے گی: اے میرے پَروَردگار! میری پیروی کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: اُن کو بھی اس کے ساتھ کر دو۔[1]

دنیا کی حقیقت

اسی طرح مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ میں ہے: حدیث میں ہے: اگر دُنیا کی قدر اللہ (پاک) کے نزدیک ایک مچھر کے پَر کے برابر (بھی) ہوتی تو (پانی کا) ایک گھُونٹ (بھی) اس میں سے کافر کو نہ دیتا۔[2] (دُنیا) ذلیل ہے (اِسی لئے) ذلیلوں کو دی گئی، جب سے اِسے بنایا ہے کبھی اِس کی طرف نظر نہ فرمائی، دُنیا، آسمان و زمین کے درمیان فضا میں لٹکی ہوئی ہے۔ یعنی روتی دھوتی ہے اور کہتی ہے: اے میرے رب! تُو مجھ سے کیوں ناراض ہے؟ (پھر فرمایا) سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو دُنیا میں سونے چاندی سے محبّت رکھتے ہیں قیامت کے دن پکارے جائیں گے کہاں ہیں وہ لوگ جو خدا کے دشمن سے محبّت رکھتے تھے۔ اللہ کریم دُنیا کو اپنے محبوب یعنی پیارے بندوں سے ایسا دُور فرماتا ہے جیسے ایک ماں اپنے بیمار بچے کو نُقصان دِہ چیزوں سے دُور رکھتی ہے۔[3]

---

1 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الدنیا، ۵/۷۲، حدیث: ۱۲۳

2 . . . ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ھوان الدنیا . . . الخ، ۴/۱۴۳، حدیث ۲۳۲۷

3 . . . نیکی کی دعوت، ص۲۶۵-ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۴۶۴ تا ۴۶۵ ملتقطا

www.dawateislami.net

حُبِّ دُنیا میں دل پھنس گیا ہے نفسِ بدکار حاوی ہوا ہے
ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بُزرگانِ دین کا کردار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے، یہ حضرات دنیا کی حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ دُنیا ان کی طرف آتی ہے مگر وہ دُنیا کے مقابلے میں ہمیشہ آخرت کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ

دنیا سے بے رغبت خلیفہ

اَمیرُ المؤمنین، حضرت عمر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے خلیفہ بنتے ہی زُہد و قناعت (یعنی دُنیا سے بے رغبتی کو) اِختیار کرلیا، عیش و عشرت کو ٹھکرادیا، لذیذ کھانے چھوڑ دیئے اور بہت سادہ غِذا استعمال فرمانے لگے۔ چنانچہ نعیم بن سلامت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں اَمیرُ المؤمنین، عُمر بن عَبْدُ العزیز کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ زیتون کے تیل کے ساتھ روٹی تناول فرمارہے تھے۔[1] یونس بن شیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اَمیرُ المؤمنین حضرت عمر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلافت کے بعد اس حال میں دیکھا کہ اگر میں چاہتا تو بغیر چھوئے ہوئے ان کی پسلیوں کو گن سکتا تھا۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے غلام ابو امیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے

1...سیرت ابن جوزی، ص۱۸۰

2...سیرت ابن جوزی، ص۱۸۱ ملخصا

www.dawateislami.net

آقا اَمیرُ المؤمنین کے پاس آیا تو آپ مسور کی دال تناول فرمارہے تھے میں نے کہا: کُلَّ یَومٍ عَدَسٌ! یعنی روز روز دال! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ نے فرمایا: اے بیٹے! هَذَا طَعَامُ مَولَاكَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْن! یعنی تمہارے آقا اَمیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی یہی غذا ہے۔[1]

واہ کیا بات ہے "مسور" کی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللہ! اَمیرُ المؤمنین، حضرت عمر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اتنی بڑی سَلْطنت کے خلیفہ ہوتے ہوئے بھی سادہ غذا استعمال فرماتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سادگی اپنائیں اور دال سبزی بھی خوشی خوشی کھالیا کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مسور کی دال کی تو کیا شان ہے کہ حدیثِ پاک میں اسے برکت والی چیز قرار دیا گیا ہے: چنانچہ

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم مسور ضرور کھایا کرو، کیونکہ یہ برکت والی چیز ہے۔ جو دل کو نرم کرتی اور آنسوؤں کو بڑھاتی ہے۔ اس میں 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی برکات شامل ہیں جن میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی شامل ہیں۔[2]

تفسیرِ قرطبی میں ہے: حضرت عُمر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دن زیتون، ایک دن گوشت اور ایک دن مسور کی دال سے روٹی تَناوُل فرماتے۔ حضرت حَلیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسور اور زیتون نیکوں کی غذا ہے۔ مسور بدن (Body) کو دُبلا کرتا ہے اور دُبلا بدن عبادت میں مددگار ہوتا ہے، مسور سے ایسی شہوت نہیں بھڑکتی جیسی گوشت کھانے

1...سیرت ابن جوزی، ص ۱۸۱ ملخصا

2...مسند الفردوس، ۲/۶۷، حدیث: ۳۸۷۶

www.dawateislami.net

سے بھڑ کتی ہے۔[1]

میں کم کھانا کھانے کی عادت بناؤں خدایا کرم! استقامت بھی پاؤں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دنیا اور آخرت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ایک سچی حقیقت ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کے مُقابلے میں دنیا بہت جلد ختم ہو جانے والی ہے، دُنیا کی طلبگار بظاہر اس دنیا کے حُصُول پر بہت خوش ہوتی ہے، اس سے لمبی لمبی اُمیدیں وابستہ کر لیتی ہے، اس کی رنگینیوں میں گم ہو جاتی ہے مگر جب ہوش آتا ہے تو ہاتھ ملتی رہ جاتی ہے۔ دُنیا میں رہ کر جو آخرت کی بہتری کی کوششیں کرتی ہے اس کی دنیا بھی اچھی ہوتی ہے اور آخرت بھی سنورتی ہے جبکہ دُنیا میں رہ کر صرف دُنیا حاصل کرنے والی آخرت کے فَوائد و ثمرات سے محروم ہو جاتی ہے۔ دُنیا کی رنگینیوں میں کھونے والی شیطان کو پیاری ہے جبکہ آخرت کمانے والی اللہ کریم کی پیاری ہے۔ دنیا کا راستہ بظاہر نفسانی خواہشات و لمبی امیدوں کی وجہ سے آسان نظر آتا ہے لیکن اس کا انجام بہت برا ہے، آخرت کا راستہ بظاہر مشکل و دشوار نظر آتا ہے لیکن اس کی منزل جنّت ہے جو خوبصورت اور ہمیشہ رہنے والا مقام ہے۔ چونکہ دنیا آخرت کے مقابلے میں ہمارے بہت قریب ہے، لہٰذا اس کی طرف دل بہت جلد مائل ہو جاتا ہے جبکہ آخرت دنیا کے بعد ہے اس لیے اس سے غفلت برتی جاتی ہے۔ یاد رکھئے! دنیا کو دنیا کہنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ دنیا آخرت کے مُقابلے

1 ... تفسیر قرطبی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۱، ۱/۳۴۶ ملتقطا

www.dawateislami.net

میں ہم سے زیادہ قریب ہے، چنانچہ

دنیا کو دنیا کیوں کہتے ہیں؟

اَمیرِ اَہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "نیکی کی دعوت" کے صفحہ نمبر 260 پر نقل فرماتے ہیں: دُنیا کا لغوی معنٰی ہے: "قریب" اور دُنیا کو دُنیا اِس لئے کہتے ہیں کہ یہ آخرت کی نسبت انسان کے زیادہ قریب ہے یا اس وجہ سے کہ یہ اپنی خواہِشات ولذّات کے سبب دل کے زیادہ قریب ہے۔[1]

دُنیا کیا ہے؟

حضرتِ علّامہ بدرُ الدّین عَینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آخِرت کے گھر سے پہلے تمام مخلوق دُنیا ہے۔[2] تو اس اعتبار سے سونا، چاندی اور ان سے خریدی جانے والی تمام ضَروری وغیر ضَروری اَشیاء دنیا میں داخِل ہیں۔[3]

کون سی دنیا اچھی، کون سی قابل مذمت؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! دنیاوی اشیا کی تین قسمیں ہیں: (1) وہ دُنیاوی اشیا جو آخرت میں ساتھ دیتی ہیں اور ان کا نفع موت کے بعد بھی ملتا ہے، ایسی چیزیں صرف دو ہیں: (1) عِلم اور (2) عمل۔ عمل سے مراد ہے، اخلاص کے ساتھ

1 ... الحدیقۃ الندیۃ، ۱/ ۱۷

2 ... عمدۃ القاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان وحی ... الخ، ۱/ ۵۲، تحت الحدیث: ۱ ماخوذا

3 ... الحدیقۃ الندیۃ، ۱/ ۱۷

www.dawateislami.net

اللہ کریم کی عبادت کرنا۔

(2) وہ چیزیں جن کا فائدہ صرف دنیا تک ہی محدود رہتا ہے آخرت میں ان کا کوئی پھل نہیں ملتا جیسے گناہوں سے لذت حاصل کرنا، جائز چیزوں سے ضرورت سے زیادہ فائدہ اُٹھانا مثلاً زمین، جائیداد، سونا چاندی، عمدہ کپڑے اور اچھے اچھے کھانے کھانا اور یہ دنیا کی قابلِ مذمت قسم میں شامل ہیں۔

(3) وہ چیزیں جو نیکیوں پر مددگار ہوں جیسے ضروری غذا، کپڑے وغیرہ۔ یہ قسم بھی اچھی ہے لیکن اگر صرف دنیا کا فوری فائدہ اور لذّت مقصود ہو تو اب یہ دنیا قابلِ مذمّت کہلائے گی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دنیا ایک مسافر خانے کی طرح ہے جس میں مسافر آکر قیام کرتے ہیں اور چند دن رہنے کے بعد وہاں سے چلے جاتے ہیں، مسافر خانے میں آکر چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں رہتے ہوئے لمبی لمبی اُمیدیں نہیں باندھتا اور اس کی رونقوں سے دل نہیں لگاتا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اس عارضی گھر یعنی دنیا کی ہو کر نہ رہ جائیں کیونکہ ہمیں ایک دن یہاں سے کوچ کر جانا ہے، ہماری منزل یہ نہیں بلکہ جنت ہے۔ آیئے! اپنے دل میں دنیا سے بے رغبتی بڑھانے اور فکرِ آخرت اجاگر کرنے کے لئے 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور نصیحت و عبرت کے مدنی پھول چنئے: چنانچہ

1... احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، ۳/۲۷۰، ۲۷۱ ملخصا

www.dawateislami.net

(۱) فرمایا: جو شخص ہمیشہ دنیا کی فکر میں مبتلا رہے گا (اور دین کی پروانہ کرے گا) تو اللہ پاک اس کے تمام کام پریشان کر دے گا اور اس کی مفلسی ہمیشہ اس کے سامنے رہے گی اور اسے دُنیا اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے اور جس کی نیت آخرت کی جانب ہو گی تو اللہ کریم اس کی دل جمعی کے لئے اس کے تمام کام درست فرمادے گا اور اس کے دل میں دنیا کی بے پروائی ڈال دے گا اور دنیا اس کے پاس خود بخود آئے گی۔[1]

(2) فرمایا: دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) کوئی گھر نہیں اور اس کا مال ہے جس کا دوسرا کوئی مال نہیں اور دنیا کے لئے وہ آدمی جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں۔[2]

(3) فرمایا: جس نے اپنی دنیا سے محبّت کی اس نے اپنی آخرت کو نُقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دُنیا کو نُقصان پہنچایا، پس تم فنا ہونے والی (دنیا) پر باقی رہنے والی (آخرت) کو ترجیح دو۔[3]

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی سے معلوم ہوا کہ دُنیا و آخرت دونوں کی محبّت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی دنیا آخرت کی ضِد ہے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الهم بالدنیا، ۴/۴۲۴، حدیث: ۴۱۰۵

2... شعب الایمان، باب فی الزهد وقصر الامل، ۷/۳۷۵، حدیث: ۱۰۶۳۸

3... مسند امام احمد، مسند الکوفیین، ۷/۱۶۵، حدیث: ۱۹۷۱۷

4... مراٰۃ المناجیح، ۷/۱۸

www.dawateislami.net

دنیا ریت کی مانند ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ بیان کردہ احادیثِ مبارکہ میں دنیا سے محبّت کرنے والوں کی کیسی مذمت (Condemnation) بیان کی گئی ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم صرف دنیا کیلئے ہی نہ کُڑھتی رہیں، آخرت کیلئے بھی نیکیوں کا ذَخیرہ اکٹھا کریں، کیونکہ دُنیا کی مثال ریت جیسی ہے، ریت کی جتنی بھی بڑی مٹھی بھر لی جائے آہستہ آہستہ ذرات کی صورت میں تمام ریت مٹھی سے نکل ہی جاتی ہے اور بالآخر مٹھی خالی رہ جاتی ہے۔ ایسا ہی کچھ حال اس دھوکے باز دُنیا کا ہے، دنیا کی فتنہ بازیوں سے خبر دار کرتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسْلام، امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک بُزرگ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

اے لوگو! اس فرصت کے وقت میں نیک عمل کرلو اور اللہ پاک سے ڈرتے رہو۔ اُمیدوں پر پھُولے مت سماؤ اور اپنی موت کو نہ بھولو۔ دنیا کی طرف مائل نہ ہو جاؤ، بے شک یہ دھوکے باز ہے اور اپنی خواہشات کے ذریعے تمہیں فتنے میں ڈال دیتی ہے، جنہوں نے اس سے اطمینان حاصل کرنا چاہا انہیں ذلیل ورُسوا کر دیا، لہٰذا اسے حقیقت کی نگاہ سے دیکھو کیونکہ یہ مصیبتوں سے بھرپور مقام ہے، اس کے خالق نے اس کی مذمّت کی، اس کا نیا پُرانا ہو جاتا ہے اور اسے چاہنے والا بھی مر جاتا ہے۔ اللہ پاک تم پر رحم فرمائے، غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور اس سے پہلے نیند سے آنکھیں کھول لو کہ یوں اعلان کیا جائے: فلاں شخص بیمار ہے اور اس کی بیماری نے شدت اختیار کرلی ہے، کیا کوئی دوا ہے؟ یا کسی ڈاکٹر تک جانے کی کوئی صورت ہے؟ اب تمہارے لیے حکیموں (اور ڈاکٹروں) کو بُلایا جاتا

www.dawateislami.net

ہے، لیکن شفا کی اُمید ختم ہو جاتی ہے، پھر کہا جاتا ہے: فُلاں نے وصیت (Will) کی اور اپنے مال کا حساب کیا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے: اب اس کی زبان بھاری ہو گئی، اب وہ اپنے بھائیوں سے بات نہیں کرتا اور پڑوسیوں کو نہیں پہچانتا، اب تمہاری پیشانی پر پسینہ آ گیا، رونے کی آوازیں آنے لگیں اور تمہیں موت کا یقین ہو گیا، تمہاری پلکیں بند ہونے سے موت کا گمان یقین میں بدل گیا، زبان تھر تھرا رہی ہے، تیرے بہن بھائی رو رہے ہیں، تمہیں کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا فلاں بیٹا ہے، یہ فلاں بھائی ہے، لیکن تو کلام کرنے سے روک دیا گیا ہے، پس تو بول نہیں سکتا، تمہاری زبان پر مہر لگ گئی جس کی وجہ سے آواز نہیں نکلتی، پھر تمہیں موت آ گئی اور تیری روح اعضا سے پوری طرح نکل گئی، پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا گیا، اس وقت تمہارے بھائی جمع ہوتے ہیں، پھر تمہارا کفن لاتے ہیں اور تمہیں غسل دے کر کفن پہناتے ہیں۔ اب تمہاری عیادت کرنے والے خاموش ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور تجھ سے حسد کرنے والے بھی آرام پاتے ہیں، گھر والے تمہارے مال کی طرف متوجہ ہو جاتے اور تمہارے اعمال گروی ہو جاتے ہیں۔[1]

دل سے دنیا کی محبت دور کر　　دل نبی کے عشق سے معمور کر
اَشک مت دنیا کے غم میں تُو بہا　　ہاں نبی کے غم میں خوب آنسو بہا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک اعمال کی اہمیّت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس! ہم فکرِ آخرت کرنے کے بجائے

1 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، ۳/۲۶۰ ملتقطا

www.dawateislami.net

دنیا کی رنگینیوں میں مگن ہیں، ہم اپنے مکانات نہایت عالیشان طریقے سے سجاتی ہیں۔ اپنی زندگی پیسے کی ریل پیل، خُوبصورت اور عالیشان محلّات کے گرد گزارنا چاہتی ہیں، ذرا سوچئے تو سہی یہ چیزیں کب تک ہمارے کام آئیں گی؟ کیا یہ سب قبر میں ساتھ لے جائیں گی؟ کیا آخرت میں ان چیزوں کے بدلے نیکیاں مل جائیں گی؟ ہر گز نہیں! یہ بینک بیلنس، دَھن دولت اور مال و جائیداد سب اس دنیا میں رہ جائیں گے، قبر میں کچھ بھی نہ کام آئیں گے، وہاں اگر کام آئیں گے تو صرف **نیک اعمال** کام آئیں گے، منکر نکیر کے سوالات میں کامیابی دلوائیں گے تو **نیک اعمال** دلوائیں گے، قبر کی وحشت میں غمخواری کا سامان بھی **نیک اعمال** ہی کریں گے، قبر کی تنگی بھی **نیک اعمال** کی وجہ سے فراخی میں تبدیل ہوگی، قبر کی تاریکی میں **نیک اعمال** ہی جگمگائیں گے، عذاب قبر سے رکاوٹ بنیں گے تو **نیک اعمال** ہی بنیں گے اور صرف قبر کیا قبر کے بعد میدانِ محشر کی گرمی اور اس کی پیاس سے، پل صراط پر کامیابی سے گزرنے، حساب و کتاب اور جہنم کے عذاب سے بھی ہمارے **نیک اعمال** ہی نجات دلائیں گے، اس لیے نیک اعمال کی فکر کیجئے۔ چنانچہ

تین قسم کے دوست

رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں: (1) اس کے گھر والے (2) اس کا مال اور (3) اس کا عمل۔ پھر دو چیزیں واپس لوٹ آتی ہیں جبکہ ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے۔ گھر والے اور مال لوٹ آتے ہیں جبکہ اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا ہے۔[1]

---

1 . . . بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، ۴/۲۵۰، حدیث: ۶۵۱۴

www.dawateislami.net

جبکہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: مَاقَدَّمَ یعنی اس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ پوچھتے ہیں: مَاخَلَّفَ یعنی اس نے پیچھے کیا چھوڑا؟[1] یعنی مرتے وقت وارثین تو چھوڑے ہوئے مال کی فکر میں ہوتے ہیں کہ کیا چھوڑے جا رہا ہے؟ اور جو فرشتے روح قبض کرنے کے لیے آتے ہیں وہ اعمال و عقائد کا حساب لگاتے ہیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہم دنیا اور اس کے سامان کی فکر چھوڑیں اور نیک اعمال کمانے میں مشغول ہو جائیں۔ جس مال و دولت کو کمانے کے لیے ہم زندگی ختم کر بیٹھتی ہیں اس میں سے بھی صرف اتنا ہی ہمارا ہے جتنا ہم نے خرچ کر دیا۔ جو رہ گیا وہ ہمارا نہیں بلکہ ورثا کا ہو گا۔ اس لیے عقلمندی کا تقاضا ہے کہ مال و دولت اور دنیا کی ہوس کو ختم کریں اور عاقبت سنوارنے پر توجہ دیں۔ اس پیسے نے کسی سے وفا نہیں کی، یہ واقعی ہاتھوں کا میل ہے، بالفرض اگر زندگی میں کروڑوں اربوں روپے جمع کر بھی لئے جائیں تب بھی ہم صرف اتنا ہی استعمال کر سکتی ہیں جتنا ہم کر سکیں۔ یوں سمجھئے جیسے کسی شخص کو خوب بھوک (Hunger) لگی ہو، سامنے بریانی کی دیگ پک رہی ہو، بریانی کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو مسحور کر رہی ہو، دل اس کی طرف مائل ہو، منہ میں پانی آ رہا ہو، دل کر رہا ہو گا کہ ساری کی ساری دیگ کھالی جائے مگر حقیقتاً اس میں سے کتنا کھایا جائے گا۔ بریانی کی ایک پلیٹ کافی رہے گی، بہت زیادہ بھی کھایا جائے تو دو تین پلیٹوں کے بعد مزید کھانے کی گُنجائش نہ ہو گی۔ بسا اوقات ایسا

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۲۸، حدیث: ۱۰۴۷۵

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۷/ ۴۹

www.dawateislami.net

ہوتا ہے کہ پیٹ بھر جاتا ہے مگر جی سیر نہیں ہوتا، دل کر رہا ہوتا ہے کہ اور کھائیں بہت لذیذ بنا ہوا ہے مگر کھاتے نہیں ہیں، اس لئے کہ مزید کھانے کی گنجائش ہی نہیں رہتی، پیٹ بھر گیا ہے تو مزید کہاں جائے گا۔

بالکل اسی طرح آپ کروڑوں اربوں روپے جمع کرلیں مگر ان میں سے اتنا ہی کھائیں گی جتنے سے پیٹ بھر جائے گا۔ اسی طرح کپڑا بھی اتنا ہی استعمال کیا جائے گا جتنے سے ایک سوٹ بن جاتا ہے، الغرض دنیوی مال و دولت کے انبار بھی جمع کر لئے جائیں تب بھی استعمال اتنا ہی کر پائیں گی جتنا ہم کر سکتی ہیں، باقی سب کا سب دُنیا میں رہ جائے گا۔ جیسا کہ

حدیثِ پاک میں ہے: نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ میرا مال میرا مال کہتا رہتا ہے، حالانکہ اس کے مال کے صرف تین حصے ہیں: ایک وہ جو کھا کر ختم کر دیا دوسرا وہ جو پہن کر بوسیدہ کر دیا اور تیسرا وہ جو کسی کو (راہِ خدا میں) دیا اور جمع کر لیا۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے سب ختم ہو جانے والا ہے اور وہ اسے دوسرے لوگوں کے لئے چھوڑنے والا ہے۔[1] اللہ کریم ہمیں دنیاوی محبّت سے بچا کر فکرِ آخرت عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَجَبُ المرجب جاری ہے اس ماہِ مقدّس میں دو عظیم ہستیوں کا عرس منایا جاتا ہے جن میں سے ایک صحابیِ رسول، اَمیرُ المؤمنین، کاتبِ وحی، حضرتِ سیدنا اَمیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہیں اور دوسرے خاندانِ نبوت کے

1 . . . مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنۃ للکافر، ص ۱۲۱۰، حدیث: ۷۴۲۰

www.dawateislami.net

چشم و چراغ، ولی ابن ولی، حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہیں، آیئے! اسی مناسبت سے ان دونوں عظیم و مبارک ہستیوں کی سیرت مبارکہ کی کچھ جھلکیاں سنتی ہیں: چنانچہ

سیرتِ سیّدنا اَمیرِ معاویہ

▣ حضرت اَمیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابی ہیں، ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے صلحِ حدیبیہ کے موقع پر اسلام قبول فرمایا لیکن فتحِ مکہ کے موقع پر اپنے اسلام کا کھل کر اظہار فرمایا۔ ▣ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو کاتبِ وحی کا منصب عطا فرمایا، ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ 20 سال مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔[1] ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بے انتہا عاجزی فرماتے تھے اور اپنی تعظیم کو پسند نہیں فرماتے تھے۔[2] ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بہت حلیم و بردبار (یعنی غصہ برداشت کرنے والے) تھے۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کئی غزوات میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شامل رہے۔ ▣ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حُسنِ اخلاق کے بارے میں اَمیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے بڑھ کر کوئی حاکم نہیں دیکھا۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ امّتِ مصطفےٰ کی خیر خواہی کا بے انتہا جذبہ رکھتے تھے۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا شمار فقیہ (مفتی) صحابہ میں ہوتا تھا۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ پیارے آقا کی اداؤں کو زیادہ سے زیادہ اپنانے کی کوشش فرماتے تھے۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نیکی کے کاموں میں پیش پیش رہتے اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیا کرتے تھے۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرتا ایک تہبند، ایک

1... النبراس شرح عقائد النسفیہ، اختلاف معاویہ، ص ۳۰۸

2... ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی قیام الرجل للرجل، ۴/۴۵۷، حدیث: ۵۲۲۹ ماخوذا

www.dawateislami.net

چادر اور چند موئے مبارک تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے وصیت فرمائی کے آپ کو ان کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ [1] ▣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، آپ کے شہزادوں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہم اور تمام خاندانِ نبوّت سے محبّت فرماتے تھے۔ [2] ▣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا وصال مبارک 60 ہجری کو ملک شام کے مشہور شہر دمشق میں ہوا، اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عمر مبارک 78 سال تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی مبارک سیرت کے متعلق مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ اَمیرِ معاویہ" کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب حضرتِ امامِ جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی سیرت مبارکہ کی چند جھلکیاں سنتی ہیں: چنانچہ

سیرتِ امامِ جعفر صادق

▣ حضرتِ سیّدُنا امامِ جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی وِلادت 17 ربیع الاول 83 سن ہجری پیر شریف کے دن مدینۃُ المنورہ میں ہوئی۔ ▣ آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور ابو اسماعیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ ▣ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ حضرتِ سیّدُنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے بڑے صاحبزادے ہیں، ▣ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی والدہ حضرتِ سیّدَتُنا امِّ فروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی پوتی تھیں۔ ▣ امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ظاہری و باطنی علوم کے جامع تھے

1 ... فیضانِ امیر معاویہ، ص ۶۳

2 ... فیضانِ امیر معاویہ، ص ۷۲ تا ۹۵ ملخصا

www.dawateislami.net

اور ریاضت وعبادت اور مجاہدے میں مشہور تھے۔ ▣ امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا بیان ہے: میں ایک زمانے تک آپ کی خدمتِ مبارکہ میں آتا رہا۔ میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مصروف پایا، یا تو آپ نماز پڑھتے ہوئے ملتے یا تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوتے یا پھر روزہ دار ہوتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ عالی نسب ہونے کے باوجود عاجزی کے پیکر تھے۔ ▣ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو 68 برس کی عمر میں 15 رجب المرجب 148 سن ہجری میں کسی بدبخت نے زہر دیا جو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی شہادت کا سبب بنا۔ ▣ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا مزار مبارک جَنَّتُ البقیع (مدینۃُ المنوّرہ) آپ کے والدِ محترم حضرتِ سیّدنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے پہلو میں ہے۔ اللہ پاک کی اِن حضرات پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے توکّل وقناعت سے متعلق کچھ مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔

توکّل وقناعت کے مدنی پھول

پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قناعت کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔[1] (2) فرمایا: بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بقدرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ پاک نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔[2]

---

1 ... الزھد للبیھقی، الجزء الاول من کتاب ... الخ، ص۸۸، حدیث: ۱۰۴

2 ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص۴۰۶، حدیث: ۲۴۲۶

www.dawateislami.net

☆انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔[1] ☆روزمرّہ اِستِعمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔[2] ☆توکّل کے تین درجے ہیں (۱) اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنا (۲) اس کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا۔ (۳) اپنا ہر معاملہ اس کے سپرد کر دینا۔[3] ☆دُنیاوی چیزوں میں قناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخِرت کی چیزوں میں حِرص اور بے صبری اعلیٰ ہے، دِین کے کسی دَرَجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔[4] لالچ بہت ہی بُری خصلت اور نہایت خراب عادت ہے، اللہ پاک کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَرتبہ مِلا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کر لینی چاہئے۔[5] ☆جس کی للچائی نظریں لوگوں کے قبضے میں مال کو دیکھتی رہیں وہ ہمیشہ غمگین رہے گا۔[6] ☆بلعم بن باعوراء جو بہت بڑا عالم اور مستجاب الدعوات تھا، حرص و لالچ نے اسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔[7] ☆اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔[8]

---

1 . . . جنتی زیور، ص۱۳۶ بتغیر قلیل

2 . . . التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعۃ، ص۱۲۶

3 . . . الرسالۃ القشیریۃ، ص۲۰۳

4 . . . مرآۃ المناجیح ۷/۱۱۲

5 . . . جنتی زیور، ۱۱۰ ملخصا

6 . . . الرسالۃ القشیریۃ، ص۱۹۸

7 . . . ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۳۶۷ ماخوذا

8 . . . تاریخ ابن عساکر، رقم: ۷۷۴۰، موسی بن عمران، ۶۱/۱۳۹ ملخصا

www.dawateislami.net

☆اگر انسان کے پاس مال کی دو(2) وادِیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور اِبنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو ان لابن آدم ... الخ، ص ۴۰۴، حدیث: ۲۴۱۵

www.dawateislami.net

بیان:12 ہر مُبارَکہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس(10) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس(10) مرتبہ درودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس پر سو(100) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو(100) مرتبہ درودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...معجم اوسط، ۲۵۲/۵، حدیث: ۷۲۳۵

2...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نہایت قیمتی موتی

حضرتِ سیّدنا احمد بن نَاصِح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک غریب شخص بہت عبادت گزار اور کثیر العِیال تھا۔ گھر کا خرچ وغیرہ چلانے کے لئے اُون کی رسیاں بناتا اور انہیں فروخت کر کے کھانے پینے کا سامان خرید لاتا، جتنا مل جاتا اسی کو کھا کر اللہ پاک کا شکر ادا کرتا۔ حَسبِ معمول ایک مرتبہ وہ نیک شخص اُون کی رسیاں بیچنے بازار گیا۔ جب رسیاں بِک گئیں تو وہ گھر والوں کے لئے کھانے کا سامان خریدنے لگا۔ اتنے میں اس کا ایک دوست اس کے پاس آیا اور کہا: میں سخت حاجت مند ہوں، مجھے کچھ رقم دے دو۔ اس رحم دل عبادت گزار شخص نے وہ ساری رقم اس غریب حاجت مند

www.dawateislami.net

سائل کو دے دی اور خود خالی ہاتھ گھر لوٹ آیا۔ جب گھر والوں نے پوچھا: کھانا کہاں ہے ؟تو اس نے جواب دیا: مجھ سے ایک حاجت مند نے سوال کیا وہ ہم سے زیادہ حاجت مند تھا لہٰذا میں نے ساری رقم اس کو دے دی۔ گھر والوں نے کہا: اب ہم کیا کھائیں گے ؟ ہمارے پاس تو گھر میں کچھ بھی نہیں۔ اس نیک شخص نے گھر میں نظر دوڑائی تو اسے ایک ٹوٹا ہوا پیالہ اور مٹکا نظر آیا۔ اس نے وہ دونوں چیزیں لیں اور بازار کی طرف چل دیا اس اُمید پر کہ شاید انہیں کوئی خرید لے اور میں کچھ کھانے کا سامان لے آؤں۔ چنانچہ وہ بازار پہنچا لیکن کسی نے بھی اس سے وہ ٹوٹا ہوا پیالہ اور مٹکا نہیں خریدا۔ اتنے میں ایک شخص گزرا جس کے پاس ایک خراب پھولی ہوئی مچھلی تھی، مچھلی والے نے کہا: تُو میرا خراب مال اپنے خراب مال کے بدلے خرید لے یعنی یہ ٹوٹا ہوا پیالہ اور مٹکا مجھے دے دے اور مجھ سے یہ پھولی ہوئی خراب مچھلی لے لے۔ اس عابد شخص نے یہ سودا منظور کر لیا اور خراب مچھلی لے کر گھر پلٹ آیا اور گھر والوں کے حوالے کر دی۔ جب انہوں نے اس مچھلی کو دیکھا تو کہنے لگے: ہم اس بے کار مچھلی کا کیا کریں ؟ اس عابد شخص نے کہا: تم اسے بھون لو ہم اسے ہی کھالیں گے، اللہ پاک کی ذات سے اُمید ہے کہ وہ مجھے رزق ضرور عطا کرے گا۔ چنانچہ گھر والوں نے جب مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو اس کے اندر سے ایک نہایت قیمتی موتی (Pearl) نکلا، گھر والوں نے عابد کو خبر دی۔ جب صبح ہوئی تو وہ عابد شخص اس موتی کو لے کر جوہری کے پاس گیا جب جوہری نے وہ موتی دیکھا تو حیران ہو کر کہنے لگا: تیرے پاس یہ موتی کہاں سے آیا؟ اس نیک آدمی نے جواب دیا: ہمیں اللہ پاک نے یہ رزق عطا فرمایا ہے۔ جوہری نے کہا: یہ تو بہت قیمتی موتی ہے، میرا خیال ہے اس کی قیمت تیس ہزار درہم ہے، تم ایسا کرو کہ

www.dawateislami.net

فلاں جوہری کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں اس کی پوری قیمت دے سکے گا۔ چنانچہ وہ نیک شخص اس موتی کو لے کر دوسرے جوہری کے پاس پہنچا۔ جب اس نے قیمتی موتی دیکھا تو وہ بھی اسے دیکھ کر حیران رہ گیا اور پوچھا: یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ اس عابد نے وہی جواب دیا کہ یہ ہمیں اللہ پاک کی طرف سے رزق عطا کیا گیا ہے۔ جوہری نے کہا: اس کی قیمت کم سے کم ستر ہزار (درہم) ہے، مجھے تو اس شخص پر افسوس ہو رہا ہے جس نے تمہیں اتنا قیمتی موتی دیا ہے بہر حال ستر ہزار درہم لے لو اور یہ موتی مجھے دے دو۔ جب وہ عابد ساری رقم لے کر اپنے گھر پہنچا تو اس کے پاس ایک سائل آیا اور کہا: مجھے اس مال میں سے کچھ دو جو تمہیں اللہ پاک نے عطا کیا ہے۔ اس نیک شخص نے کہا: ہم بھی کل تک تمہاری طرح محتاج اور غریب تھے۔ یہ لو تم اس میں سے آدھا مال لے جاؤ۔ یہ دیکھ کر اس سائل نے کہا: اللہ پاک تمہیں برکتیں عطا فرمائے، میں تو اللہ پاک کا ایک فرشتہ ہوں، مجھے تمہاری آزمائش کے لئے بھیجا گیا تھا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرنے اور ایک محتاج کی مدد کی برکت سے اس غریب شخص کو کس قدر مال عطا کیا گیا۔ یقیناً یہ بات سچ ہے کہ جو دوسروں کی مدد کرے اللہ کریم بھی اس کی مدد فرماتا ہے۔ جو کسی پر رحم کرے اللہ پاک بھی اس پر رحم فرماتا ہے۔ یاد رکھئے! صَدَقہ و خَیرات کرنے سے مال میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی ہے۔ اگر راہِ خدا میں خرچ کیا جائے تو اس کا ثواب بھی ملتا ہے اور اس کی برکت سے مال میں خیر و برکت بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ

---

1 . . . عیون الحکایات، الحکایۃ الخامسۃ عشر بعد المائۃ، ص ۱۳۳ ملخصا

www.dawateislami.net

بیان کردہ حکایت میں اس غریب شخص نے اپنے پورے دن کی کمائی رضائے الٰہی کی خاطر صدقہ کردی اور صدقے کی برکت سے ملنے والے مال میں سے بھی آدھا مال راہِ خدا میں دینے کیلئے تیار ہوگیا۔

یاد رکھئے! راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا، اِنْسان کی اپنی ذات کیلئے ہی مفید ہے، جو دل کھول کر نیکی کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں، غریبوں محتاجوں کی مدد کرتے ہیں اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی و برکت ہوتی چلی جاتی ہے۔

پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 261 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرْچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا علم والا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان جلد 1 صفحہ 395 پر ہے: راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت ایک مثال کے ذریعے بیان کی جارہی ہے کہ یہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں ایک دانہ بیج ڈالتا ہے جس سے سات بالیاں اُگتی ہیں اور ہر بالی میں سو دانے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ایک دانہ بیج کے طور پر ڈالنے والا سات سو گنا زیادہ حاصل کرتا ہے، اسی طرح جو شخص راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے اللہ پاک اسے اس کے اخلاص کے اعتبار سے سات سو گنا زیادہ ثواب

www.dawateislami.net

عطا فرماتا ہے اور یہ بھی کوئی حد نہیں بلکہ اللہ پاک کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کریم وجوّاد ہے جس کیلئے چاہے اسے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرمادے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب اِس فرمانِ خداوندی سے اس بات کی سند مل گئی کہ جو خوش نصیب اپنے مال میں سے ایک روپیہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرے تو اللہ کریم اپنے فضل واحسان سے اُس ایک کے بدلے 700 گنا عطا فرمائے گا تو کوئی نادان ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے سے جی چُرائے گی۔

حضرت امام شمس الدّین قُرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی تو نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: رَبِّ زِدْ اُمَّتِی یعنی اے میرے پروردگار میری اُمّت کو اس سے بھی زیادہ اجر وثواب عطا فرما تو بارگاہِ خداوندی سے یہ مُژدہ ملا، (چنانچہ پارہ 2 سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 245 میں ارشاد ہوتا ہے:)

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً (پ۲، البقرۃ:۲۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حَسَن دے تو اللہ اس کے لئے بہُت گُنا بڑھا دے۔

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ خوشخبری سننے کے باوجود اپنی امت کی دستگیری فرماتے ہوئے مزید کرم نوازی کیلئے عرض کی: رَبِّ زِدْ اُمَّتِی یعنی اے میرے رب!

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۱/ ۳۹۵

www.dawateislami.net

میری اُمّت کو اِس سے بھی زیادہ اجر و ثواب عطا فرما تو ارشاد ہوا:[1]

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی امت سے کتنا پیار فرماتے ہیں کہ اپنی امت کے نامۂ اعمال میں صدقے کا ثواب بڑھوانے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں کہ مولیٰ میری امت کے اجر و ثواب میں مزید اضافہ فرما۔

لہٰذا راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کیجئے اور یہ بات اپنے ذہن (Mind) سے نکال دیجئے کہ اگر میں خرچ کروں گی تو میرے مال میں کمی ہو جائے گی، میں اپنی ضرورتیں کیسے پوری کروں گی۔ میرے گھر بار بچوں کے اخراجات کیسے چلیں گے؟ یہ سب شیطانی وسوسے ہیں، وہ نہیں چاہتا کہ ہم اللہ پاک کی راہ میں خرچ کر کے اجر و ثواب کی حقدار بن جائیں، اسی وجہ سے وہ ہمیں مال میں کمی کا خوف دلا کر صدقے سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ آیئے! اس شیطانی چال کو ناکام بنانے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ذہن بنانے کیلئے ایک بہت ہی پیاری حکایت سنئے۔

خرچ کرو اللہ کریم عطا فرمائے گا

حضرت سَیِّدُنا قیس بن سَلْع انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ان کے بھائیوں نے حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ان کی شکایت کی کہ وہ فضول خرچی کرتے ہیں

1 . . . تفسیر قرطبی، پ۲۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۲/۲۲۹

www.dawateislami.net

اور اِس مُعاملے میں بہت کھلا ہاتھ ہے، تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا: تمہارے بھائیوں کا کیا مسئلہ ہے، وہ اِس گمان پر تمہاری شکایت کر رہے ہیں کہ تم اپنے مال میں بہت فضول خرچی کرتے ہو اور تمہارا ہاتھ بہت کھلا ہے؟ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آمدنی سے اپنا حصہ لے کر اللہ کی راہ میں اور اپنے دوستوں میں خرچ کر دیتا ہوں تو رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے سینۂ اقدس پر دستِ مبارک رکھا اور تین مرتبہ فرمایا: خرچ کر اللہ تجھے عطا فرمائے گا۔ اس کے بعد جب بھی میں راہِ خدا میں نکلتا تو میرے پاس اپنی سواری ہوتی اور آج میرا یہ حال ہے کہ میں مال و آسائش میں اپنے اہلِ خانہ (بھائیوں) سے بڑھ کر ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خیرات کیجئے اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ صدقہ و خیرات کرنے سے مال میں مزید برکت ہو جاتی ہے۔ یاد رکھئے! صدقہ خیرات کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم جب تک امیر و کبیر نہ ہو جائیں، خوب بینک بیلنس (Bank Balance) نہ بنالیں، اچھا گھر نہ ہو اس وقت تک صدقہ ہی نہ کریں بلکہ ہمیں جیسی اِستطاعت ہے اس کے مطابق چھوٹی سی چیز بھی اخلاص و رِضائے الٰہی کیلئے خرچ کریں گی تو اس کا فائدہ دنیا میں بھی ملے گا اور آخرت میں بھی باعثِ نجات ہو گا۔ جیسا کہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ یعنی آگ سے

1... معجم اوسط، ۶/۲۱۰، حدیث: ۸۵۳۶

www.dawateislami.net

بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کو خیرات کرنے) کے ذریعے۔[1]

اس حدیثِ پاک میں اُن اسلامی بہنوں کے لئے خوشخبری ہے، جو معاشی پریشانیوں میں مبتلا ہونے کے باوجود صدقہ و خیرات تو کرتی ہیں مگر معمولی چیز صَدَقہ کرنے کی وجہ سے دل چھوٹا کر لیتی ہیں حالانکہ صَدَقہ چاہے کم ہو یا زیادہ، اگر مالِ حلال سے اِخلاص کے ساتھ دِیا جائے تو یقیناً ثواب کے لحاظ سے بہت ہی عُمدہ ہے۔

اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی حضرت مولانا مُفتی نَقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: صَدَقہ دینے میں تھوڑی چیز کو بھی حقیر نہ جانو، اگرچہ زیادہ کی استطاعت بھی ہو، ہاتھ پہنچتا ہے (یعنی انسان صَدَقہ دینے کا اِرادہ کر لیتا ہے) مگر شیطان روکتا ہے، نفس آڑے آتا ہے، ایک شیطان کیا ستّر (70) شیطان صَدَقے سے باز رکھتے ہیں۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا: انسان اپنا صَدَقہ ستّر (70) شیطانوں کے جبڑے چیر کر نکالتا ہے۔[2] تو ایسی حالت میں تھوڑا ہی دے اور اُسے حقیر جان کر بالکل لاتعلق نہ ہو، کیونکہ تھوڑی چیز سے بھی محتاج کی ضرورت کسی حد تک پوری ہو گی اور بخل کی جڑ دل پر جمنے میں کچھ تو کمی آئے گی۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خیرات کرنے کا ایک آسان طریقہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شیطانی مکر و فریب سے بچتے ہوئے صدقہ

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب، ۴/۲۵۷، حدیث: ۶۵۴۰

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب ارغام الشیطان بالصدقۃ، ۳/۲۸۲، حدیث: ۴۶۰۱

3 ... فضائلِ دُعا، ص۲۷۶ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

وخیرات کی عادت بنانے کیلئے روزانہ کی ایک رقم مُقرّر (Fix) کرلیجئے، مثلاً روزانہ 10 روپے راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں اگر کسی دن مجبوری یا بھول جانے کی صورت میں خرچ نہ کرسکیں تو اگلے دن ہاتھوں ہاتھ 20 روپے نکال دیجئے۔ اگر صدقہ کے فضائل لکھ کر گھر میں کسی ایسی نمایاں جگہ پر آویزاں کرلیے جائیں جہاں ان کے آداب کا بھی خیال رکھا جا سکے تو چلتے پھرتے نظر پڑنے کی صورت میں بھی صدقے کی ترغیب ملتی رہے گی۔

مگر افسوس! آج کل صَدَقہ وخَیرات کے ذریعے غریبوں کی مَدد کرنے اور نیکی کے کاموں میں مال خرچ کرنے کے بجائے فضول اور غیر ضروری کاموں کیلئے تو اپنے خزانے کے مُنہ کھول دیئے جاتے ہیں، مگر اس بات کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی کہ ہمارے اِرد گرد مُعاشرے کے ٹھکرائے ہوئے بہت سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کے پاس نہ تو سر چُھپانے کیلئے مُناسب جگہ ہے، نہ تَن ڈھانپنے کیلئے لباس ہے اور نہ ہی بھوک مٹانے کیلئے بقدرِ ضرورت روٹی۔ اگر ہم اپنی جائز خوشیوں کے ساتھ ساتھ حتّی الامکان ایسے سفید پوش لوگوں کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھیں اور ان کے ساتھ ہمدردی بھرا سُلوک کریں تو اللہ پاک آخرت میں تو اس کا صلہ عطا فرمائے گا ہی بسا اوقات دنیا میں بھی اس کی جزا ملتی ہے۔ آیئے! ایک حکایت سنئے، چنانچہ

ہاتھوں ہاتھ صدقے کی برکت ظاہر ہوگئی

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف "فیضانِ سُنّت" صفحہ 513 پر نقل کرتے ہیں: اپنے دَور کے اَبدال حضرت ابو جعفر بن خطّاب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک سائل (یعنی مانگنے والے) نے صَدا لگائی، میں

www.dawateislami.net

نے زوجۂ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب مِلا: چار(4) انڈے ہیں۔ میں نے کہا: سائل کو دے دو۔ اُنہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پاکر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گُزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری(Basket) بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: تیس(30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار(4) انڈے دیئے تھے، یہ تیس(30) کس حساب سے آئے! کہنے لگیں: تیس(30) انڈے سالِم ہیں اور دس(10) ٹوٹے ہوئے۔ (اس کی وجہ یہ تھی کہ) سائل کو جو انڈے دِیئے گئے تھے، اُن میں تین(3) سالِم اور ایک ٹُوٹا ہوا تھا۔ ربِّ کریم نے ہر ایک کے بدلے دس دس(10،10) عطا فرمائے۔ سالِم کے عِوَض سالِم اور ٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ صدقہ کرنے کی برکت کس طرح ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہوئی اور حضرت جعفر بن خطاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو چار انڈے صدقہ کرنے کی برکت سے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری مل گئی۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وقتاً فوقتاً صدقہ کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے صدقے کے فضائل پر مشتمل 10 احادیثِ مُبارَکہ سنئے: چنانچہ

صدقہ دینے کے دینی و دنیاوی فوائد

1. ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ اللہ پاک کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع

1 ... روض الریاحین، الحکایۃ الخامسۃ والعشرون... الخ، ص ۲۷۴

www.dawateislami.net

کرتا ہے۔[1]

2. ارشاد فرمایا: صدقہ بُرائی کے ستّر دروازے بند کرتا ہے۔[2]

3. ارشاد فرمایا: صدقہ گناہ کو مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔[3]

4. ارشاد فرمایا: بے شک مسلمان کا صدقہ عمر (Age) کو بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے۔[4]

5. ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے ساتھ، اس کی یاد اور خفیہ و ظاہر صدقے کی کثرت سے اپنی نسبت درست کرو، تو تم روزی اور مدد دیئے جاؤ گے اور تمہاری بگڑیاں سنور جائیں گی۔[5]

6. ارشاد فرمایا: صدقہ ستّر قسم کی بلاؤں کو روکتا ہے جن میں آسان تر بلا، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں۔[6]

7. ارشاد فرمایا: دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دے کر کہ وہ ٹیڑھے پن کو سیدھا اور بری موت کو دور کرتا ہے۔[7]

8. ارشاد فرمایا: صبح کے صدقے آفات کو دور کر دیتے ہیں۔[8]

1... ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۶۴

2... فردوس الاخبار، ۲/۳۴، حدیث: ۳۶۵۱

3... ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماذکر فی فضل الصلاۃ، ۲/۱۱۸، حدیث: ۶۱۴

4... فردوس الاخبار، ۲/۲۶، حدیث: ۳۵۷۸

5... ابن ماجہ، باب فی فرض الجمعۃ، ۲/۵، حدیث: ۱۰۸۱

6... تاریخ بغداد، رقم ۴۳۲۶، حارث بن نعمان، ۸/۲۰۴

7... مسند ابی یعلی، مسند ابی بکر صدیق، ۱/۵۷، حدیث: ۸۰

8... فردوس الاخبار، ۲/۳۵، حدیث: ۳۶۵۳

www.dawateislami.net

9. ارشاد فرمایا: بے شک صدقہ اور صِلۂ رحم (رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے) سے اللہ پاک عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔[1]

10. ارشاد فرمایا: صبح سویرے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کونسا مال صدقہ کرنا چاہیے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! راہِ خدا میں خرچ کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ جو چیز آپ کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہو اسے صدقہ و خیرات کیجئے کہ اس کا ثواب زیادہ ہے اور اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنی پسندیدہ چیز صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ پارہ 4 سورہ آل عمران کی آیت نمبر 92 میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ (پ۴، اٰلِ عمران: ۹۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیت میں بھلائی سے مُراد تقویٰ اور فرمانبرداری ہے اور خرچ کرنے کے بارے میں حضرت عَبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یہاں خرچ کرنے میں واجب اور نفلی تمام صدقات داخل ہیں۔ امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اسے رضائے الٰہی کے لیے خرچ

1... مسند ابي يعلى، مسند انس بن مالك، ۳/۳۹۷، حدیث: ۴۰۹۰

2... معجم اوسط، ۴/۱۸۰، حدیث: ۵۶۴۳

www.dawateislami.net

کرنے والا اس آیت کی فضیلت میں داخل ہے خواہ وہ ایک کھجور ہی ہو۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ مبارکہ پر عمل کرنے والے ہمارے بزرگانِ دین کا جذبہ مرحبا! آیئے! اس کے مُتَعَلِّق بزرگوں کے واقعات سنئے اور راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز صدقہ کرنے کا جذبہ پیدا کیجئے۔

پسندیدہ باغ راہِ خُدا میں دے دیا

حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مدینے میں بڑے مالدار تھے، انہیں اپنے اموال میں بَیْرُحَاء نامی ایک باغ بہت پسند تھا، جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کی: مجھے اپنے اموال میں سے بَیْرُحَاء باغ سب سے پیارا ہے، میں اسی کو راہِ خدا میں صدقہ کرتا ہوں۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور پھر حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے سرورِ کائنات کے اشارے پر وہ باغ اپنے رشتے داروں میں تقسیم کر دیا۔[2]

پسندیدہ گھوڑا پیش کر دیا

حضرت عمرو بن دینار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے (پسندیدہ) گھوڑے کو لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اس گھوڑے کو صَدقہ فرما دیں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ گھوڑا ان کے بیٹے حضرت اُسامہ

1 ... تفسیرِ خازن، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ۱/۲۷۲

2 ... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الاقارب، ۱/۴۹۳ حدیث: ۱۴۶۱ ملخصا

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو عطا فرما دیا تو حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: میں نے اس گھوڑے کو محض (اللہ پاک کی راہ میں) صدقہ کرنے کا ارادہ کیا ہے! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک تیرا صدقہ قبول کر لیا گیا ہے۔[1]

شکر کی بوریاں صدقہ کر دیتے!

حضرت عُمر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا: اس کی قیمت صدقہ کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے، میں چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ کروں۔[2]

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَجَبُ المرجب جاری ہے، اسی ماہِ مبارک کی 20 تاریخ کو اَمیرُ المؤمنین حضرت عمر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عرس مبارک ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مبارک زندگی کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

حضرت عمر بن عَبْدُ العزیز کا تعارف

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ۶۱ھ یا ۶۳ھ میں خاندانِ بنو اُمیّہ میں مدینۂ منوّرہ میں آنکھ کھولی اور مدینے شریف ہی میں علم و عمل کی منزلیں طے کرنے کے بعد صرف 25 سال

1... تاریخ ابن عساکر، رقم: ۲۳۳۳، زید بن حارثہ بن شراحیل، ۱۹/ ۳۶۷

2... تفسیرِ قرطبی، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ۲/ ۱۰۱

www.dawateislami.net

کی عمر میں مکۃ المکرمہ، مدینۃ المنورہ اور طائف کے گورنر بنے اور 6 سال یہ خدمت شاندار طریقے سے اَنجام دینے کے بعد مُستَعفی ہو کر خلیفہ کے مُشیرِ خاص بن گئے اور سلیمان بن عبد الملک کی وفات کے بعد 10 صفر المظفر 99ھ کو تقریباً 36 سال کی عمر میں جمعۃُ المُبارک کے دن خلیفہ مقرّر ہوئے اور اِس شان سے خِلافت کی ذمّہ داریوں کو نبھایا کہ تاریخ میں اُن کا نام سُنہرے حُرُوف سے لکھا گیا، کم و بیش اڑھائی سال خلیفہ رہنے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 25 رجب 101ھ بدھ کے دن تقریباً 39 سال کی عمر میں اپنا سفرِ حیات مکمل کر لیا اور اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو حلب کے قریب دَیر سِمعان میں سپُردِ خاک کیا گیا جو مُلکِ شام میں ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھی سے اچھی چیز صدقہ کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب بھی صدقہ کرنے کا ارادہ ہو تو اچھی سے اچھی چیز صدقہ کرنی چاہئے۔ ہمارے بزرگوں کا حال تھا کہ اپنی سب سے محبوب چیز اللہ کی راہ میں دینے کا جذبہ رکھتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ صدقہ و خیرات کرنے میں سُستی اور تنگ دلی کا مُظاہرہ کرتی ہیں یا پھر ایسی چیز صدقہ کرتی ہیں جو ناکارہ ہو کر ہمارے قابلِ استعمال نہیں رہتی، مثلاً روٹیوں پر پھپھوندی لگ گئی، سالن ناراض (باسی) ہو گیا تو باندھ کر گھر میں کام کرنے والی ماسی کو پکڑا دیتی ہیں، سیلاب زَدْگان یا آفت زدہ لوگوں کو ہلکی قیمت والا راشن اور وہ کپڑے جو گھر میں کوئی نہیں پہنتا اور ایسے جوتے جو پہننے کے قابل ہی

1 ... عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ص۵

www.dawateislami.net

نہیں ہوتے ان کی اِمداد اور صدقہ کے طور پر بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے! یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جب اپنے کھانے پینے یا استعمال کی بات آئے تو عمدہ سے عمدہ چیز کا انتخاب کیا جائے اور جب بات راہِ خدا میں دینے کی آئے تو بچی کھچی یا کم قیمت والی چیزیں صدقہ وخیرات کی جائیں۔ اپنے بچوں کیلئے تو اعلیٰ سے اعلیٰ کوالٹی کی چیزیں خریدی جائیں لیکن جب کسی غریب کے بچے کو دینا ہو تو گھٹیا معیار کی چیز بھی احسان جتا کر دی جائے۔ ہم اپنے گھر میں تو اپنے من پسند کھانے بڑے اہتمام کے ساتھ کھائیں لیکن اسی دوران کوئی سائل آجائے تو اسے دُھتکار دیں یا گھر میں بچا ہوا باسی سالن جسے کوئی نہ کھائے اسے تھما کر اس خوش فہمی کا شکار ہو جائیں کہ چلو کھانا ضائع ہونے سے بچ گیا اور کسی غریب کا بھلا ہو گیا مگر ہمارے بزرگانِ دین کا انداز اس معاملے میں بھی نرالا (Strange) ہوا کرتا تھا کہ یہ حضرات اپنی خواہش پر کبھی اچھا کھانا پکواتے اور اسی دوران کوئی سوالی درِ دولت پر حاضر ہو کر صدا لگاتا تو یہ نیک لوگ اپنی خواہش کو قربان کر کے اور اپنی پسندیدہ چیز سائل کو دے دیا کرتے تھے۔ چنانچہ

پسندیدہ مچھلی صدقہ کر دی

حضرت سعید بن اَبی ہِلَال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عَبْدُ اللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے مقامِ جُحْفَہ میں پڑاؤ کیا۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کچھ بیمار تھے، آپ نے مچھلی کھانے کی خواہش ظاہر کی، رُفقا نے تلاش کیا لیکن صرف ایک ہی مچھلی دستیاب ہو سکی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی زوجہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے مچھلی پکا کر خدمت میں پیش کر دی۔ اتنے میں ایک مسکین ان کے پاس آکر

www.dawateislami.net

کھڑا ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس سے فرمایا: مچھلی اُٹھالو۔ یہ دیکھ کر زوجہ نے عرض کی: سُبْحٰنَ اللہ! اس مچھلی نے تو ہمیں تھکا دیا ہے اور سائل کو دینے کے لئے ہمارے پاس دوسرا کھانا بھی موجود تھا وہ اسے دے دیتے۔ آپ نے فرمایا: لیکن عَبدُ اللہ کو تو یہ مچھلی پسند تھی (اور پسندیدہ چیز کا صدقہ افضل ہے)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

احسان نہ جتلایئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے بُزرگانِ دِین کی مبارک سیرت کا یہ کس قدر شاندار پہلو ہے کہ وہ حضرات اپنی خواہشات (Wishes) کو دوسروں کی حاجت اور مدد کیلئے قربان کر دیا کرتے تھے۔ وہ حضرات خود بھوک برداشت کر کے دوسروں کو کھلا دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ پاک کے دیئے ہوئے مال میں سے اپنے اہل وعیال کی کفالت کے ساتھ غریبوں، مسکینوں اور حاجت مندوں پر خرچ کرنے کی عادت بھی بنائیں اور اس کام کو اپنے لئے سعادت اور آخرت میں نجات کا ذریعہ سمجھیں اور کسی غریب کی مالی مدد کرنے کے بعد ربِّ کریم کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں دوسروں کی مدد کرنے کے قابل بنایا، یاد رکھئے! صدقہ وخیرات کرنے کے بعد اِحسان جتلانے سے صدقے کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ ثواب اسی صدقے کا ملتا ہے جو احسان جتا کر نہ دیا جائے۔ اللہ پاک نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کے متعلق پارہ3، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت نمبر262 اور263 میں ارشاد فرماتا ہے:

1 . . . تاریخ ابن عساکر، رقم: ۳۴۲۱، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۳۱/۱۴۳

www.dawateislami.net

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًى ؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۲-۲۶۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ اِحسان رکھیں نہ تکلیف دیں، اُن کا نیگ (اجر وثواب) ان کے ربّ کے پاس ہے اور اُنہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم، اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو۔

حضرت علّامہ علاءُ الدّین علی بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تفسیرِ خازن میں اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِحسان رکھنے سے مُراد کسی کو کچھ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے یہ اظہار کرنا ہے کہ میں نے اتنا کچھ تجھے دیا اور تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے۔ پس اس طرح کسی کو رنجیدہ و غمگین کرنا، احسان جتانا کہلاتا ہے۔

جبکہ کسی کو تکلیف دینے سے مراد، اس کو عار دلانا ہے، مثلاً یہ کہا جائے کہ تو نادار تھا، مفلس تھا، مجبور تھا، نکمّا تھا وغیرہ میں نے تیری خبر گیری کی۔

مزید فرماتے ہیں: اگر سائل کو کچھ نہ دِیا جائے تو اُس سے اچھی بات کہنا اور خُوش اخلاقی کے ساتھ ایسا جواب دینا جو اُس کو ناگوار نہ گُزرے اور اگر وہ سُوال میں اِصْرار کرے یا زبان درازی کرے تو اُس سے دَرگُزر کرنا (اُس صَدَقے سے بہتر ہے جس کے بعد ستایا اور اِحسان جتایا جائے)۔[1]

---

1 . . . تفسیر خازن، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۲-۲۶۳، ۱/۲۰۶ ملخصا

www.dawateislami.net

احترامِ مسلم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! اِسلام نے احترامِ مسلم کا کس قدر لحاظ رکھا ہے کہ کوئی مسلمانوں کی مالی امداد کرنے کے بعد احسان جتا کر یا طعنہ دے کر اُن کو تکلیف نہ دے، بلکہ اس کی عزتِ نفس کا احترام کرے، کیونکہ صَدَقہ وخیرات دینے سے کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہوجاتا کہ جب چاہے احسان یاد دِلا کر کسی غریب کی عزت کی دھجّیاں بکھیرنے لگے۔ ایسے صَدَقہ سے تو بہتر تھا کہ وہ اُسے کچھ دیتی ہی نہیں یا معذرت کرلیتی یا کسی اور کے پاس بھیج دیتی۔ یہاں اُن اسلامی بہنوں کے لیے درسِ ہدایت ہے جو پہلے جوش میں آکر ضرورت مندوں کی امداد کردیتی ہیں مگر بعد میں اپنے طعنوں کے تیروں سے ان کو تکلیف دیتی ہیں۔ کسی بات پر ذرا غُصّہ کیا آیا فوراً اپنے احسانات کی لمبی فہرست سنانا شروع کردیتی ہیں۔ مثلاً کل تک تو تم لوگ فقیر تھے، ہر ایک سے بھیک مانگتے پھرتے تھے میں نے مدد کی تھی۔ فلاں عزیز ہسپتال میں ایڑیاں رگڑ رہا تھا علاج (Treatment) کیلئے میں نے پیسے دیئے تھے۔ تیری بیٹی کی شادی کا سارا خرچہ میں نے اٹھایا تھا میرے یہ احسانات بھول گئی؟

اپنے صدقے باطل نہ کرو!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! کسی کی مالی مدد کرنے کے بعد احسان جتا کر اس طرح کی باتیں کرنا ثواب کو ضائع کردیتا ہے۔ جیسا کہ پارہ 3، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 264 میں اِرْشادِ خداوندی ہے:

www.dawateislami.net

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى

(پ۳، البقرۃ:۲۶۴)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنے صَدَقے باطل نہ کردو اِحسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے: اے ایمان والو! جس پر خرچ کرو اس پر اِحسان جتلا کر اور اسے تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے کا ثواب برباد نہ کردو کیونکہ جس طرح منافق آدمی لوگوں کو دکھانے کیلئے اور اپنی واہ واہ کروانے کیلئے مال خرچ کرتا ہے لیکن اس کا ثواب برباد ہو جاتا ہے اسی طرح فقیر پر احسان جتلانے والے اور اسے تکلیف دینے والے کا ثواب بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی پڑی ہوئی ہو، اگر اس پر زوردار بارش ہو جائے تو پتھر بالکل صاف (Clean) ہو جاتا ہے اور اس پر مٹی کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہتا۔ یہی حال منافق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ وہ رضائے الٰہی کے لیے نہ تھے یا یوں کہہ لیں کہ منافق کا دل گویا پتھر کی چٹان ہے، اس کی عبادات خصوصاً صدقات اور ریا کی خیراتیں گویا وہ گرد وغبار ہیں جو چٹان پر پڑ گئیں، جن میں بیج کی کاشت نہیں ہو سکتی، ربِّ کریم کا ان سب کو رد فرما دینا گویا وہ پانی ہے جو سب مٹی بہا کر لے گیا اور پتھر کو ویسا ہی کر گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر صدقہ ظاہر کرنے سے فقیر کی بدنامی ہوتی ہو تو صدقہ چھپا کر دینا چاہیے کہ کسی کو خبر نہ ہو۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ صَدَقہ دے کر کسی پر احسان

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۳، البقرہ، تحت الآیۃ: ۲۶۴، ۱/ ۴۰۰

www.dawateislami.net

جتانے اور اُس کے دل کو طعنوں کے تیروں سے زخمی کرنے سے صدقے کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے لہٰذا اخلاص اور رِضائے الٰہی کے حُصُول کیلئے صدقہ و خیرات کیجئے کہ یہ عمل باعثِ ثواب اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس طرح صدقہ کرنا کہ جس سے کسی کی بدنامی ہو شریعت نے منع فرمایا ہے۔

بخل سے بچئے!

بعض نادان دنیاوی مال و دولت کی اتنی حریص ہوتی ہیں کہ راہِ خدا میں صدقہ و خیرات کا نام سُنتے ہی دور بھاگتی ہیں اور کنجوسی کی حد پار کرتے ہوئے اللہ کریم کی راہ میں خرچ کرنا تو دور کی بات اپنی ذات اور اپنے گھر کی ضروری حاجات بھی مَرے دل سے پوری کرتی ہیں، ایسیوں کے دل و دماغ پر ہر وقت دنیاوی مال و دولت جمع کرنے کا جنون سوار رہتا ہے اور پھر یہی بخل و حرص آہستہ آہستہ انہیں سرکش اور یادِ خُداوندی سے غافِل کر دیتا ہے۔ قرآنِ پاک میں مالداروں اور صاحبِ ثروت لوگوں کو راہِ خدا میں خرچ کرنے اور بخل سے بچنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 26 سورۂ محمد آیت نمبر 38 میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۚ-فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُۚ-وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖؕ-وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُۚ-وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْۙ-ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ۠(۳۸) (پ ۲۶، محمد: ۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو بخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج اور اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

www.dawateislami.net

انسان کی ہلاکت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جو کنجوسی سے کام لیتی ہیں اور راہِ خُدا میں مال خرچ کرنے کے بجائے جمع کرنے میں لگی رہتی ہیں وہ دنیاوی نقصانات کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی خسارہ اٹھائیں گی۔ آیئے! بخل کی مذمّت پر دو احادیثِ مبارکہ سنئے اور اس باطنی بیماری سے بچنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

بخل کی مذمّت پر دو احادیثِ مبارکہ

(1) ارشاد فرمایا: اس اُمت کے پہلے لوگ یقین اور زُہد کے ذریعے نجات پائیں گے جبکہ آخری لوگ بخل اور خواہشات کے سبب ہلاکت میں مبتلا ہوں گے۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے اس بات پر قسم یاد فرمائی ہے کہ جنت میں کوئی بخیل داخل نہ ہو گا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ بخل کی کس قدر تباہ کاریاں ہیں، کیا یہ ہلاکت کم ہے کہ اللہ پاک نے اس بات پر قسم ذکر فرمائی ہے کہ جنت میں کوئی کنجوس شخص داخل نہ ہو گا۔ کیا اب بھی ہم بخل جیسی نحوست سے نہیں بچیں گی؟ کیا اب بھی ہم کنجوسی سے کام لیں گی؟ کیا اب بھی بخل کے ذریعے اپنی ہلاکت کے اسباب خود ہی پیدا کریں گی؟ کیا اب بھی صدقہ و خیرات سے جی چُرائیں گی؟ یاد رکھئے! کنجوس ابلیس لعین کو بہت پسند ہے۔ چنانچہ

1 ... فردوس الاخبار، ۲/۳۷۴، حدیث: ۷۱۰۶

2 ... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی، جزء ۳، ۲/۱۸۱، حدیث: ۷۳۸۲

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ابلیس سے پوچھا: تجھے کونسا آدمی پسند اور کونسا ناپسند ہے؟ ابلیس نے کہا: مجھے مومن بخیل پسند ہے مگر گنہگار سخی پسند نہیں؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: وہ کیوں؟ ابلیس نے کہا: اس لئے کہ بخیل (کنجوس) کو تو اس کا بخل ہی لے ڈوبے گا مگر فاسق سخی کے متعلق مجھے یہ خطرہ ہے کہ کہیں اللہ پاک اس کے گناہوں کو اس کی سخاوت کے باعث معاف نہ فرمادے۔ پھر ابلیس جاتے ہوئے کہتا گیا کہ اگر آپ پیغمبر نہ ہوتے تو میں (راز کی یہ باتیں) کبھی نہ بتلاتا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ بخیل (کنجوس) شیطان کو بہت پسند ہیں ایسے لوگوں پر ابلیس کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی بلکہ ان کا بخل ہی انہیں لے ڈوبتا ہے۔ کنجوسی کئی دینی اور دنیوی نقصانات کا سبب بنتی ہے۔

بخل کے دینی نقصانات

آیئے! کنجوسی کے چند دینی نُقصانات سُنئے اور اس بری عادت سے چھٹکارا پانے کی نیّت بھی کیجئے، چُنانچہ

(1) بخل (یعنی کنجوسی) کرنے والی کبھی کامل مومن نہیں بن سکتی بلکہ کبھی بخل ایمان سے بھی روک دیتا ہے اور انسان کو کُفر کی طرف لے جاتا ہے، جیسے قارون کو اس کی کنجوسی نے اسلام قبول کرنے سے روک دیا۔ (2) بخل کرنے والی گویا کہ اس درخت کی شاخ پکڑ رہی ہے جو اسے جہنّم کی آگ میں داخل کر کے ہی چھوڑے گی۔ (3) بخل کی وجہ سے جنّت میں داخل ہونے سے روکا جاسکتا ہے۔ (4) بخل کرنے والی مال خرچ کرنے کے ثواب سے محروم ہو جاتی اور نہ خرچ کرنے کے وبال میں مبتلا ہو

1 . . . مکاشفۃ القلوب، ص۱۸۱

www.dawateislami.net

جاتی ہے۔(5)بخل کرنے والی حرص جیسی خطرناک باطنی بیماری کا شکار ہو جاتی ہے اور اُس پر مال جمع کرنے کی دُھن سوار ہو جاتی ہے اور اس کیلئے وہ جائز ناجائز تک کی پرواہ کرنا چھوڑ دیتی ہے۔[1] آیئے! اب اِس بخل کی وجہ سے ہونے والے دنیوی نقصانات کے متعلق سنتی ہیں: چنانچہ

بخل کے دنیوی نقصانات

(1)بخل (یعنی کنجوسی) انسان کی سب سے بدتر (بُری) خامی ہے۔(2)بخل ملامت اور رُسوائی (Disgrace) کا ذریعہ ہے۔(3)بخل (کنجوسی) خونریزی (قتل وغارت) اور فساد کی جڑ اور ہلاکت وبربادی کا سبب ہے۔(4)بخل (کنجوسی) ظلم کرنے پر اُبھارتا ہے۔ (5)بخل کرنے سے رشتہ داریاں ٹوٹتی ہیں۔(6)بخل کرنے کی وجہ سے انسان مال کی برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔[2]

کتاب ضیائے صدقات کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ کنجوسی کے کیسے دینی و دنیوی نقصانات ہیں۔ ہمیں اِن تمام نقصانات سے بچنے کیلئے وقتاً فوقتاً صدقہ وخیرات کرنے کو معمول بنانا چاہئے، فضول خرچی سے بچتے ہوئے اپنی ضروریات کے ساتھ ساتھ غریبوں کی مدد بھی کرنی چاہیے۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پانے اور بخل جیسی بیماری سے نجات پانے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"ضیائے صَدَقات"** کا مطالعہ انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کتاب میں صَدَقہ کے معنی و اَقسام، فرض زکوٰۃ کا

1... تفسیر صراط الجنان پ۲۶، محمد، تحت الآیۃ:۳۸، ۹/ ۳۳۳

2... صراط الجنان پ۲۶، محمد، تحت الآیۃ:۳۸، ۹/ ۳۳۳ بتغیر

www.dawateislami.net

بیان، صلۂ رحمی (رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، بُخل کی مَذَمَّت نیز صدقہ دینے کے فضائل اور نہ دینے کی وعیدوں پر مشتمل آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے هَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ (Study) فرمایئے اور دُوسری اسلامی بہنوں کو بھی اِس کی بھرپور ترغیب دلایئے۔ اس کے علاوہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ "مدینے کی مچھلی" اور مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ "صدقے کا اِنعام" پڑھنا بھی بے حد مفید ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (پڑھا) بھی کیا جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے زکوٰۃ کی ادائیگی میں احتیاطیں اور چند اہم باتیں بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔

زکوٰۃ ادا کرنے کی احتیاطیں

قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے کئی مقامات پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا اور اس کی اہمیت بیان فرمائی۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کثیر احادیثِ کریمہ میں زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب بھی دلائی۔ دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے: چنانچہ (1) تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔[1] (2) اسلام

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فرض الزکاۃ، ۳/۱۹۸، حدیث: ۴۳۲۶

www.dawateislami.net

کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ان میں سے ایک زکوٰۃ ادا کرنا بھی ہے۔[1] ❁ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی دل کھول کر راہِ خدا میں اپنا مال صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ ❁ اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لئے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر غیرِ ہاشم کو مالک بنا دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔[2] ❁ آزاد، مسلمان عاقل بالغ اور صاحبِ نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے۔[3] ❁ سب سے پہلے غریب، مسکین اور مفلس و نادار لوگوں کو ڈھونڈ کر انہیں زکوٰۃ دی جائے۔ ❁ وقت پر زکوٰۃ ادا کرنے سے غریبوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ❁ قریبی رشتے دار زکوٰۃ کے حقدار ہوں تو انہیں زکوٰۃ دینا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔ ❁ زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے انفرادی و اجتماعی، دنیاوی اور اُخروی ہر طرح کا نقصان پہنچ سکتا ہے، جیسا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ نہیں دے گی اللہ پاک اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنتیں اور آداب"**، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء بنی الاسلام علی خمس، ۴/۲۷۵ حدیث: ۲۶۱۸ ماخوذا

2 . . . بہار شریعت، ۱/۸۷۴، حصہ: ۵ ملخصا

3 . . . بہار شریعت، ۱/۸۷۵-۸۷۶، حصہ: ۵ ملخصا

4 . . . معجم اوسط، ۳/۲۷۵، حدیث: ۴۵۷۷

www.dawateislami.net

بیان:13 ہر مُجالسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود پاک کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو۔ میں نے عرض کی: چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: نِصف (یعنی دن کا آدھا حصہ)؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی: میں سارا وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا: پھر تو یہ عمل تمہاری پریشانیوں کو (ختم کرنے میں) کفایت کرے گا اور تمہاری مَغفِرت کا سبب بن جائے گا۔[1]

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے ہو الٰہی مرا شِعار دُرُود

رُوئے انور پہ نور بار سلام زُلفِ اطہر پہ مُشکبار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص۸۷،۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . مستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثروا علیّ الصلوٰۃ . . . الخ، ۳/۱۹۸، حدیث: ۳۶۳۱ ملتقطا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عظیم و بابرکت رات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک بار پھر شبِ معراج کی آمد آمد ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ رات وہ عظیم اور جگمگاتی رات ہے کہ جس میں ہمارے آقا، معراج

1 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایک عظیم معجزہ عطا ہوا۔ اس رات تمام فرشتوں کے سردار حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اَقدس میں اِنتہائی تیز رفتار سُواری بُراق لے کر حاضر ہوئے، فِرِشتوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نہایت اِحترام کے ساتھ بُراق پر سُوار کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آناً فاناً مکہ شریف سے بیتُ المقدس پہنچے، سارے نبیوں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِستقبال کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سارے نبیوں کی اِمامت فرمائی، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سارے آسمانوں کی سیر فرمائی اور اُس کے عجائبات دیکھے، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہر ہر آسمان پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات فرمائی، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سدرۃُ المنتہیٰ پر بھی گئے، اِس مقام پر پہنچ کر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے آگے جانے سے معذرت کرلی، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس مقام پر بھی پہنچے جہاں عقل کی بھی رسائی نہیں، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خصوصی انعامات عطا ہوئے، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ابتداءً 50 نمازوں کا تحفہ اللہ کریم کی بارگاہ سے عطا ہوا، جو تخفیف (کم کرنے) کے بعد پانچ (5) نمازوں کی صورت میں ہم پر فرض کیا گیا، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت اور دوزخ کو ملاحظہ فرمایا، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ پاک کا قُربِ خاص حاصِل ہوا، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سر کی آنکھوں سے ربِّ کریم کا دِیدار کیا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! نہایت ہی تَوَجُّہ اور دِلجمعی کے ساتھ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سفرِ معراج سُنئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! رسولِ پاک صَلَّی

www.dawateislami.net

اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت دل میں مزید اُجاگر ہوگی۔ چنانچہ

سفرِ معراج کا خلاصہ

"تفسیر صِراطُ الجنان" جلد 5 صَفْحہ 414 اور 415 پر ہے: معراج کی رات حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو معراج کی خوشخبری سُنائی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مُقَدَّس سینہ کھول کر اُسے آبِ زَمْ زَم سے دھویا، پھر اُسے حکمت و اِیمان سے بھر دیا۔ اِس کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں بُراق (نامی سُواری) پیش کی اور انتہائی اِکرام و اِحترام کے ساتھ اُس پر سُوار کر کے مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے گئے۔ بیتُ المقدس میں نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام اَنبیاء و مُرسَلِیْن عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔ پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کی طرف متوجہ ہوئے، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے باری باری تمام آسمانوں کے دروازے کُھلوائے، پہلے آسمان پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام، دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حُضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت و ملاقات سے مُشَرَّف ہوئے، اُنہوں نے حُضورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزت و تکریم کی اور تشریف آوری کی مبارک بادیں دیں، یہاں تک کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرماتے اور وہاں کے عجائبات دیکھتے ہوئے

www.dawateislami.net

سدرۃُ المنتہیٰ تک پہنچے۔ اِس جگہ سے آگے بڑھنے کی چونکہ کسی مُقرَّب فِرِشتے کی بھی مجال نہیں ہے، اِس لئے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آگے ساتھ جانے سے مَعْذِرَت کرکے وہیں رہ گئے، پھر حُضور پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس قربِ اعلیٰ میں پہنچے کہ جس کے تصور تک مخلوق کے خیالات کا پہنچنا بھی ناممکن ہے۔ وہاں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر خاص رحمت و کرم ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ انعاماتِ الٰہیہ اور مخصوص نعمتوں سے سرفراز فرمائے گئے، زمین و آسمان کی بادشاہت (Kingship) اور افضل و برتر عُلوم پائے۔ اُمّت کے لئے نمازیں فرض ہوئیں، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بعض گناہگاروں کی شفاعت فرمائی، جنّت و دوزخ کو دیکھا اور پھر دنیا میں اپنی جگہ واپس تشریف لے آئے۔[1]

دے دیئے تم کو اپنے خزانے ربِّ عزت ربِّ عُلا نے
دونوں جہاں کی نعمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

عرشِ عُلا پر ربّ نے بُلایا اپنا جلوۂ خاص دِکھایا
خَلْوَت والے جَلْوَت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تخت تمہارا عرش خدا کا مُلکِ خدا ہے مِلک تمہارا
ربّ کی اعلیٰ خلافت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱، ۵/ ۴۱۴ ملخصا

www.dawateislami.net

تم کو دیکھا حق کو دیکھا آپ کی صورت اُس کا جلوہ
اچھی اچھی صُورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

چشمِ سر نے حق کو دیکھا دل نے حق کو حق ہی جانا
اے حقّانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص۸۰تا۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سَفرِ معراج کس قدر عظمتوں اور عنایتوں سے بھرپور تھا، جس میں قدم قدم پر رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ربِّ کریم کی کئی عظیم الشان نشانیاں مُلاحظہ فرمائیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سینۂ مبارکہ کو عظیمُ الشان پانی یعنی زم زم شریف سے غسل دے کر اُس میں حکمت کو بھرا گیا۔ ممکن ہے کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ اَطہر کو غسل دینے کے لئے دیگر پانیوں کے بجائے زَم زَم شریف کو ہی کیوں منتخب فرمایا؟ حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس کی حکمت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت اُمِّ ہانی بنتِ ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گھر سو رہے تھے، مَلائکہ (فِرِشتے) یہاں سے جگا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حَطیمِ کعبہ میں لائے، ابھی تک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اُونگھ طاری تھی پھر یہاں غُسل دیا، دُنیاوی دولہا کے جسم کو

www.dawateislami.net

غُسل دیا جاتا ہے، حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایسے انوکھے دولہا ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دل کو بھی غُسل دیا گیا۔ آبِ زَمْ زَم دوسرے پانیوں (Waters) سے افضل ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے قدم سے جاری ہوا ہے، اِس لئے یہ پانی اُس غُسل کے لئے مُنْتَخَب ہوا۔ اِیمان و حکمت اُنڈیل کر حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سینہ بھر دیا پھر اُسے سی دیا،[1] حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَلْب شریف میں اِیمان و حکمت پہلے ہی سے موجود تھا یہ بھی (اِیمان و حکمت کی) زیادَتی فرمانے کے لئے ہوا۔ (نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا) سینۂ پاک پہلے ہی نورانی تھا اب نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہو گیا، سونا جنّتی تھا، پانی زَمْ زَم، جنّتی سونے کی لگن میں حرم کا پانی شریف سُبْحٰنَ اللہ سونے پر سُہاگہ ہے۔[2]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

اُتار کر اُن کے رُخ کا صَدقہ یہ نُور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سُورج مَچَل مَچَل کر جَبیں کی خَیرات مانگتے تھے
وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گِرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے
بَچا جو تلوؤں کا اُن کے دَھوون بنا وہ جنّت کا رنگ و رَوغَن
جنھوں نے دولھا کی پائی اُترن وہ پُھول گُلزار نُور کے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۱)

مختصر وضاحت: (شبِ معراج) نُور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ

1... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۵۲-۱۵۳ ملخصا وملتقطا
2... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۳۶ ملخصا

www.dawateislami.net

روشن کا صَدَقہ اُتار کر نُور کی خیرات تقسیم کی جارہی تھی، چاند سورج اِس قدر روشن ہونے کے باوُجود مچل مچل کر پیشانیِ مصطفےٰ کی خیرات مانگ رہے تھے۔ معراج کی رات رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے غُسل شریف کا مبارک پانی ستاروں نے اپنے دامن میں محفوظ کرلیا تھا، آج اُسی پانی کا حُسن و جمال روشنی کی صورت میں ستاروں سے ظاہر ہورہا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں کے تلووں کے بچے ہوئے دھوون سے جنّت کو رَنگ وروغن کیا گیا، جنہیں شَبِ اَسراء کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ اَقدس سے برکتیں لینے والے لباسِ مبارک سے فیض ملا وہ پھول نورانی باغ بن گئے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُراق کی شان وشوکت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معراج کی رات نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مختلف سُواریوں پر سفر فرمایا اور لامکان تک جا پہنچے، جیسا کہ نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود اِرْشاد فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، جسے بُراق کہا جاتا ہے، وہ اپنی اِنتہائی نظر پر اپنا ایک قدم رکھتا ہے، میں اُس پر سُوار کیا گیا۔[1] حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: چونکہ اُس کی رفتار (Speed) بجلی کی طرح تیز ہے اور وہ چمک دار سفید رنگ ہے اِس لئے بُراق کہتے ہیں، اُس پر حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ معراج میں بھی سُوار ہوئے اور قیامت میں بھی سُوار ہوں گے۔ خیال رہے کہ ہر نبی کا جنّت میں ایک بُراق ہوگا سُواری کے لئے مگر

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء۔۔۔الخ، ص۸۷، حدیث: ۴۱۱

www.dawateislami.net

حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بُراق سب سے اعلیٰ ہو گا وہ یہی بُراق ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: (حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:) میں خود سُوار نہ ہوا بلکہ سُوار کیا گیا، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سُوار کیا، رِکاب جنابِ جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے تھامی اور لگام میکائیل عَلَیْہِ السَّلام نے پکڑی، اِس شان سے دُولہا کی سُواری چلی۔ خیال رہے کہ حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بُراق پر سُوار ہونا اِظہارِ شان کے لئے تھا جیسے دولہا گھوڑے پر ہوتے ہیں بَراتی پیدل اور گھوڑا خِراماں خِراماں (آہستہ آہستہ) چلتا ہے، بُراق کی یہ رفتار بھی خِراماں (آہستہ) تھی۔[1]

سفرِ معراج کی مبارَک سُواریاں

اِمام عَلَائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: معراج کی رات حُضورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُواریاں پانچ (5) طرح کی تھیں: (1) (مکّے شریف سے) بیت المقدس تک بُراق پر، (2) بیت المقدس سے آسمانِ دنیا تک نُور کی سیڑھیوں پر، (3) آسمانِ اوّل سے ساتویں آسمان تک فِرِشتوں کے بازوؤں پر، (4) ساتویں آسمان سے سدرۃ المنتہیٰ تک حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام کے بازو پر اور (5) سدرۃ المنتہیٰ سے مقامِ قَابَ قَوْسَین تک رَفْرَف پر۔[2]

سفرِ معراج کی منزلیں

علّامہ شہابُ الدّین محمود آلُوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیتُ المقدس سے مقام قابَ قَوسَین تک پہنچنے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دس (10) منزلیں

1 ... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۳۷ ملخصا

2 ... تفسیر روح المعانی، پ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، جزء: ۱۵، ۸/ ۱۴

www.dawateislami.net

طے فرمائیں: (1) پہلا آسمان (2) دوسرا آسمان (3) تیسرا آسمان (4) چوتھا آسمان (5) پانچواں آسمان (6) چھٹا آسمان (7) ساتواں آسمان (8) سدرۃ المنتہیٰ (9) مقامِ مُستَوٰی جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قلمِ قدرت کے چلنے کی آوازیں سُنیں اور (10) عرشِ اعظم۔[1]

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش" میں سَفرِ معراج کے حَسین لمحات کی منظر کشی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

ہیں صَف آرا سب حُور و مَلَکْ اور غِلماں خُلد سجاتے ہیں
اِک دُھوم ہے عَرشِ اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں
ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوب خدا کے آتے ہیں محبوب خدا کے آتے ہیں
قربان میں شان و عظمت پر سوئے ہیں چین سے بستر پر
جبریلِ امیں حاضر ہو کر معراج کا مژدہ سُناتے ہیں
جبریلِ امین بُراق لئے جنت سے زمیں پر آپہنچے
بارات فرشتوں کی آئی معراج کو دولہا جاتے ہیں
ہے خُلد کا جوڑا زیبِ بدن رحمت کا سجا سہرا سَر پر
کیا خوب سُہانا ہے منظر معراج کو دولہا جاتے ہیں
یہ عزّ و جلال اللہ! اللہ! یہ اَوج و کمال اللہ! اللہ!
یہ حُسن و جمال اللہ! اللہ! معراج کو دولہا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرتّم، ص۲۸۷-۲۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... تفسیر روح المعانی، پ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، جزء: ۱۵، ۵/۸ ملخصا

www.dawateislami.net

جنّت کا مشاہدہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سفرِ معراج میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جہاں اللہ پاک کی دیگر کئی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا، وہیں اِس مبارک سفر کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ربِّ کریم کی ایک عظیمُ الشّان نشانی یعنی جنت اور وہاں موجود نعمتوں کو بھی اپنی مبارک آنکھوں سے مُلاحظہ فرمایا۔ آیئے! سنیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہاں کیا کیا مُلاحظہ فرمایا،

عالیشان جنّتی محل

ایک بار اَمیرُ المؤمنین حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رِسالت میں عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے بھی بتایئے کہ معراج کی رات آپ نے جنّت میں کیا کیا دیکھا؟ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اے اِبنِ خطّاب! اگر میں تمہارے درمیان اِتنا عَرصہ رہوں جتنا عَرصہ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم میں رہے اور پھر میں تمہیں وہ جنّتی واقعات و مشاہدات بتاؤں تو بھی وہ ختم نہ ہوں۔ لیکن اے عُمَر! جب تم نے مجھ سے یہ پوچھ ہی لیا ہے کہ مجھے بھی جنّت کے بارے میں بتایئے تو پھر میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو تمہارے علاوہ میں نے کسی کو نہ بتائی۔

(سُنو!) میں نے جنّت میں ایک ایسا عالیشان محل (Palace) دیکھا جس کی چوکھٹ جنتی زمین کے نیچے تھی اور اُس کا اُوپر والا حصہ عَرش کے درمیان میں تھا۔ میں نے جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: اے جبریل! کیا تم اِس عالیشان محل کے بارے میں جانتے ہو جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے اور اُوپری حصہ عَرش کے درمیان میں

www.dawateislami.net

ہے؟ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نہیں جانتا۔ میں نے پھر پوچھا: اے جبریل! اس محل کی روشنی تو ایسی ہے جیسے دنیا میں سورج کی روشنی، چلو یہی بتادو کہ اِس تک کون پہنچے گا اور اِس میں کون رہائش اِختیار کرے گا؟ تو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اِس محل میں وہ رہے گا جو صرف حق بات کہتا ہے، حق بات کی ہدایت دیتا ہے، جب اُسے کوئی حق بات کہتا ہے تو وہ غُصّہ نہیں کرتا اور اُس کا حق پر ہی اِنتقال ہوگا۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! کیا تمہیں اُس کا نام معلوم ہے؟ عرض کی: جی ہاں! یارَسُوْلَ اللہ! وہ ایک ہی شخص تو ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! وہ ایک شخص کون ہے؟ عرض کی: عُمَر بن خطّاب (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ)۔ یہ سُن کر حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر رِقّت طاری ہوگئی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: اِس واقعے کے بعد ہم نے اَمِیرُ المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے چہرے پر کبھی ہنسی نہ دیکھی حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دنیا سے تشریف لے گئے۔ (1)

پسِ صدّیقِ اکبر مصطفٰے کے سب صحابہ میں
ہے بے شک سب سے اُونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۵۲۶)

سونے کا محل

حضرت سَیِّدُنا ابو بُرَیْدَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

---

1 ... کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابہ، جزء:۱۲، ۶/۲۶۴، حدیث:۳۵۸۳۳ ملتقطا

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: (شبِ معراج) جب میں جنّت میں داخل ہوا تو سونے سے آراستہ ایک محل کے پاس سے میرا گزر ہوا۔ میں نے پوچھا: "لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ یہ محل کس کا ہے؟" فِرِشتوں نے عَرض کی: "لِرَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ یہ ایک عَرَبی نوجوان کا ہے۔" میں نے کہا: "اَنَا عَرَبِیٌّ میں عَرَبی ہوں۔" فِرِشتوں نے عرض کی: "لِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ یہ ایک قریشی نوجوان کا ہے۔" میں نے کہا: "اَنَا قُرَشِیٌّ میں قُرَشی ہوں"، فِرِشتوں نے عرض کی: "لِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ یہ اُمّتِ محمدیہ کے ایک شخص کا ہے۔" میں نے کہا: "اَنَا مُحَمَّدٌ محمد تو میں ہوں۔" فِرِشتوں نے عرض کی: "لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ یہ محل عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ہے۔" نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَاَنْظُرَ اِلَیْهِ، فَذَكَرْتُ غَیْرَتَكَ تو میں نے چاہا کہ میں اس محل میں داخل ہو جاؤں تاکہ اُسے دیکھ سکوں مگر مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ یہ سُن کر حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عرض کرنے لگے: "بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَعَلَیْكَ اَغَارُ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا۔"(1)

رہے تیری عطا سے یا خدا! تیری عنایت سے ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرتّم، ص۵۲۶)

حوروں کا سلام

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: معراج کی سیر کے دوران میں جنّت کے "بَیْدَخ" نامی مقام میں داخل

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص . . . الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۹

www.dawateislami.net

ہوا جہاں موتیوں، سبز زَبَرجَد اور سُرخ یاقوت کے خیمے (Tents) ہیں۔ حُوروں نے کہا: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه“ یعنی اے اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ پر سلامتی ہو۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کیسی آواز ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: یہ خیموں میں پردہ نشین (حُوریں) ہیں۔ اُنہوں نے آپ پر سلام پیش کرنے کے لئے اپنے ربِّ کریم سے اِجازت طلب کی، اللہ پاک نے اُن کو اِجازت دے دی تو وہ کہنے لگیں: ہم راضی رہنے والی ہیں ہم کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی کُوچ نہ کریں گی۔ اِس پر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پارہ 27 سورۂ رحمٰن کی آیت نمبر 72 تلاوت فرمائی:[1]

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: حُوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

مدّت سے جو اَرمان تھا وہ آج نِکالا
حُوروں نے گیا خوب نظارہ شَبِ معراج

(قبالۂ بخشش، ص۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنتی نہریں اور پرندے

حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرا داخلہ جنّت میں ہوا، میں نے دیکھا کہ اُس کے سنگریزے موتیوں کے اور اُس کی مٹی مشک کی تھی،[2] پھر چار (4) نہریں دیکھیں، ایک پانی کی جو تبدیل نہیں ہوتا، دوسری دُودھ کی

1... البعث والنشور للبیهقی، باب ما جاء فی صفة الحور العین، ص۲۱۵، حدیث: ۳۴۰

2... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر ادریس علیه السلام، ۲/۴۱۷، حدیث: ۳۳۴۲ ملتقطا

www.dawateislami.net

جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، تیسری شَراب کی جس میں پینے والوں کے لئے صرف لذّت ہے (نشہ بالکل نہیں)، چوتھی نہر پاکیزہ اور صاف ستھرے شہد (Honey) کی۔ جنّت کے پرندے اُونٹوں کی طرح تھے، اُس میں اللہ کریم نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے ایسے اِنْعامات تیار کر رکھے ہیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سفرِ معراج کے دوران آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جنّت کی سیر کے دلنشین لمحات کو الفاظ کا جامہ پہناتے ہوئے لکھتے ہیں:

وہ برجِ بطحا کا ماہ پارہ بہشت کی سیر کو سدھارا
چمک پہ تھا خلد کا ستارہ کہ اِس قمر کے قدم گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۷)

شعر کی وضاحت: معراج کی رات وادیِ مکّہ کے چاند صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب جنّت کی سیر کو تشریف لے گئے تو جنّت کے مُقدّر کا ستارہ چمک اُٹھا، کیونکہ جنّت میں ماہتابِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک قدم جو لگ رہے تھے۔

سُرُورِ مُقدَم کی روشنی تھی کہ تابِشوں سے مَہِ عَرَب کی
جِناں کے گُلشن تھے جھاڑ فَرشی جو پُھول تھے سب کنول بنے تھے

(حدائقِ بخشش، ۲۳۷)

شعر کی وضاحت: جب ماہِ عرب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جنّت

1...دلائل النبوۃ، ۲/۳۹۴

www.dawateislami.net

میں آمدِ باسعادت ہوئی تو روشنی ہی روشنی پھیل گئی، عَرب کے چاند صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ روشن سے پھُوٹنے والی روشنی سے جنّت کے پھول بھی خوب، خوب کِھل رہے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامُ الانبیا تم ہو!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سفرِ معراج کا ایک پہلو (Aspect) یہ بھی ہے کہ ہمارے پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس رات تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: میں اُس (بُراق) پر سُواری کرتا ہوا بیت المقدس تک پہنچا اور جس جگہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی سُواریوں کو باندھتے تھے وہاں میں نے اُس کو باندھ دیا پھر میں مسجدِ (اَقْصٰی) میں داخِل ہوا اور اُس میں دو رکعت نماز ادا کی۔[1]

مشہور ولیِ کامِل حضرت عَلّامہ مَولانا مَخْدوم محمد ہاشِم ٹھٹھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس نماز میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِمام تھے۔[2] (کیونکہ) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ عالی کے اِظْہار کیلئے بیت المقدس میں تمام اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جمع کیا گیا تھا۔[3] جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہاں تشریف لائے تو ان سب حضرات نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر خُوش آمدید کہا اور نماز کے وقت سب نے آپ کو اِمامت کے لئے آگے کیا اور

---

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللّٰہ . . . الخ، ص۸۷، حدیث ۴۱۱، ملتقطا

2 . . . سیرۃ سید الانبیاء، ص۱۲۸ ملخصا

3 . . . نسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ . . . الخ، ص ۸۱، حدیث: ۴۴۸ ملخصا

www.dawateislami.net

آپ نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔[1]

نمازِ اَقصیٰ میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِمامت فرمانے کے اِس ایمان افروز لمحے کی منظر کشی کرتے ہوئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دِیوان "وسائلِ بخشش" میں تحریر فرماتے ہیں:

اَقصیٰ میں سُواری جب پہنچی جِبْرِیل نے بڑھ کے کہی تکبیر
نبیوں کی اِمامت اب بڑھ کر سُلطانِ جہاں فرماتے ہیں
وہ کیسا حسیں منظر ہوگا جب دولہا بنا سَرور ہوگا
عُشّاق تصوُّر کر کر کے بس روتے ہی رہ جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۲۸۸-۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیا خُوب نماز ہے کہ تمام اَنبیا و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مُقْتَدِی، ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِمام اور پہلا قبلہ جائے نماز ہے، یقیناً کائنات میں ایسی نماز پہلے کبھی نہیں ہوئی، آسمان نے ایسا نظّارہ کبھی نہیں دیکھا۔

آج شَبِ اَسْرٰی کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اوّل اور آخِر ہونے کا راز (Secret) بھی کُھل گیا، اِس راز سے بھی پَردہ اُٹھ گیا اور معنی روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئے، کیونکہ آج آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو کہ سب سے آخری رسول ہیں، پہلے کے اَنبیا اور رسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرما رہے ہیں۔ اِسی راز کو بَیان کرتے

---

1 ... معجم اوسط، ۳/۶۵، حدیث: ۳۸۷۹ ملخصا

www.dawateislami.net

ہوئے اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

نمازِ اَقصیٰ میں تھا یہی سِرّ، عِیاں ہوں مَعنیٔ اوّل آخر
کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضِر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۲)

مختصر وضاحت: شبِ معراج مسجدِ اقصیٰ میں حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کرام و رُسُلِ عُظّام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جو نماز پڑھائی، اِس میں یہی راز تھا کہ پہلے اور آخری کا فرق واضح ہو جائے، جو انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے اپنے نبی ہونے کے ڈنکے بجا گئے تھے، وہ سارے کے سارے ہاتھ باندھ کر رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے کھڑے تھے اور اِمامت کا تاج شبِ معراج، شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا ہوا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عالَمِ مَلَکُوت کی سیر فرما کر اور اللہ پاک کی نشانیوں کو مُلاحظہ فرما کر آسمان سے زمین پر تشریف لائے، بَیتُ المقدس میں داخِل ہوئے اور بُراق پر سُوار ہو کر مکہ شریف کے لیے روانہ ہوئے۔ راستے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیتُ المقدس سے مکہ شریف تک تمام منزلوں اور قُریش کے قافِلوں کو بھی دیکھا۔ اِن تمام مَراحِل کے طے ہونے کے بعد چونکہ ابھی رات کا کافی حصہ باقی تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ حرام میں پہنچ کر سو گئے۔

اِس دِلرُبا منظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ احمد رضا

www.dawateislami.net

خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "حدائقِ بخشش" میں تحریر فرماتے ہیں:

خدا کی قُدرت کہ چاند حق کے کروروں منزل میں جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نُور کے تڑکے آلیے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۷)

صُبح کو جب بیدار ہوئے اور رات کے واقِعات کا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قریش کے سامنے تذکرہ فرمایا تو قریشی سرداروں کو سخت تعجب ہوا یہاں تک کہ بعض بد باطنوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ اللہ جھوٹا کہا اور بعض نے مختلف سُوالات (Questions) کیے، چونکہ اکثر قریشی سرداروں نے بار بار بیتُ المقدس کو دیکھا تھا اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی بھی بیتُ المقدس نہیں گئے ہیں، اِس لیے اِمتحان کے طور پر اُن لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بیتُ المقدس کے در و دیوار اور اس کی محرابوں وغیرہ کے بارے میں سوالات کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ اس وقت اللہ پاک نے فوراً ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ نبوت کے سامنے بیتُ المقدس کی پوری عمارت کا نقشہ پیش فرما دیا۔ چُنانچہ کُفّارِ قُرَیْش آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُوال کرتے جاتے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ عمارت کو دیکھ دیکھ کر اُن کے سُوالوں کے ٹھیک ٹھیک جوابات دیتے جاتے تھے۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

سَرِ عَرش پر ہے تِری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر
مَلَکُوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

1... سیرت مصطفےٰ، ص۳۵۷ ملخصا

www.dawateislami.net

مختصر وضاحت: یَارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! عَرش کے اُوپر بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا آنا جانا ہے اور زمین بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ ناز میں ہے، زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوشیدہ نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعۂ معراج کی تصدیق میں اِیمان کا اِمتحان ہے کہ مختصر سی گھڑی میں بیداری کے عالَم میں جسم شریف کے ساتھ آسمان و عَرشِ اَعظم تک بلکہ عَرش سے بھی اُوپر لامکان تک تشریف لے جانا عَقل سے بالاتر ہے، اِسی وَجہ سے وہ لوگ جن کے دل نُورِ اِیمان سے خالی تھے اُنہوں نے اِس عظیم واقعے کو نہ صرف جھٹلایا بلکہ طرح طرح سے اِس کا مذاق بھی اُڑایا لیکن جن کے دلوں میں یقینِ کامل کا چراغ روشن تھا وہ کسی بھی پریشانی اور شک کا شکار نہیں ہوئے اور بغیر کسی دلیل کے اِس معجزے کو تسلیم کر لیا، جیسا کہ اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بارے میں آتا ہے۔

معراج کی تصدیق کرنے والے صحابی

اُمُّ المؤمنین، حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ جب حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقصیٰ کی سیر کرائی گئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دوسری صُبح لوگوں کے سامنے اِس مکمل واقعے کو بیان فرمایا، (کچھ) کفّار وغیرہ دوڑتے ہوئے اَمیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اِس بات کی تصدیق (Testify) کر سکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ اُنہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقصیٰ کی سیر کی؟ آپ رَضِیَ

www.dawateislami.net

اللہُ عَنْہُ نے پوچھا: کیا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے واقعی یہ بیان فرمایا ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: لَئِنْ کَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ یعنی اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ اِرْشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ ہی فرمایا ہے اور میں اُن کی اِس بات کی بلا جھجک تصدیق کرتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا: کیا آپ اِس حیران کُن بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ رات میں بیت المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: جی ہاں! میں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آسمانی خبروں کی بھی صُبح و شام تصدیق کرتا ہوں۔ جو یقیناً اِس بات سے بھی زِیادہ حیران کُن اور تعجب والی بات ہے۔ پس اِس واقعے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ "صِدّیق" مشہور ہو گئے۔[1]

اَمیرُ المؤمنیں ہیں آپ اِمامُ المسلمیں ہیں آپ
نبی نے جنتی جن کو کہا صدّیقِ اکبر ہیں
سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مُقرّب ذات ہے اُنکی
رفیقِ سَرورِ ارض و سما صدّیقِ اکبر ہیں
عُمَر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثماں سے بھی ہیں اعلیٰ
یقیناً پیشوائے مُرتضیٰ صدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۶۵، ۵۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! رَجَبُ الْمُرَجَّب کا بابرکت مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ پھر عنقریب شعبان المعظم کے مبارک مہینے کی بھی

1 . . . مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب ذکر الاختلاف فی امر خلافة . . . الخ، ۴/۲۵، حدیث: ۴۵۱۵

www.dawateislami.net

جلوہ گری ہو گی اور ماہِ شعبان المعظم کی 2 تاریخ کو کروڑوں حَنَفِیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس شریف منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبَت سے آپ کی سیرتِ مُبارَکہ کے چند گوشوں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں۔

سیرتِ امامِ اعظم

حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کپڑے کا کاروبار کیا کرتے تھے اور کاروبار میں دیانتداری اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا خُوب خیال رکھا کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نامِ نامی اسمِ گرامی نعمان ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 70 ہجری میں عِراق کے شہر کُوفہ میں پیدا ہوئے، 80 سال کی عُمر میں 2 شعبان المعظم 150 ہجری میں وصالِ ظاہری فرمایا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چاروں اِماموں رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم میں سب سے بُلند مرتبہ ہیں، کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعی ہیں۔ ”تابِعی“ اُس (خوش نصیب انسان) کو کہتے ہیں: جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا۔[1] سیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مختلف رِوایات کے مطابق چند صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کا شَرَف حاصل کیا ہے اور بعض صَحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے براہِ راست سَرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات بھی سُنے ہیں۔[2]

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اوصاف

حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رمضان المبارک اور عید الفطر میں 62 قرآنِ

1... منتخب حدیثیں، ص۲۵ ملخصا
2... اشکوں کی برسات، ص۳

www.dawateislami.net

کریم ختم کرتے (ایک دن کو، ایک رات کو، ایک تراویح کے اندر سارے ماہ میں اور ایک عِید کے روز) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سخاوت فرمانے والے، عِلْم سِکھانے والے، اللہ پاک کا خَوف رکھنے والے، حقوق العباد کا خیال رکھنے والے، عَفْو و درگزر سے کام لینے والے، فضول باتوں سے بچنے والے اور تقویٰ و پرہیز گاری جیسی خوبیوں کے مالک تھے۔[1]

جو بے مثال آپکا ہے تقویٰ، تو بے مثال ہے آپکا فتویٰ
ہیں عِلْم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابو حنیفہ

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۵۷۳)

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت و کردار کے بارے میں مزید معلومات کیلئے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ ''اَشکوں کی برسات'' مکتبۃُ المدینہ سے طلب کرکے خُود بھی مُطالَعہ (Study) کیجئے اور شعبانُ المعظم میں امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لیے دوسروں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تِری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

1... اشکوں کی برسات، ص۸ ملخصا

2... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

www.dawateislami.net

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی سنتیں اور آداب سنئے۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔[1] (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اے رب العالمین، رب العالمین کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے۔[2] ☆چھینک کے وَقْت سر جھکایئے، منہ چھپایئے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔[3] ☆چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے۔ (تفسیر خزائن العرفان کے صفحہ نمبر 3 پر لکھا ہے "چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کرنا سنّتِ مؤکدہ ہے") ☆بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے، ☆سُننے والی پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُکِ اللہ (یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ جسے چھینک آئی وہ خود سن لے۔[4] ☆جواب سُن کر چھینکنے والی کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)[5] ☆مرآۃ المناجیح میں ہے کہ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر

1 ... بخاری، کتاب الادب، باب اذا تثاوب۔۔۔الخ، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶
2 ... معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴
3 ... رَدُّالْمُحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۸۴
4 ... بہارِ شریعت، ۳/۴۷۶، حصہ: ۱۶
5 ... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع۔۔۔الخ ۵/۳۲۶

www.dawateislami.net

پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔[1] ☆حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا۔[2] ☆چھینک کا جواب ایک مَرتبہ واجِب ہے دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔[3] ☆جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔[4] ☆نماز کے دوران چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے۔ ☆آپ نماز پڑھ رہی ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب دے دیا تو آپ کی نماز فاسد ہو گئی۔ ☆کئی اسلامی بہنیں موجود ہوں تو چند اسلامی بہنوں نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ ساری اسلامی بہنیں جواب دیں۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل "101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول" هدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... مرآۃ المناجیح، ۶/۳۹۶

2... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الادب، باب العطاس و التثاؤب، ۸/۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹

3... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع ۔۔۔الخ، ۵/۳۲۶

4... بہارِ شریعت، ۳/۴۷۶، حصہ: ۱۶

www.dawateislami.net

بیان:14 ہر مُجالسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ العزیز دَبّاغ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمام اَعمال سے اَفضل ہے، یہ اُن ملائکہ کا ذِکر ہے، جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درودِ پاک کی برکت یہ ہے کہ جب وہ (ملائکہ) نبیِّ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں تو جنّت کُشادہ ہو جاتی ہے۔[1]

جائیں نہ جب تک غُلام خُلد ہے سب پر حرام
مِلک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

مختصر وضاحت: یعنی اے مالکِ جنّت پیارے نبی! کیسی شان ہے آپ کی کہ جب تک آپ کی اُمّت جنّت میں نہ جائے گی اس وقت تک جنّت میں داخلہ ہر کسی پر حرام و ممنوع فرمادیا جائے گا، کیونکہ جنّت تو آپ کی ملکیت ہے پھر آپ کی اجازت کے بغیر کوئی کیسے جاسکتا ہے،

---

1 ... الابریز، الباب الحادی عشر فی الجنة ... الخ، ۲/۳۳۸

www.dawateislami.net

اے خدا کے پیارے محبوب! آپ پر کروڑوں درود و سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

مچھلی نے انگوٹھا کاٹا

حضرت امام محمد بن احمد ذہبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں کہ کسی بزرگ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا بازو کندھے سے کاٹا ہوا تھا اور وہ آواز لگا رہا تھا کہ جس نے مجھے دیکھا وہ ہرگز کسی پر ظلم نہ کرے۔ میں نے اس سے ماجرا پوچھا تو وہ کہنے لگا: ”میرا معاملہ بڑا عجیب و غریب ہے، میں بدمعاشوں کا ساتھی تھا، ایک دن میں نے ایک مچھیرے (Fisherman) سے مچھلی چھینی اور گھر کی طرف چل دیا، راستے میں مچھلی نے میرا انگوٹھا چبا ڈالا، جیسے تیسے میں گھر پہنچا اور مچھلی کو ایک طرف ڈال دیا۔ انگوٹھے کے درد اور تکلیف کی وجہ سے میں ساری رات سو نہ سکا۔ صبح ہوئی میں طبیب (Doctor) کے پاس گیا اور اسے اپنا سُوجا ہوا زخمی ہاتھ دکھایا۔ اس نے بتایا کہ انگوٹھا کاٹنا پڑے گا ورنہ بعد میں سارا ہاتھ کاٹنا پڑے گا، چنانچہ میں نے اپنا انگوٹھا کٹوا دیا۔ پھر ایک دن میرے ہاتھ پہ چوٹ آئی تو پُرانا زخم تازہ ہو گیا، مجھے شدید تکلیف ہو رہی تھی، میں طبیب کے پاس گیا تو اس نے ہاتھ کاٹنے کا کہا، میں نے کٹوا دیا مگر درد سارے بازو میں پھیل گیا۔ میں سخت تکلیف میں تھا کسی پل چین نہ آتا تھا چُنانچہ پہلے کہنی تک پھر کندھے تک ہاتھ کٹوانا پڑا، کچھ لوگوں نے مجھ سے تکلیف شروع ہونے کا سبب پوچھا تو میں نے انہیں مچھلی والا واقعہ سُنایا، وہ کہنے لگے: اگر تم پہلے مرحلے میں مچھلی والے کے پاس جا کر اس سے معافی مانگ لیتے اور اس کو راضی کر لیتے تو شاید تمہیں یہ اعضا کٹوانے نہ پڑتے، اب بھی وقت ہے اس شخص کے پاس جاؤ اور اس کو راضی کرو اس سے پہلے کہ یہ تکلیف پورے جسم میں پھیل جائے۔ میں نے بڑی تلاش کے بعد مچھیرے کو ڈھونڈ نکالا اور معافی مانگنے کے لئے

www.dawateislami.net

اس کے پاؤں میں گر گیا۔ اس نے پریشان ہو کر پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں وہی شخص ہوں جو تم سے مچھلی چھین کر لے گیا تھا، پھر میں نے اسے ساری تفصیل بتا کر کٹا ہوا ہاتھ دکھایا تو وہ بھی رو دیا اور کہنے لگا: میرے بھائی! میں نے تمہیں معاف کیا۔ میں نے اسے گواہ بنا کر آئندہ کے لئے کسی پر ظلم کرنے سے توبہ کر لی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ ظلم و ستم سے اُخروی عذاب کے ساتھ ساتھ بسا اوقات دنیا میں بھی ظالم کو دردناک سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جب دنیا میں قہر کی بجلی گرتی ہے تو ظالم لوگ ذِلَّت کی موت مارے جاتے ہیں اور ان سے ہمدردی رکھنے والا، ان کی موت پر آنسو بہانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ یہ تو دنیا کی ذِلَّت ہے جبکہ آخِرت کا عذاب اور بروزِ محشر کی رسوائی اور حساب و کتاب کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

ظلم سے مراد صرف یہی نہیں کہ کسی کی آنکھیں نکال دی جائیں، کسی کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ کر اس پر مرچیں ڈال دی جائیں، کسی زندہ جان کے ناخن کھینچ لئے جائیں، یا کسی کو بھوکا پیاسا قید میں رکھا جائے بلکہ کسی کا حق مارنا، کسی کو بلاوجہ تنگ کرنا ایذا پہنچانا بھی ظلم ہی کے زُمرے میں آتا ہے جو کہ اسلامی احکامات کی خلاف ورزی اور اللہ کریم اور اس کے رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا سبب ہے۔ آیئے! پہلے ظلم کی تعریف سن لیجئے پھر اس کی مذمّت اور اس کے انجام کے بارے میں سنیں گی، چنانچہ

---

1 ... کتاب الکبائر، ص۱۲۷

www.dawateislami.net

ظلم کی تعریف

حضرت شریف جُرجانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی کتاب ”اَلتَّعرِیفَات“ میں ظُلم کے معنٰی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کسی چیز کو اس کی جگہ کے علاوہ کہیں اور رکھنا۔[1]

شریعت میں ظلم سے مراد یہ ہے کہ کسی کا حق مارنا، کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، کسی کو بغیر قُصُور کے سزا دینا۔[2]

افسوس صد افسوس! آج کل لوگ اپنے اَنجام سے بے خوف ہو کر ظلم وزیادتی کرنے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مُطالبہ کرنے، ان کے مال وجائیداد پر قبضہ کرنے، چوری، ڈکیتی دہشت گردی اور قتل و غارت گری جیسے گناہوں میں مبتلا ہو کر نہ جانے کس کس انداز سے مسلمانوں کے حقوق پامال کر رہے ہیں۔ یاد رکھئے! مرنے کے بعد ہر ظلم کا حساب دینا ہو گا۔ بہت سے ایسے ظالم وجابر لوگ گزرے جن کا شمار دنیا کے طاقتور افراد میں ہوتا تھا، جن کے پاس نعمتوں کے خزانے موجود تھے، جن کے حکم کی خلاف ورزی کرنا گویا موت کو دعوت دینا تھا، جو زمین پر اکڑ اکڑ کر چلا کرتے تھے، جن کے ظلم وجَبر کے نہ صرف کارنامے سُن کر بلکہ ان کا نام سُنتے ہی لوگ لرز جاتے تھے، شاید وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ ایک دن انہیں بھی مرنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا ہے، بالآخر موت نے انہیں اپنے شکنجے میں لے کر ان کا غُرور وتکبّر خاک میں مِلا دیا۔ آیئے! ایسے ہی ایک ظالم بادشاہ کی موت کی عبرت آموز حکایت سننے اور نصیحت کے مدنی پھول چن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

1 ... التعریفات للجرجانی، ص ۱۰۲

2 ... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۶۶۹

www.dawateislami.net

ظالم بادشاہ کا عبرت ناک انجام!

کسی ملک میں ایک ظالم و مغرور بادشاہ رہتا تھا۔ اس نے ایک عظیمُ الشّان محل بنوایا اور اس کی تعمیر پر کافی مال خرچ کیا، تعمیر مکمل ہونے کے بعد بادشاہ نے اپنے چند سپاہیوں کو ساتھ لیا اور محل دیکھنے کیلئے چل پڑا۔ اندر سے دیکھنے کے بعد اس نے محل کے اِرد گرد چکر لگا کر بیرونی حصے کا مُعائنہ شروع کر دیا۔ ایک جگہ رُک کر اس نے ایک جھونپڑی (Cottage) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا: یہ ہمارے محل کے ساتھ جھونپڑی کس نے بنائی ہے؟ سپاہیوں نے جواب دیا: چند روز سے یہاں ایک مسلمان بوڑھی عورت آئی ہے، اسی نے یہ جھونپڑی بنائی ہے اور وہ اس میں اللہ پاک کی عبادت کرتی ہے۔ بادشاہ یہ سن کر بڑے مغرورانہ انداز میں بولا: اس غریب بڑھیا کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ ہمارے محل کے قریب جھونپڑی بنائے، اس جھونپڑی کو فوراً گرادو۔ حکم پاتے ہی سپاہی جھونپڑی کی طرف بڑھے، بڑھیا اس وقت وہاں موجود نہ تھی۔ سپاہیوں نے آن کی آن میں اس غریب بڑھیا کی جھونپڑی کو ملیامیٹ کر دیا۔ بادشاہ جھونپڑی گروانے کے بعد اپنے دوستوں کے ہمراہ اپنے نئے محل میں چلا گیا۔ جب بڑھیا واپس آئی تو اپنی ٹوٹی ہوئی جھونپڑی کو دیکھ کر بڑی غمگین ہوئی اور جب اسے معلوم ہوا کہ بادشاہ نے اس کی جھونپڑی گروائی ہے۔ تو اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے پاک پروردگار! جس وقت میری جھونپڑی توڑی جارہی تھی، میں موجود نہ تھی لیکن میرے رحیم و کریم پروردگار! تو تو ہر چیز دیکھتا ہے، تیری قدرت تو ہر شے کو مُحیط ہے، تیرے ہوتے ہوئے تیری ایک عاجز بندی کی جھونپڑی توڑ دی گئی۔

www.dawateislami.net

اس بُڑھیا کی آہ وزاری اور دعا مقبول ہوئی۔ اللہ کریم نے حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ اس پورے محل کو بادشاہ اور اس کے سپاہیوں سمیت تباہ وبرباد کر دو۔ حکم پاتے ہی حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام زمین پر تشریف لائے اور سارے محل کو اس ظالم بادشاہ اور اس کے سپاہیوں سمیت زمین بوس کر دیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کی پکڑ بڑی سخت ہے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ عبرت ناک حکایت سے معلوم ہوا کہ ظلم اور غُرور و تکبّر کرنا اللہ پاک کو بالکل پسند نہیں۔ بِلاشُبہ اس حکایت میں ان نادانوں کیلئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں کہ جو کثرتِ مال و دولت، خاندان اور اعلیٰ منصب یا وزارت وغیرہ کے گھمنڈ میں لوگوں پر ظلم و ستم کرتے ہیں۔ غریبوں کا حق دبا جاتے ہیں، یاد رکھئے! اللہ پاک ظالم کو مہلت دیتا ہے مگر جب پکڑ فرماتا ہے تو اس کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک ظالم کو مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 12 سورۂ ھُود کی آیت 102 تلاوت فرمائی:

---

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والستون بعد المائۃ... الخ، ۱/۱۷۶

www.dawateislami.net

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝۱۰۲ (پ۱۲، ھود:۱۰۲)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور تیرے رب کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے جبکہ وہ بستی والے ظالم ہوں بیشک اس کی پکڑ بڑی شدید دردناک ہے۔ (1)

مفسرِ قرآن علامہ صاوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہر ظلم کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ اپنے ظلم سے توبہ کرے اور ظلم کرنا چھوڑ دے اور جس کا جو حق مارا ہو وہ اسے لوٹا دے تاکہ وہ اس عظیم وعید میں داخل نہ ہو کیونکہ یہ آیت گزشتہ اُمّتوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر ظالم کو عام ہے۔ (2)

ظلم کا خاتمہ کرنے میں دینِ اسلام کا کردار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ جب اللہ پاک کسی ظالم کی پکڑ فرماتا ہے تو پھر اس کو بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ یقیناً ظلم ایک ایسا بدترین فعل ہے جس سے جھگڑے اور فسادات جنم لیتے ہیں، لوگوں کی عزتوں کا تَحَفُّظ نہیں رہتا، مُعاشرے کا امن وسکون تباہ ہو جاتا ہے، لوگ بغاوت اور سرکشی پر اُتر آتے اور لوگوں کے حقوق ضائع ہو جاتے ہیں۔ دینِ اسلام چونکہ انسانی حقوق کا بڑا مُحافظ اور معاشرے میں امن وسکون قائم رکھنے والا مذہب (Religion) ہے۔ اسلام نے ہر اس کام سے منع کیا ہے جو بندوں کے حقوق تلف کرنے کا سبب بنتا ہے۔ حقوق العباد میں ظلم کا کردار چونکہ دوسرے افعال کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے اس لئے اسلام نے ظلم کے خاتمے کیلئے

1... بخاری، کتاب التفسیر، باب وکذلک اخذ ربک... الخ، ۳/۲۴۷، حدیث: ۴۶۸۶
2... تفسیر صاوی، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۱۰۲، ۳/۹۳۱

www.dawateislami.net

بھی انتہائی اَحسَن اِقدامات کئے ہیں تاکہ لوگوں کے حقوق محفوظ رہیں اور وہ امن و سکون کی زندگی بسر کریں۔ ان میں سے ایک اِقدام (Step) یہ ہے کہ جہاں کسی پر ظلم ہوتا دیکھیں تو اپنی استطاعت کے مطابق ظالم کو روکنے کی کوشش کریں، اسے اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے آگاہ کرتے ہوئے ظلم کی وعیدوں پر مشتمل احادیثِ مبارکہ سنائیں کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

(1) اے لوگو! اللہ پاک سے ڈرو، خُدا کی قسم! جو مومن دوسرے مومن پر ظلم کرے گا تو قیامت کے دن اللہ پاک اس ظالم سے انتقام لے گا۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا: ”اٰیِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ“ یعنی یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔[2]

(3) ارشاد فرمایا: ظلم اور قطعِ رحمی کے علاوہ کوئی گناہ ایسا نہیں جس کے مُرتکب کو اللہ پاک آخرت میں سزا دینے کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی سزا دینے میں جلدی کرتا ہو۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُعاشرے میں امن کی فضا قائم کرنے اور اس کی راہ میں حائل رکاوٹ ”ظلم“ کو ختم کرنے کیلئے ہم جب کسی کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مبارکہ سنائیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ! یہ ہَولناک (Horrible) وعیدیں

---

1 . . . کنز العمال، کتاب الاخلاق، باب الثانی فی الاخلاق . . . الخ، جزء:۳، ۲/۲۰۲، حدیث: ۷۶۲۱

2 . . . مسند الفردوس، ۲/۲۹۷، حدیث: ۶۲۳۲

3 . . . ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۵۷، ۴/۲۲۹، حدیث: ۲۵۱۹

www.dawateislami.net

سُن کر ہو سکتا ہے اس کے دل میں خوفِ خُدا پیدا ہو جائے اور وہ ظلم سے باز آجائے۔ معاشرے سے ظلم کا خاتمہ کرنے کیلئے ہمیں اپنے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِم کے طرزِ عمل کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ وہ حضرات ظالم کی اصلاح کی نیّت سے بلا جھجک اور بے دھڑک حق بات کہہ دیا کرتے اور اسے ظلم سے روک دیا کرتے تھے۔ حضرت سَیِّدَتُنا نفیسہ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہَا بڑی پاکباز خاتون تھیں، آپ دن میں روزہ رکھتیں اور رات بھر عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتیں، حرمِ نبی سے کبھی جدا نہ ہوتیں، آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہَا نے تیس حج کئے جن میں سے اکثر پیدل کئے تھے، آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہَا کعبہ کے پردوں کو پکڑ کر زار و قطار رویا کرتیں اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتیں: خدایا! مجھے اپنی رضا پر راضی رکھ۔[1]

احمد بن طولون انصاف پسند کیسے بنا؟

آیئے! اب ظلم روکنے سے مُتَعَلِّق آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہَا کا ایک واقعہ سنئے: چنانچہ منقول ہے کہ احمد بن طُولُون کے عادل بننے سے پہلے جب وہ لوگوں پر ظلم کرنے لگا تو لوگ اس کے ظلم سے نجات پانے کے لئے حضرت سَیِّدَتُنا نفیسہ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس کی شکایت کی۔ آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہَا نے لوگوں سے پوچھا: وہ کس وقت سواری پر نکلے گا؟ لوگوں نے عرض کی: کل نکلے گا۔ آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہَا نے ایک مکتوب لکھا اور اس راستے میں تشریف فرما ہو گئیں جہاں سے احمد بن طُولُون نے گزرنا تھا۔ جب وہ گزرا تو آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہَا نے فرمایا: اے احمد! اے ابن طُولُون!

۱... نور الابصار، فصل فی مناقب السیدۃ نفیسہ، ص۲۰۷ ملخصا

www.dawateislami.net

جب اس نے دیکھا تو آپ کو پہچان لیا اور گھوڑے سے اُتر آیا اور مکتوب لے کر پڑھنے لگا جس میں لکھا تھا: تم بادشاہ بنے تو تم نے لوگوں کو قید کیا، تم قادر ہوئے تو تم نے لوگوں کو مجبور کیا، تمہارے ذمہ کفالت ہوئی تو تم نے لوگوں پر ظلم کیا، لوگوں کے رزق پر تجھے ضامن بنایا گیا تو تم نے انہیں محروم کیا اور تُو یہ بھی جانتا ہے کہ ظلم کا تیر پار ہوتا ہے، خطا نہیں جاتا خاص کر ان دلوں سے جنہیں تُو نے دکھ دیا، ان جگروں سے جنہیں تُو نے بھوکا رکھا اور ان جسموں سے جنہیں تُو نے بے لباس رکھا، یہ بات ممکن نہیں کہ مظلوم مر جائیں اور ظالم ہمیشہ باقی رہیں۔ تیری مرضی تُو جو چاہے کر ہم صبر کریں گے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں ظلم کی شکایت کریں گے۔" (اسے پڑھ کر اس پر بہت اثر ہوا) اس کے بعد احمد بن طُولُون لوگوں کے درمیان فیصلوں میں عدل (Justice) کرنے لگ گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ظالموں کی مدد بھی بُری ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ حضرت نفیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے جب اس ظالم شخص کی اصلاح کرتے ہوئے اسے سمجھایا تو وہ اپنے ظلم سے باز آ گیا اور لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کرنے والا بن گیا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے بال بچوں، رشتہ داروں، خادماؤں اور دوسری اسلامی بہنوں پر کسی بھی طرح کا ظلم نہ کریں، خود بھی ظلم سے بچیں، دوسروں کو بھی ظلم کرنے سے روکنے کی کوشش

1 ... المستطرف، باب العشرون فی الظلم... الخ، ۱/۱۹۰

www.dawateislami.net

کریں اور کسی ظالم کے ساتھ مل کر اس کے جرم میں شامل نہ ہوں کیونکہ ظالموں کی مدد کرنے والے کا انجام بھی بہت بُرا ہو گا، چنانچہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ظالم کی باطل کام پر مدد کی تاکہ وہ اس کے ذریعے حق کو دور کرے تو وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِمّہ سے بَری ہے[1] اور جو ظالم کے ساتھ اس کی مدد کے لئے چلا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔[2]

حکیمُ الاُمّت، حضرت علّامہ مولانا مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”چلنے سے مراد مطلقًا اس کی ظلم پر مدد دینا ہے۔ خواہ اس کے ساتھ چل کر ہو یا گھر میں بیٹھے بیٹھے، پھر خواہ زبان سے ہو یا قلم سے، ظلم کی مدد بہر حال حرام ہے۔ ربِّ کریم فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪﴾ (پ۶، المائدۃ:۲) (اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو) فی زمانہ ظالموں سے زیادہ ظالموں کے حمایتی لوگ ہیں۔ مزید فرماتے ہیں یعنی یہ ظالموں کے حمایتی اسلام کے نور سے نکل گئے یا اسلام کی حقیقت سے خارج ہو گئے کہ حقیقتِ اسلام یہ ہے کہ لوگ اس کے شر سے سلامت رہیں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ظالم کے مددگاروں کا انجام!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! منقول ہے کہ ابنِ ہُبَیرہ نے جب امام

1 ... معجم اوسط، ۲/۱۸۰، حدیث: ۲۹۴۴

2 ... معجم کبیر، ۱/۲۲۷، حدیث: ۶۱۹

3 ... مراٰۃ المناجیح، ۶/۶۷۹ ملتقطا

www.dawateislami.net

منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو قاضی (Judge) بنانے کا ارادہ کیا تو حضرت امام منصور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: میں قاضی نہیں بنوں گا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ایک حدیث سنی ہے۔ ابنِ ھُبَیْرہ نے کہا: انہوں نے تمہیں کیا حدیث سنائی ہے؟ منصور نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا علقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت کی کہ حُضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک منادی ندا کرے گا: کہاں ہیں ظلم کرنے والے؟ کہاں ہیں ظالموں کے مددگار؟ کہاں ہیں ظالموں کے حمایتی؟ حتّٰی کہ ان لوگوں کو بھی لایا جائے گا جنہوں نے ظالموں کے لئے قلم تراشا ہو گا یا سیاہی بھری ہو گی تو ان سب کو لوہے کے تابوت میں جمع کر کے جہنّم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔“[1]

بروزِ قیامت ظلم کا حساب کیسے دیں گی؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم دنیاوی عُہدہ و منصب قبول کرنے سے ڈرتے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ جو کسی منصب پر فائز ہو جاتا ہے، ممکن ہے وہ کسی فیصلے میں ناانصافی کر بیٹھے، کسی کے ساتھ ظلم کر بیٹھے، نہ چاہتے ہوئے بھی کسی کی حق تلفی کر جائے اور اس کی وجہ سے اسے قیامت کے دن اللہ کریم کی بارگاہ میں ذِلّت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑ جائے۔ لہٰذا ظلم سے بچنے کیلئے ہمیں یہ بات ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہیے کہ اگر آج میں اپنی

1 ... مسند الفردوس، ۱/۱۵۳، حدیث: ۹۹۵- المستطرف، باب العشرون فی الظلم... الخ، ۱/۱۸۸

www.dawateislami.net

شہرت، دولت یا اپنی طاقت کے سبب کسی غریب پر ظلم کروں گی تو دنیا میں ہو سکتا ہے مجھے کوئی پکڑ نہ سکے اور مجھے ظلم کی سزا نہ دی جائے مگر مرنے کے بعد جب میدانِ محشر میں حساب و کتاب کا سلسلہ شروع ہو گا اُس وقت کیا کروں گی؟ کیا اُس وقت بھی مجھے اپنی شُہرت کے سبب حساب و کتاب سے چھٹکارا مل جائے گا؟ کیا اس وقت جسمانی طاقت کی بدولت ہماری رہائی کی صورت بن پائے گی؟ ہر گز نہیں کیونکہ یہ عدالت تو اس مالکِ کائنات کی ہو گی جو ساری دنیا کا حقیقی بادشاہ ہے اس دن تو چھوٹے سے چھوٹے ظلم اور حق تلفی کا بھی بدلا لیا جائے گا مثلاً دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی، بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ دیا ہو گا، کسی کی بے عزّتی کی ہو گی، کسی کو ذلیل کیا ہو گا، مار پیٹ کی ہو گی، عاریتاً چیزیں لے کر قصداً واپس نہ لوٹائی ہو گی، کسی کا قرض دبا کر، دل دُکھا کر اسے ناراض کر دیا ہو گا، آنکھیں دکھا کر ڈرا دیا ہو گا، اَلْغَرَض! اُس دن تو ہر ایک ظلم کا حساب دینا ہو گا، لہٰذا آخرت میں حساب دینے سے بہتر ہے ہم جیتے جی دنیا میں ہی ہر ایک سے ہاتھ جوڑ کر، اس کے سامنے گڑگڑا کر کی جانے والی زیادتیوں اور حق تلفیوں کی معافی مانگ لیں کیونکہ دنیا میں تو معافی تلافی کے ذریعے کام بن سکتا ہے مگر بروزِ قیامت سوائے حساب دینے کے کوئی صورت نہیں ہو گی۔ خود ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی ہمیں اس کی ترغیب دلائی ہے۔

چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس کے ذِمّے اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا ظُلم ہو، اس پر لازِم ہے کہ قیامت کا دن آنے سے پہلے یہیں دنیا میں اس سے مُعافی مانگ لے، کیونکہ وہاں نہ دِینار ہوں گے اور نہ دِرْہَم، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی، تو بقدرِ اُس کے حق کے، اِس (ظالم) سے لے کر اُسے (مظلوم کو) دی جائیں گی،

www.dawateislami.net

ورنہ اُس (مظلوم) کے گناہ اِس (ظالم) پر رکھے جائیں گے۔[1]

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر تم نے دُنیا میں لوگوں کے حُقُوق اَدا نہ کئے تو ہر صورت میں قِیامت میں اَدا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دُنیا ہی میں ادا کر دو، ورنہ پچھتانا پڑے گا۔[2]

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں — بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ!
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم — کریں نہ رُخ مرے پاؤں گُناہ کا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۶-۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے مُعاشرے میں دیکھا گیا ہے کہ جس کا جس پر بس چلتا ہے وہ اپنا زورِ بازو استعمال کرتی ہے، بات بات پر اسے بِلاوجہ ذلیل و رُسوا کرتی ہے، اس کے مال و جائیداد پر قبضہ کر لیتی ہے، کہیں ساس بہو پر بلاوجہ کا بوجھ ڈالتی نظر آتی ہے تو کہیں بہو ساس کو آنکھیں دکھاتی نظر آتی ہے۔ کہیں پڑوسنیں باہم دست و گریباں ہیں تو کہیں سہیلیاں اور سگی بہنیں ظلم کی راہ پر چلتی نظر آتی ہیں۔ یاد رکھئے! جس پر ظلم کیا جائے ہو سکتا ہے وہ یہاں اس دنیا میں بدلہ نہ لے سکے مگر ممکن ہے کہ **"جیسی کرنی ویسی بھرنی"** کے مصداق کہیں اور سے اس کی سزا مل جائے۔ اللہ پاک پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام آیت نمبر 129 میں ظالموں کو خبردار کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

1... بخاری، کتاب المظالم و الغضب، باب من کان له مظلمة... الخ، ۲/۱۲۸، حدیث: ۲۴۴۹

2... مرآۃ المناجیح، ۶/۶۷۳

www.dawateislami.net

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۠ (۱۲۹)

(پ۸، الانعام: ۱۲۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلط کرتے ہیں بدلہ اُن کے کئے کا

ظلم کرنے والوں کو عبرت انگیز نصیحت

تفسیر صِراطُ الجنان جلد 3 صفحہ 209 پر ہے: اس آیتِ مبارکہ میں ظلم کرنے والوں کے لئے بڑی نصیحت (Advice) ہے، چنانچہ

حضرت اَبُوعَبدُاللہ محمد بن احمد قُرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اس آیت میں ظلم کرنے والوں کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ اگر وہ اپنے ظلم سے باز نہ آئے تو اللہ پاک ان پر دوسرا ظالم مُسَلَّط کردے گا، اس آیت میں ہر قسم کے ظالم داخل ہیں، وہ شخص جو گناہ کرکے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، جو حاکم یا افسر اپنی رِعایا اور ماتحت لوگوں پر ظلم کرتا ہے، یہ سب ظالم کی صف میں شامل ہیں، ان تمام پر اللہ پاک ان سے بڑا ظالم مسلط کردیتا ہے۔[1]

بدلہ لینے کے بجائے معاف کردیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے ظالم چاہے کسی پر کتنا ہی ظلم کرلے مگر بالآخر اُسے ظلم کی سزا ضرور ملتی ہے اور اللہ پاک کسی دوسرے ظالم کو اس پر مُسَلَّط کرکے مظلوم کا بدلہ دلا دیتا ہے۔ اگر مظلوم خود ہی ظالم سے بدلہ لینا چاہے تو شریعت میں اس کی اجازت ہے مگر ایسا نہ ہو کہ بدلہ لینے کی کوشش میں حد سے بڑھ کر خود ہی ظالم بن جائے۔ مثلاً کسی نے ایک تھپڑ مارا تو اسے دو تھپڑ لگادے، کسی نے سر پھاڑا تو اس کے سر کے ساتھ ساتھ جسم کا دوسرا حصہ بھی زخمی کردے، کسی نے بازو توڑا تو

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ: ۱۲۹، ۳/۲۰۹

www.dawateislami.net

اس کا بازو ہی جسم سے الگ کر دے، کسی نے ٹانگ توڑی تو اس کی ٹانگ ہی کاٹ دیں، کسی نے ہمارے عزیز کو قتل کر دیا تو قاتل کے پورے خاندان کو ہی موت کی نیند سلا دیا جائے بلکہ جتنا اس پر ظلم ہوا اتنا ہی بدلہ لینے کی اجازت ہے اس سے زیادہ بدلہ ہر گز نہیں لے سکتا ورنہ جو پہلے مظلوم تھا اب وہی ظالم قرار پائے گا۔ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ از خود بدلہ لینے کے بجائے قانون کا سہارا لیا جائے اور قانونی طور پر اس ظلم کی جو سزا بنتی ہے ظالم کو وہ سزا دلوانے کا مُطالبہ کیا جائے۔

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ملکی انتظام صرف دو چیزوں سے قائم رہ سکتا ہے سزائیں سخت ہوں جیسے اسلامی سزائیں ہیں اور کسی مجرم کی رعایت ضمانت نہ ہو کوئی بدمعاش قانون کی گرفت سے بچ نہ سکے۔[1] بدلہ لیتے وقت اس بات کا امکان رہتا ہے کہ بندہ غُصّے میں آکر کچھ زیادتی نہ کر بیٹھے، جتنی طاقت سے کسی نے تھپڑ مارا، ممکن ہے بدلہ لینے والا اس سے زیادہ طاقت سے مار دے تو اس کی بھی ممانعت ہے۔ لہٰذا بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود معاف کرنا اس سے زیادہ بہتر اور آخرت میں اجر و ثواب کا باعث ہے۔ چنانچہ

پارہ 25 سُورۃُ الشوریٰ آیت نمبر 40 میں ارشادِ باری ہے:

وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾

(پ۲۵، الشوری: ۴۰)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور بُرائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۳۱۱

www.dawateislami.net

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ بُرائی کے برابر بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے لیکن بدلہ نہ لینا اور معاف کر دینا افضل ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی میں اس کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں کہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو رضائے الٰہی کیلئے معاف فرمادیا کرتے اور قدرت ہونے کے باوجود ان سے بدلہ نہیں لیا کرتے تھے۔ آیئے! اس کی (2) مثالیں سُنئے اور معاف کرنے کی عادت بنایئے، چنانچہ

(1)... صلحِ حُدَیبیہ کے سال جبلِ تنعیم کی طرف سے اسّی (80) افراد کا گروہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے کے ارادے سے آیا، جب آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان پر غلبہ پالیا تو انتقام پر قدرت کے باوجود اُن پر اِحسان کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔

(2)... غورث بن حارث جس نے نیند کی حالت میں سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وار کرنے کی کوشش کی، لیکن حضورِ اَقدس صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بیدار ہو گئے اور جب اس کی تلوار آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قبضے میں آگئی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ عَنْہُمْ کو بلا کر اس کے ارادے سے باخبر بھی کر دیا تو قدرت کے باوجود آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے معاف کر دیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر ظلم کرنا بھی حرام ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام کی خوبی ہے کہ اس نے انسانوں

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۲۵، الشوری، تحت الآیۃ: ۳۹، ۹/ ۸۳

www.dawateislami.net

کے حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں کے حقوق کا بھی خیال رکھا ہے۔ جس طرح کسی انسان پر ظلم و زیادتی حرام ہے اسی طرح جانوروں کو بھوکا پیاسا رکھنا، مار پیٹ کرنا اور تکلیف پہنچانا بھی حرام ہے بلکہ جانوروں پر ظلم کرنا انسان پر ظلم کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے کہ انسان تو اپنا دکھ درد کسی سے کہہ سکتا ہے، قدرت رکھتا ہو تو بدلہ بھی لے سکتا ہے مگر بے زبان جانور کس سے فریاد کر سکتا ہے! افسوس صد افسوس فی زمانہ جانوروں پر جیسا ظلم کیا جاتا ہے کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، کبھی تو ان بے زبانوں کو ٹائم پر پانی اور چارہ نہیں دیا جاتا، تو کبھی گرمیوں کی سخت دھوپ میں یا سردیوں کی سخت ٹھنڈی راتوں میں یونہی کھلے آسمان کے نیچے باندھ دیا جاتا ہے، کبھی ان پر طاقت سے زیادہ سامان لاد کر لمبے فاصلے تک زبردستی لے جایا جاتا ہے، منڈی سے لانے کیلئے گاڑی پر چڑھانے اور اُتارنے کا مناسب اِنتظام نہیں کیا جاتا اور گاڑی میں ریت یا بُھوسہ وغیرہ نہیں ڈالا جاتا جس سے کئی جانور زخمی ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ جانوروں پر ظلم کرنے سے نبیِّ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے منع فرمایا ہے: چنانچہ

بارگاہِ رسالت میں اونٹ نے فریاد کی

ایک مرتبہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک اَنصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ کھڑا ہوا زور زور سے چِلّا رہا تھا۔ جب اس نے آپ کو دیکھا تو بِلبلانے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قریب جا کر اس کے سر اور کنپٹی پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تو وہ تسلی پا کر بالکل خاموش ہو گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک

www.dawateislami.net

کون ہے؟ لوگوں نے ایک انصاری کا نام بتایا، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فوراً ان کو بلوایا اور فرمایا کہ اللہ پاک نے ان جانوروں کو تمہارے قبضہ میں دے کر ان کو تمہارا محکوم بنا دیا ہے لہٰذا تم پر لازم ہے کہ ان جانوروں پر رحم کیا کرو تمہارے اس اونٹ نے مجھ سے تمہاری شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لے کر اس کو تکلیف دیتے ہو۔[1]

معلوم ہوا کہ جانوروں کو بلاوجہ تکلیف دینا انہیں بھوکا پیاسا رکھنا بہت بُرا فعل ہے۔ جانوروں پر ظلم کرنے والوں کو چاہئے کہ سنبھل جائیں ورنہ بلاوجہ تکلیف دینے کے سبب ہو سکتا ہے انہی جانوروں کو بطورِ عذاب اُن پر مُسَلَّط کر دیا جائے۔ امام احمد بن حجر مکی شافعی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان نے ناحق کسی چوپائے کو مارا یا اسے بھوکا پیاسا رکھا یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لیا تو قِیامت کے دن اس سے اسی کی مثل بدلہ لیا جائے گا جو اس نے جانور پر ظلم کیا یا اسے بھوکا رکھا ہو گا۔[2]

رَحمتِ عالَم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جہنّم میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ لٹکی ہوئی ہے اور ایک بلّی اُس کے چہرے اور سینے کو نوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب دے رہی ہے جیسے اس (عورت) نے دنیا میں قید کر کے اور بھوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں اُن کیلئے عِبرت

---

1 . . . ابو داود، کتاب الجهاد، باب مایومر به . . . الخ، ۳/۳۲ حدیث ۲۵۴۹

2 . . . الزواجر، کتاب النفقات . . . الخ، الباب الثانی فی الکبائر، ۲/۱۷۴

3 . . . بخاری، کتاب المساقاة، باب فضل سقی الماء، ۲/۹۹، حدیث ۲۳۶۴-۲۳۶۵ ماخوذا

www.dawateislami.net

ہے جو بلاوجہ جانوروں کو ستاتی ہیں ایسا نہ ہو جانوروں پر یہ ظلم ہمیں جہنّم کے عذاب میں مبتلا کر دے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم خود بھی جانوروں پر ظلم کرنے سے بچیں اور اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی اس کا ذہن دیں۔ آیئے! اب مختصراً ظلم کے چند اسباب اور ان کا علاج سن لیجئے اور اس عادتِ بد سے پیچھا چھڑا لیجئے، چنانچہ

اس کے انجام سے بے خبر ہونا

ظلم کا ایک سبب ظلم کے انجام سے بے خبر ہونا ہے کہ جب ہمیں پتہ ہی نہ ہو گا کہ ظلم کے کیا نقصانات ہیں تو ظلم سے بچنے میں دُشواری ہو گی۔ لہٰذا اس کا علاج یہ ہے کہ قرآنِ کریم، احادیثِ مبارکہ میں اس حوالے سے جو ارشادات موجود ہیں انہیں بار بار پڑھئے اور ان پر عمل کی کوشش کیجئے۔

دل کا سخت ہونا

ظلم کا ایک سبب گناہوں کی وجہ سے دل کا سخت ہونا بھی ہے۔ دل کی سختی دور کرنے کیلئے ایسے اعمال کیجئے جو دل کی نرمی کا باعث بنتے ہیں مثلاً تلاوتِ قرآنِ کریم کا معمول بنالیجئے اور موت کو کثرت سے یاد کیجئے۔

دولت کی کثرت

ظلم کا ایک سبب مال و دولت کی کثرت بھی ہے کہ لوگ دولت کے نشے میں مغرور ہو جاتے ہیں اور غریبوں کو کسی خاطر میں نہیں لاتے ایسے لوگوں کو چاہیے کہ مال و دولت کی محبت دل سے نکال کر اس بات سے خوف کھائیں کہ اگر وہ دنیا میں کسی پر ظلم کریں گے اور اپنی دولت کا رعب دکھائیں گے تو ممکن ہے اُن سے یہ دولت چھین لی جائے

www.dawateislami.net

اور کسی مظلوم کی بد دُعا کا شکار ہو کر کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔

صاحبِ منصب ہونا

بسا اوقات کوئی منصب مل جانا بھی دوسروں پر ظلم کا باعث بن جاتا ہے اور کوئی صاحبِ منصب اپنے عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے غریب اور بے قصور لوگوں کے خلاف فیصلہ کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ خود کو اس بات سے ڈرائیں کہ جس طرح میں کسی غریب پر اپنی طاقت استعمال کر رہا ہوں قیامت کے دن سارے حاکموں کے حاکم نے جہنم میں جانے کا فیصلہ سنا دیا تو میرا کیا بنے گا۔

ربِّ کریم سے دُعا کیجئے!

جن جن پر آج تک کیسا ہی ظلم و ستم کیا ہو فوراً معافی مانگ لیجئے اور پھر بارگاہِ الٰہی میں خلوصِ نیّت کے ساتھ آئندہ اس جرمِ عظیم سے بچنے کیلئے دعا کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ! اس گناہ سے بچنے میں ضرور کامیاب ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ سلوک کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے حُسنِ سُلوک کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں:

پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ہر حُسنِ سلوک صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/ ۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴

www.dawateislami.net

رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلۂ رحمی کرے۔[1] ☆قرآن وحدیث میں رشتہ داروں اور ذَوِی القُربیٰ (یعنی قرابت والوں) کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم ہے۔[2] ☆حُسنِ سُلوک کی مختلف صورَتیں ہیں، ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔[3] ☆حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو گے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہو جائیں گے اگرچہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہ ہو۔[4] ☆اولیاءُ اللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔[5] ☆حُسنِ سلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔[6]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت

1 ... بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف... الخ، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸

2 ... رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل البیع، ۹/۶۷۸ ماخوذا

3 ... الدرر الحکام، کتاب الکراھیۃ والاستحسان، فصل من ملک امۃ... الخ، جزء ۱، ص ۳۲۳ ملخصا

4 ... امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲۶

5 ... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۴۲ ماخوذا

6 ... تنبیہ الغافلین، ص ۷۳ ملخصا

www.dawateislami.net

حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان:15 ہر مُجلّہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

اَمیرُ الْمُؤمنین، حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ اللہ کریم نے جنّت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مشک سے زِیادہ خُوشبودار ہے۔ اُس درخت کی شاخیں موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد کے ہیں۔ اُس درخت کا پھل صِرف وُہی کھا سکے گا جو رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔[1]

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

1... الحاوی للفتاوی، ۲/۴۸

2... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ اور اِبنِ زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”دِین و دُنیا کی انوکھی باتیں“ صفحہ نمبر 446 پر ہے: منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی ایک زمین تھی جس میں آپ کے غلام کام کیا کرتے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زمین سے مُتَّصِل (یعنی بالکل قریب) حضرت سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زمین تھی جہاں اُن کے غلام کام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ایک غلام، حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی زمین میں زبردستی گُھس آیا تو آپ نے ایک خَط

www.dawateislami.net

(Letter) حضرت سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرف لکھا جس میں یہ تحریر کیا: "آپ کا غلام میری زمین میں گُھس آیا ہے اُسے منع کیجئے۔ وَالسَّلَام۔" حضرت سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خط پڑھ کر ایک صفحہ لیا اور خط کا جواب یوں لکھا: "اے حواریِ رسول (رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وفادار ساتھی) کے صاحبزادے! غلام نے جو کیا مجھے اِس کا اَفسوس ہے اور دُنیا کی میرے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں۔ میں اپنی زمین آپ کو دیتا ہوں، لہٰذا آپ اُسے اپنی زمین میں شامل کر لیجئے اور اُس میں موجود غلام اور اَموال بھی آپ کے ہوئے۔ وَالسَّلَام۔" یہ خط جب حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے پاس پہنچا تو آپ نے اِس کے جواب میں لکھا: "میں نے اَمیرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا خط پڑھا ہے، اللہ پاک اُن کی عُمر لمبی کرے! اُن جیسی شَخْصِیَّت جب تک قُریش میں موجود ہے قُریش کی رائے بے کار نہیں ہو سکتی۔" یہ خط جب حضرت سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس پہنچا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: **"جو مُعاف کرتا ہے وہ سَرداری کرتا ہے، جو بُردباری کرتا ہے وہ عظیم ہوتا ہے اور جو دَرگُزر کرتا ہے لوگوں کے دِل اُس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔"**[1]

نہیں سَرکار! ذاتی دُشمنی میری کسی سے بھی مِری ہے نَفْس و شیطاں سے لڑائی یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اللہ والے کس قدر عمدہ خوبیوں کے مالِک ہوتے ہیں! جن کی شَخْصِیَّت میں عاجِزی و اِنکساری، دنیا سے بے رَغبتی، سخاوت،

---

1 . . . دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۴۴۶ ملتقطا و ملخصا

www.dawateislami.net

اِیثار، بُردباری اور عفوودَرگُزر کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہُوا ہوتا ہے۔ یہ حضرات صرف دعووں اور نعروں کی حد تک ہی محدود نہیں ہوتے بلکہ اسلام اِن کی رَگ وپے میں رَچ بس چکا ہوتا ہے، یہ حضرات اپنی ذات کے لئے کبھی بھی کسی سے بدلہ نہیں لیا کرتے، بالفرض اگر کوئی اِن کے ساتھ سختی سے پیش آتا بھی ہے تو یہ اللہ والے آپے سے باہر ہونے کے بجائے اپنے مدِّ مقابِل کے ساتھ بھی شفقت ومہربانی والا سُلوک ہی فرماتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں اِن کی شان وعظمت کے چرچے ہورہے ہیں، جب اِن عظیم ہستیوں کا ذکرِ خیر ہوتا ہے تو زبانوں پر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جاری ہوجاتا ہے۔ اے کاش! اِن عظیم ہستیوں کے صَدقے میں ربِّ کریم ہمیں بھی مُعاف کرنے اور مُعاف کرکے اِس کا ثواب حاصل کرنے کی سعادت پانے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ یاد رکھیں! غُصّے کو پی جانا اور لوگوں سے دَرگُزر کرنا ایسا بہترین عمل ہے کہ جو خوش نصیب مسلمان یہ عمل بجالاتا ہے اُس کا شُمار ربِّ کریم کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے، پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 134 میں خُدائے حنّان ومنّان کا فرمان ہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ (پ۴، آل عمران: ۱۳۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

اِسی طرح پارہ 18 سُورۂ نُور کی آیت نمبر 22 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾ (پ۱۸، النور: ۲۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور چاہئے کہ مُعاف کریں اور دَرگُزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کرنا ربِّ کریم کو بہت پسند ہے۔ ہمیں بھی دوسروں کی غلطیوں سے درگزر کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ شیطان ہمارا اَزلی دشمن ہے، اُسے ہرگز یہ گوارا نہیں کہ مسلمان آپس میں مُتَّحِد رہیں، ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں، ایک دوسرے کی عزّت و ناموس کے مُحافِظ بنیں، ایک دوسرے کی غَلَطیوں کو نظر انداز کیا کریں، اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کریں، اپنے حُقوق مُعاف کر دیا کریں، دوسرے کے حُقوق کا لحاظ رکھیں، ایک دوسرے کے ساتھ تعاوُن کریں وغیرہ، کیونکہ اگر ایسا ہو گیا تو مُعاشَرہ اَمْن کا گہوارہ بن جائے گا اور شیطان ناکام و نامراد ہو جائے گا۔ اِس لئے وہ مسلمانوں کو مُعاف کرنے اور غُصّے پر قابو پانے نہیں دیتا، لہٰذا شیطان کی مُخالَفت کرتے ہوئے اُس کے وار کو ناکام بنا دیجئے اور دَرگُزر کرنا اِختیار کیجئے۔

اس میں شک نہیں کہ غَلَطی ہو جانے پر کسی کو معاف کرنا نفس پر بہت دشوار ثابت ہوتا ہے، لیکن اگر ہم عَفْو و دَرگُزر کے فضائل کو پیشِ نظر رکھیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ، اللہ پاک کی طرف سے اِنعام و اِکرام کی حقدار بھی قرار پائیں گی۔ آیئے! اِس بارے میں 5 احادیثِ مُبارَکہ سُنئے: چنانچہ

لوگوں سے درگزر کرنے کی فضیلت

1. پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تین (3) باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ کریم (قیامت کے دن) اُس کا حساب بہت آسان طریقے سے لے گا

www.dawateislami.net

اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یَارَسُولَ اللہ! وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: (1) جو تمہیں مَحروم کرے تم اُسے عطا کرو، (2) جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو اور (3) جو تم پر ظُلم کرے تم اُس کو مُعاف کر دو۔[1]

2. فرمایا: قِیامت کے روز اِعلان کیا جائے گا: جس کا اَجر اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور جنّت میں داخِل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اَجر ہے؟ اِعلان کرنے والا کہے گا: اُن لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔[2]

3. فرمایا: جو کسی مسلمان کی غَلَطی کو مُعاف کرے گا قِیامت کے دن اللہ پاک اُس کی غَلَطی کو مُعاف فرمائے گا۔[3]

4. فرمایا: ہر دور میں میرے بہترین اُمّتیوں کی تعداد پانچ سو (500) ہے اور اَبدال چالیس (40) ہیں، نہ پانچ سو (500) سے کوئی کم ہوتا ہے اور نہ ہی چالیس (40) سے، جب چالیس (40) اَبدال میں سے کسی کا اِنتقال ہوتا ہے تو ربِّ کریم پانچ سو (500) میں سے ایک کو اُس فوت ہونے والے اَبدال کی جگہ پر مُقرّر فرماتا اور یوں 40 کی کمی پوری فرما دیتا ہے، عَرض کی گئی: ہمیں اُن کے اَعمال کے بارے میں اِرشاد فرمائیے۔ فرمایا: ظُلم کرنے والے کو مُعاف کرتے، بُرائی کرنے والے کے ساتھ

---

1 ... معجم اوسط، ۴/۱۸، حدیث: ۵۰۶۴

2 ... معجم اوسط، ۱/۵۴۲، حدیث: ۱۹۹۸

3 ... ابن ماجه، کتاب التجارات، باب الاقالة، ۳/۳۶، حدیث: ۲۱۹۹

www.dawateislami.net

بھلائی سے پیش آتے اور اللہ پاک نے جو کچھ اُنہیں عطا فرمایا ہے اُس سے لوگوں کی غم خواری کرتے ہیں۔[1]

5. ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اور عَرض کی: یارَسُولَ اللہ! ہم خادِم کو کتنی بار مُعاف کریں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہے۔ اُس نے پھر وہی سُوال دُہرایا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر خاموش رہے، جب تیسری بار سُوال کیا تو ارشاد فرمایا: روزانہ ستّر (70) بار۔[2]

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عَرَبی میں سَتّر (70) کا لفظ بیانِ زِیادَتی کے لیے ہوتا ہے یعنی ہر دن اُسے بہت دفعہ مُعافی دو، یہ اُس صورت میں ہو کہ غلام سے خطاءً غَلَطی ہو جاتی ہے، خباثتِ نَفْس سے نہ ہو اور قُصور بھی مالِک کا ذاتی ہو، شریعت کا یا قومی و مُلکی قُصور نہ ہو کہ یہ قُصور مُعاف نہیں کیے جاتے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ لوگوں کو مُعاف کرنا کس قدر بہترین عمل ہے جس کی دُنیا میں تو بَرَکتیں نصیب ہوتی ہی ہیں مگر آخرت میں بھی اِنْ شَآءَ اللہ اِس کی بَرَکت سے جنّت کی خوشخبری سے نوازا جائے گا۔ تو کتنی خوش قسمت ہیں وہ مسلمان بہنیں جو طاقت و قدرت کے باوجود بھی دوسروں کی خطاؤں کو

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، مقدمۃ المصنف، ۱/۳۹، رقم: ۱۵

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی العفو عن الخادم، ۳/۳۸۱، حدیث: ۱۹۵۶

3 ... مرآۃ المناجیح، ۵/۱۷۰

www.dawateislami.net

اپنی نفسانی ضِد کا مسئلہ نہیں بناتیں بلکہ مُعاف کر کے ثواب کا خزانہ پاتی ہیں۔

افسوس! آج اگر ہمیں کوئی معمولی سی تکلیف بھی پہنچادے یا ذرا سی بد اَخلاقی کا مظاہرہ کرے تو ہم عَفْو و دَرْگُزر کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ دیتی ہیں، اُس کی دُشمن بن کر مختلف طریقوں سے اُس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتی ہیں، حالانکہ اگر ہم رحمتِ کونین، نانائے حَسَنَیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ سیرت کا مطالَعہ کریں تو ہم پر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ مُعاف فرمادیا کرتے تھے، چنانچہ

شانِ مصطفےٰ

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہ تو عادۃً بُری باتیں کرتے تھے اور نہ تَکَلُّفاً، نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے تھے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُعاف کرتے اور دَرگُزر فرمایا کرتے تھے۔[1]

جس کی شاندار مثال فتحِ مکّہ کا واقعہ ہے کہ مکّہ فتح ہونے سے پہلے جن کُفّارِ بَدْاَطوار کی طرف سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر زمین تنگ کر دی گئی تھی، طرح طرح کی دَرْدناک تکلیفیں دی گئی تھیں، مکّہ فتح ہونے اور مسلمانوں کو غَلَبہ حاصِل ہونے کے بعد دیگر قیدیوں کے ساتھ ساتھ تکلیفیں دینے والوں کو بھی گرفتار

۱... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی خلق النبی، ۳/۴۰۹، حدیث: ۲۰۳۳

www.dawateislami.net

کرکے بارگاہِ مصطفےٰ میں حاضر کیا گیا تھا، اگر اُس موقع پر کوئی اور دُنیوی شہنشاہ ہوتا تو شاید اُن کے لئے سخت سے سخت سزائیں تجویز کرتا، مگر قربان جایئے! نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنہیں بھی مُعافی سے سرفراز فرمایا، چنانچہ

فتحِ مکّہ کے دن عام مُعافی کا اِعلان

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”سیرتِ مصطفےٰ“ کے صفحہ نمبر 437 پر ہے: سن ۸ ہجری میں جب مکّہ فتح ہوا تو تاجدارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شہنشاہِ اِسلام کی حَیثِیَّت سے حرمِ الٰہی میں سب سے پہلا دربارِ عام مُنْعَقِد فرمایا، جس میں اَفْواجِ اِسلام کے علاوہ ہزاروں دُشمنانِ اسلام کا ایک زبردست ہُجوم تھا۔ اِس شہنشاہی خُطبے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صرف اَہلِ مکّہ ہی سے نہیں بلکہ تمام لوگوں سے خطابِ عام فرمایا۔ خُطبے کے بعد شہنشاہِ کَونَین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس ہزاروں کے مُجمَع میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سردارانِ قُریش سر جُھکائے، نگاہیں نیچی کئے ہوئے، لَرزاں و تَرساں کھڑے ہوئے ہیں۔ اُن ظالموں اور جَفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پتّھروں کی بارش کرچکے تھے۔ وہ خُونخوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قاتِلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے دَرد بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَنْدانِ مبارک (کے کچھ حصّے) کو شہید اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اَنْور کو لہولہان کر ڈالا تھا۔ وہ اَوباش بھی تھے جو برسا برس تک اپنی بُہتان تَراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے

www.dawateislami.net

قَلْبِ مبارک کو زَخْمی کر چکے تھے۔ وہ سَفّاک و دَرِنْدہ صِفَت بھی تھے، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خُون کے پیاسے بھی تھے، جن کی پیاس خُونِ نُبُوت کے سِوا کسی چیز سے نہیں بُجھ سکتی تھی۔ وہ جَفاکار و خُونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حملوں اور ظالمانہ یَلْغار سے بار بار مدینہ مُنَوَّرہ کے دَر و دِیوار دہل چکے تھے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے چچا، حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قاتل اور اُن کی ناک، کان کاٹنے والے، اُن کی آنکھیں پھوڑنے والے، اُن کا جگر چبانے والے بھی اُس مجمع میں موجود تھے، وہ ستم کار جنہوں نے شَمْعِ نُبُوَّت کے جاں نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہَیب، حضرت عَمّار، حضرت خَبّاب، حضرت خُبَیب، حضرت زید بن دَثِنَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم وغیرہ کو رَسّیوں سے باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لِٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے۔ اَلْغَرَض! مکے کے سارے بڑے بڑے دشمن موجود تھے۔

آج یہ سب کے سب دس (10)، بارہ (12) ہزار مُہاجرین و اَنْصار کے لشکر کی حراست میں مُجرِم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کُتّوں سے نُچوا کر ہماری بوٹیاں چیلوں اور کوّوں کو کھلا دی جائیں گی اور اَنْصار و مُہاجرین کی غَضَب ناک فوجیں ہمارے بچّے بچّے کو خاک و خُون میں مِلا کر ہماری نَسْلوں کو نیست و نابُود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخت و تاراج (تباہ و برباد) کر کے تہس نہس کر ڈالیں گی، اُن مُجرموں کے سینوں میں خوف و دہشت کا طُوفان اُٹھ

www.dawateislami.net

رہا تھا۔ دَہشت اور ڈر سے اُن کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پھڑک رہی تھی، دل دھڑک رہے تھے، کلیجے مُنہ میں آگئے تھے۔ اِسی مایوسی اور نااُمّیدی کی خطرناک فضا میں ایک دَم شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ رحمت اُن کی طرف مُتوَجّہ ہوئی اور اُن مُجرِموں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا کہ بولو! تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے کیا مُعامَلہ کرنے والا ہوں؟ اس دَہشت اَنگیز اور خوفناک سوال سے مُجرِم حواس باختہ ہو کر کانپ اُٹھے، لیکن جَبینِ رحمت کو دیکھ کر سب یک زبان ہو کر بولے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بڑے کرم والے ہیں۔

سب کی للچائی ہوئی نظریں جَمالِ نُبُوَّت کا منہ تک رہی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نُبُوَّت کا فیصلہ کُن جواب سُننے کے مُنتَظِر تھے کہ اک دَم فاتحِ مکّہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر مُتوقع طور پر اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرِموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہو گئیں اور اُن کی زبانوں پر جاری ہونے والے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے درودِیوار پر ہر طرف اَنْوار کی بارش ہونے لگی اور ایک دَم ایسا محسوس ہونے لگا کہ

جہاں تاریک تھا، بے نُور تھا اور سخت کالا تھا کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... سیرتِ مصطفےٰ، ۴۳۷ تا ۴۴۱ ملخصا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطالَعہ کریں تو وہاں بھی ہمیں دَرگُزر کے حوالے سے بہت سے مَدَنی پھول ملیں گے، اللہ پاک اپنے اِن مُقَرَّب بندوں کو جہاں دیگر کئی بے مثال خوبیوں سے سَرفراز فرماتا ہے، وہیں یہ خوبی بھی اِن کے کِردار کا حِصّہ ہوتی ہے کہ یہ حضرات لوگوں سے دَرگُزر فرماتے ہیں اور حُقُوقُ الْعِباد کی بجاآوری میں کوتاہی نہیں کرتے، لوگ اِن کے حُقوق دبالیتے ہیں لیکن یہ حضرات لوگوں کے حُقوق کی ادائیگی سے کبھی غافِل نہیں ہوتے، نادان لوگ اِنہیں طرح طرح کی تکلیفیں دیتے ہیں لیکن یہ حضرات اُنہیں اِینٹ کا جواب پتّھر سے دینے اور نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے اُنہیں دعائیں دیتے اور مُعافی سے نواز کر ثواب کا خزانہ لوٹتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب اِس بارے میں 3 نصیحت آموز حکایات سنئے، چنانچہ

(1) غلام کو آزاد کردیا!

حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک مرتبہ چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھارہے تھے، غلام گرما گرم شوربے کا پیالہ لارہا تھا کہ اُس کے ہاتھ سے پیالہ گِرا جس کی وجہ سے شوربے کی چھینٹے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر بھی آئے۔ یہ دیکھ کر غلام گھبرایا اور شرمندگی بھرے لہجے میں اُس نے سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 134 کا یہ حِصّہ تلاوت کیا:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ (پ۴، آل عمران: ۱۳۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے مُعاف کیا۔ غلام نے پھر اِسی آیت کا آخری

www.dawateislami.net

حِصّہ پڑھا:

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ (پ۴، آل عمران: ۱۳۴)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے تجھے اللہ پاک کی رضا کے لئے آزاد کیا۔[1]

(2) ظلم کرنے والے کو بھی دعا دی

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العلوم"** جلد 3 کے صفحہ نمبر 216 پر ہے: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کسی صحرا کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو ایک سپاہی ملا، اُس نے کہا تم غلام ہو؟ فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: بستی کس طرف ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے قبرستان کی طرف اِشارہ فرمایا۔ سپاہی نے کہا: میں بستی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ فرمایا: وہ تو قبرستان ہی ہے۔ یہ سُن کر اُسے غُصّہ آگیا اور اُس نے کوڑا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے سَر پر دے مارا اور زخمی کر کے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو شہر کی طرف لے گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھیوں نے دیکھا تو سپاہی سے پوچھا: یہ کیا ہوا؟ سپاہی نے ماجرا بیان کر دیا۔ اُنہوں نے سپاہی کو بتایا یہ تو (زمانے کے وَلی) حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں۔ یہ سُن کر وہ گھوڑے سے اُترا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاتھ پاؤں چومتے ہوئے معذرت کرنے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ نے یہ کیوں کہا کہ میں غلام ہوں۔ فرمایا: اُس (سپاہی) نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ تم کس کے غلام ہو؟ بلکہ صِرْف یہ پوچھا کہ تم غلام

---

1 ... تفسیر روح البیان، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۳۴، ۲/۹۵ ملخصا

www.dawateislami.net

ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں! کیونکہ **میں ربِّ کریم کا غلام ہوں۔** جب اُس نے میرے سَر پر مارا تو میں نے اللہ پاک سے اُس کے لئے جنّت کا سُوال کیا۔ عَرض کی گئی: اُس نے آپ پر ظُلم کیا تو آپ نے اُس کے لئے دعا کیوں مانگی؟ فرمایا: **مجھے یہ معلوم تھا کہ تکلیف برداشت کرنے پر مجھے ثواب ملے گا، لہٰذا میں نے یہ مناسب نہ جانا کہ مجھے تو ثواب ملے اور وہ عذاب میں گرفتار ہو جائے۔**[1]

(3) معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!

حضرت سَیِّدُنا مَعْمَر بن راشِد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا قَتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ نے بِلال بن اَبی بُردہ سے اُس کے خلاف مدد چاہی لیکن اُس نے کوئی توجّہ نہ دی، چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے کِسریٰ سے شکایت (Complain) کی تو اُس نے بِلال بن اَبی بُردہ کو لکھا: ''تم نے حضرت سَیِّدُنا قَتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ اِنصاف نہیں کیا۔'' چنانچہ بِلال بن اَبی بُردہ نے تھپڑ مارنے والے کو بُلایا اور بَصْرہ کے سَرداروں کو بھی بُلایا۔ وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اُس شخص کی سفارش کرنے لگے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سِفارش قَبول نہ کی اور بیٹے سے فرمایا: ''تم بھی اُسی طرح اِسے تھپڑ مارو جس طرح اِس نے تمہیں مارا تھا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں اُوپر کر لو اور ہاتھ بلند کر کے زوردار تھپڑ مارو۔'' چنانچہ بیٹے نے آستینیں اُوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: **''ہم نے رِضائے اِلٰہی کے لئے اُسے مُعاف کیا کیونکہ کہا جاتا ہے**

1 . . . احیاء العلوم، ۳/۲۱۶ ملخصا

www.dawateislami.net

کہ مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔"[1]

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں بچانا ظلم وستم سے مجھے سدا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! اللہ کریم کے نیک بندوں میں مُعاف کرنے کا مَدَنی جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے مُعاف کرکے خوب خوب ثواب کمائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں حُقوقُ العِباد کی بجاآوری اور لوگوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے کا ذِہن دیتا ہے۔ لہٰذا اِن خوبیوں سے آراستہ ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے اِنْ شَآءَ اللہ ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول

سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِ بد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۴۷، ۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دور ہوتی جارہی ہیں ہمارے دلوں سے مسلمانوں کو مُعاف کرنے کا جذبہ تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، حالانکہ ہم بھی تو دن بھر میں کتنی غَلَطیاں کرتی ہوں گی، مسلمانوں کے حُقوق ضائع کرتی ہوں

---

1 . . . اللہ والوں کی باتیں، ۲/۵۱۹

www.dawateislami.net

گی، اُن کا دل دکھاتی ہوں گی، اُن کو یا اُن سے تَعَلُّق رکھنے والی چیزوں کو نقصان پہنچاتی ہوں گی، مگر وہ ہمارے مَنْصَب، رُتبے یا بزرگی وغیرہ کے لحاظ کی وجہ سے ہمیں معاف کر دیتی ہوں گی، لیکن افسوس! ہم نے تو دوسروں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنا اپنی زندگی کی ڈکشنری سے گویا کسی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا ہے، جبکہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے عَفْوودَرگُزر کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ وہ حضرات گالی دینے والے کی بھی معذرت قبول کرکے اُسے مُعافی سے نواز دیا کرتے ہیں، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: لَوْاَنَّ رَجُلًا شَتَمَنِیْ فِیْ اُذُنٍ هٰذِهٖ، وَاعْتَذَرَ اِلَیَّ فِی اُذُنِ الْاُخْرٰی لَقَبِلْتُ عُذْرَهٗ یعنی اگر کوئی میرے ایک کان میں گالی دے اور دوسرے کان میں معافی مانگ لے تو میں ضَرور اُس کی معذرت قبول کروں گا۔[1] اے کاش! مسلمانوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے کی یہ مَدَنی سوچ ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔ اگرچہ یہ کام نَفْس پر دُشوار ضرور ہے مگر جب اِرادے مضبوط ہوں تو مشکل سے مشکل کام بھی انتہائی آسان ہو جاتا ہے۔ البتّہ بسا اوقات کچھ ایسی رکاوٹیں کھڑی ہو جاتی ہیں جو اِنسان کو مُعاف کرنے سے روکے رکھتی ہیں، لہٰذا انسان کو چاہئے کہ وہ اِن رُکاوٹوں کو دُور کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ آیئے! چند رُکاوٹوں کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

پہلی رکاوٹ: تکبر

مُعاف کرنے میں سب سے بڑی رُکاوٹ غُرور و تکبُّر ہے۔ تکبُّر کی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے اَفضل سمجھے۔[2] تکبُّر میں مُبتلا خاتون دوسری خواتین کو

1 ... بهجة المجالس وانس المجالس لابن عبد البر، ۲/۴۸۶

2 ... المفردات للراغب، ص۶۹۷

www.dawateislami.net

مُعاف کرنے کو اپنی بے عزتی تَصَوُّر کرتی ہے، وہ سمجھتی ہے کہ مُعاف کرنا میرے وَقار کے خلاف ہے، اِس طرح تو میری شان گھٹ جائے گی، لوگ کیا کہیں گے وغیرہ۔ یاد رکھئے! مُعاف کرنے سے ہر گز عزّت میں کمی نہیں آتی بلکہ پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے، چنانچہ

مُعاف کرنے سے عزّت بڑھتی ہے

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قُصُور مُعاف کرے تو اللہ پاک اُس (مُعاف کرنے والے) کی عزّت ہی بڑھائے گا اور جو اللہ کریم کے لیے تواضُع (یعنی عاجِزی) کرے، اللہ پاک اسے بُلندی عطا فرمائے گا۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شمار اُن نیک بندوں میں ہوتا ہے جن کے سُنّتوں بھرے بیانات اور تحریروں کے ذریعے مسلمانوں نے معافی مانگنا، مُعاف کرنا اور حُقوق العِباد کی بجاآوری کرنا سیکھا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سُننے اور دیکھنے والوں نے بارہا سُنا اور دیکھا ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے تمام حُقوق مُعاف کر چکے ہیں اور دوسروں سے بھی حُقوق مُعاف کر دینے کی عاجزانہ اِلتجائیں کی ہیں۔ یہی انداز آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریروں میں بھی دکھائی دیتا ہے، چنانچہ

مَدَنی وصِیّتیں

اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"غیبت کی تباہ کاریاں"** کے صفحہ نمبر 112 پر تحریر فرماتے ہیں: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے (غیبتیں کرے)، زخمی کر

1 ... مسلم، کتاب البر و الصلة، باب استحباب العفو و التواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۲۵۸۸

www.dawateislami.net

دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ پاک کے لئے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں، مجھے ستانے والوں سے کوئی انتقام نہ لے۔ بالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے حُقُوق مُعاف ہیں۔ وُرَثا سے بھی درخواست ہے کہ اُسے اپنا حق مُعاف کر دیں (اور مُقدّمہ وغیرہ دائر نہ کریں)۔ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعَت کے صَدقے محشر میں خُصوصی کرم ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتِمہ ایمان پر ہوا ہو۔ اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ہڑتال (Strike) اِس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے، دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو تو بندوں کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اِس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دِین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ عُمُوماً ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخر انتظامیہ اُن پر قابو پا لیتی ہے۔

ضَروری وضاحت: قتلِ مُسلِم میں شرعاً تین (3) حُقوق ہیں: (1) حَقُّ اللہ (2) حقِّ مقتول (3) حقِّ وُرَثا۔ مقتول نے اگر زندگی میں پیشگی مُعاف کر دیا ہو تو صِرف اُسی کا حق مُعاف ہو گا، حقُّ اللہ سے خُلاصی کیلئے سچّی تَوبہ کرے، حقِّ وَرَثا کا تعلُّق صِرف وارِثوں سے ہے وہ چاہیں تو مُعاف کریں، چاہیں تو قِصاص لیں۔ اگر دنیا میں مُعافی یا قِصاص کی ترکیب نہ بنی تو قیامت کے روز وُرَثا اپنے حق کا مُطالَبہ کر سکتے ہیں۔

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۱)

www.dawateislami.net

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دست بستہ عاجزانہ عَرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ میں سے کسی کی غیبت کی ہو، تُہمت دھری ہو، ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے دل آزاری کی ہو تو مجھے مُعاف مُعاف اور مُعاف فرما دیجئے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا حَقُّ الْعَبْد جو تَصَوُّر کیا جاسکتا ہے فَرْض کیجئے کہ وہ میں نے آپ کا تَلَف کر دیا ہے، وہ بھی اور چھوٹے سے چھوٹا حق جو ضائع کیا ہو اُسے بھی مُعاف کر دیجئے اور ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ ہاتھ باندھ کر **مَدَنی اِلتجاء** ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے: **"میں نے اللہ پاک کیلئے محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی کو مُعاف کیا۔"**

جس کا مجھ پر قَرْض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عاریتاً لی ہو اور واپس نہ لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران سے رُجوع کرے، اگر وُصول کرنا نہیں چاہتا تو اللہ کریم کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخرت کا حقدار بنے۔ جو لوگ میرے مقروض ہیں، اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے مُعاف کئے۔ یااِلٰہی:

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسری رکاوٹ: غُصّہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معاف کرنے میں ایک رکاوٹ غُصّہ بھی ہے۔ غُصّہ ایک ایسا مُوذِی مَرَض ہے جو انسان کو مُعاف کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہونے دیتا، غصہ کرنے والی اپنی ضد پر اڑی رہتی ہے کہ فُلاں نے میرا بہت دل دکھایا ہے، لہٰذا اُسے مُعاف کرنے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے! غَلَطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں، لہٰذا چھوٹی چھوٹی باتوں پر غُصّہ کرنا اچھی بات نہیں، مانا کہ فلاں اسلامی بہن نے آپ کا

www.dawateislami.net

بہت دل دکھایا ہوگا لیکن یاد رہے! اگر ہم بدلہ لینے پر قُدرت ہوتے ہوئے بھی اُسے مُعاف کردیں گی تو اللہ پاک بھی مُعاف فرمادے گا۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک اِیمان افروز حکایت سنئے اور اپنے اندر سے ناجائز غُصّے کی عادت نکال کر اللہ پاک کی رضا حاصِل کیجئے، چنانچہ

نمک زیادہ ڈالدیا

شیخِ طریقت، حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"غُصّے کا علاج"** کے صفحہ نمبر 18 پر تحریر فرماتے ہیں: کہتے ہیں، ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈالدیا۔ اُسے غُصّہ تو بہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غُصّے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں، اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت اللہ پاک بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے، چُنانچِہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا مُعاف کردی۔ اِنتِقال کے بعد اُس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا: گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ پاک نے فرمایا: **"میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا مُعاف کردی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صِلے میں تم کو آج مُعاف کرتا ہوں۔"**[1]

رَحمت دَا دَریا اِلٰہی ہر دَم وَگدا تیرا
جے اِک قطرہ بخشیں مینوں کَم بَن جاوے میرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

۱... غصے کا علاج، ص۱۸

www.dawateislami.net

تیسری رکاوٹ: عِلمِ دِین اور اچّھی صحبت سے دوری

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معاف کرنے میں ایک رُکاوٹ عِلمِ دین اور اچھی صحبت سے دوری بھی ہے۔ جو عِلمِ دین کی دَولت اور اچّھی صحبت کی بَرَکتوں سے محروم ہوتی ہیں عموماً ایسی خواتین کو مُعاف کرنے کی سعادت سے محروم کر دینا شیطان کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے ہمیں یہ دونوں نعمتیں مُیَسَّر آسکتی ہیں۔ لہٰذا آپ بھی عِلمِ دین کی دَولت پانے اور اچّھی صحبت کے فیضان سے مالامال ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے، اسلامی بہنوں کے سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں پابندی سے شرکت کیجئے، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے کُتُب و رسائل کا مطالعہ کیجئے، مَدرَسۃُ المدینہ بالغات میں پڑھئے یا پڑھایئے اور مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ آہستہ آہستہ دل میں مُعاف کرنے اور معافی مانگنے کا جذبہ بیدار ہو ہی جائے گا۔

یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خُدا مَدَنی ماحول
تو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی خدا کے کرم سے بنا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۴۸، ۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتی ہوں۔ رسولِ پاک

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سنتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے ناخُن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب سنئے: ☆جُمُعہ کے دن ناخُن (Nails) کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔[2] صَدرُ الشَّریعہ، مَولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرشوائے (کاٹے) اللہ کریم اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔[3] ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔[4] ☆ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شَہادت کی اُنگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔[5] ☆پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/۶۶۸ ماخوذا

3 ... معجم اوسط، ۳/۳۲۸، حدیث: ۴۷۴۶- بہارِ شریعت، ۳/۵۸۳، حصّہ ۱۶

4 ... عمدۃ القاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، ۱۵/۹۰

5 ... احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، القسم الثالث فی النظافۃ... الخ، ۱/۱۹۳

www.dawateislami.net

ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا سمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔[1] ☆جنابت کی حالت (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔[2] ☆دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔[3] ☆ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "سُنّتیں اور آداب" اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دو رسالے "163 مَدَنی پھول" اور "101 مَدَنی پھول" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور ان کا مطالَعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، القسم الثالث فی النظافۃ... الخ، ۱/۱۹۳

2 ... فتاویٰ ھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان... الخ، ۵/۳۵۸

3 ... فتاویٰ ھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان... الخ، ۵/۳۵۸

4 ... فتاویٰ ھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان... الخ، ۵/۳۵۸

www.dawateislami.net

بیان:16 ہر مُجالسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا کہ آپ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار نُمایاں تھے۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آج آپ بڑے خوش نظر آرہے ہیں تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جبریلِ امین نے مجھے آکر خبر دی کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس بار رحمتیں بھیجتا ہے، دس گناہ معاف فرماتا ہے، دس درجات بلند فرماتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچّھی اچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... مسند امام احمد، مسند المدنیین، ۵/۵۰۹، حدیث: ۱۶۳۵۲

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع **"اموات سے عبرت حاصل کیجئے"** ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہمیں اس دنیا میں مختصر وقت کے لئے بھیجا گیا ہے مگر ہم اس دنیا میں اپنے ربِّ کریم کی یاد اور موت سے غافل ہو کر اپنے دنیاوی روشن مستقبل کی فکر میں مگن ہو گئی اور اسی سوچ و فکر میں زندگی گزار رہی ہیں کہ کبھی میرا بھی عالیشان مکان ہو گا، میرے پاس مال و دولت کا انبار ہو گا، نت نئے علوم و فنون کی ڈگریاں حاصل کروں گی، میرے بچے بھی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کریں گے وغیرہ۔ آج کے اس بیان میں ہم موت سے پہلے اپنے اندر فکرِ آخرت پیدا کرنے اور خوابِ غفلت سے بیدار ہونے کیلئے عبرتناک اموات کے بارے میں

www.dawateislami.net

سنیں گی اور ان سے عبرت و نصیحت حاصل کریں گی۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

حضرت ابو صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت ہِقْل بن زِیاد اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دورانِ بیان ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم اللہ پاک کی ان نعمتوں کا بہت شکر ادا کرو جن کی وجہ سے تم اللہ پاک کی بھڑکائی ہوئی اُس آگ سے دور کر دیئے گئے جو دلوں تک چڑھ جاتی ہے۔ تم ایسے گھر میں ہو جس میں تھوڑی ہی دیر ٹھہرنا ہے اور تم بہت ہی قلیل عرصہ کے لئے ان لوگوں کے نائب بن کر آئے ہو جن کی عمریں تم سے زیادہ تھیں، ان کے جسم تم سے زیادہ لمبے تھے، انہوں نے پہاڑوں کو کھود کر پھاڑ ڈالا اور چٹانیں توڑ ڈالیں۔ وہ ایسے جنگجو اور بہادر تھے کہ شہروں میں پہنچ کر شدید حملہ کرتے، ان کے اجسام ستونوں کی مانند تھے۔ انہوں نے اس فانی دنیا میں بہت کم وقت گزارا۔ گردشِ ایام نے ان کی طویل عمریں گھٹادیں، ان کے نشانات مٹادیئے، ان کے گھروں کو ویران کر دیا۔ ان کے ذکر کو بُھلادیا۔ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا۔ جو لوگ بہت گرجدار آواز میں باتیں کرتے تھے، مرنے کے بعد کبھی ان کی دھیمی سی آواز بھی سنائی نہ دی۔ وہ فضول امیدوں میں پڑے عیش و عشرت سے زندگی بسر کر رہے تھے۔ انہوں نے لوگوں کے انجام سے عبرت حاصل نہ کی اور غفلت کی وادیوں میں بھٹکتے رہے۔ اچانک رات کے وقت ان پر اللہ پاک کا عذاب نازل ہوا تو ان میں سے اکثر اپنے گھروں میں سوئے ہی رہ گئے (یعنی موت کے منہ میں اتر گئے) جو باقی رہ گئے تھے وہ عذاب کے

www.dawateislami.net

آثار ونشانات، زوالِ نعمت اور تباہ وبرباد گھروں کو دیکھنے لگے ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے عبرت ونشانیاں ہیں جو دَردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔ ان کے بعد تمہاری عمریں کم ہوگئیں ہیں۔ دنیا فنا کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اب ہر طرف برائیوں کا دور دورہ ہے۔ عفوودرگزر پیٹھ پھیر گیا، خیر خواہی اور نرمی رخصت ہوگئی۔ اب عبرتناک ہولناکیاں، مختلف قسم کی سزائیں، فتنہ وفساد، لغزشوں کی بھرمار اور گزرے ہوئے ان لوگوں کی بُری باتیں باقی رہ گئیں جن کی وجہ سے خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہوا۔ اے لوگو! تم ان غافلوں کی طرح نہ ہو جانا جنہیں طویل عمری کی جھوٹی امیدوں نے دھوکے میں ڈالے رکھا۔[1]

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے — مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے — زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس صد افسوس کہ فی زمانہ ہم بھی مال ودولت جمع کرنے، بیہودہ فیشن اپنانے اور دنیا کی رنگینیوں میں دل لگانے میں مشغول ہیں۔ روزانہ نہ جانے کتنے موت کے واقعات سنتی ہیں، مثلاً فُلاں کینسر کی مریضہ تھی، اس کا انتقال ہوگیا، فلاں کو دل کا دورہ (ہارٹ اٹیک) ہوا اچانک فوت ہوگئی، فُلاں کو گولی لگی اور وہ موت کے گھاٹ اتر گئی۔ کسی کو اپنے ہاتھوں سے غسل وکفن دیتی ہیں۔ لیکن وقتی طور پر غمزدہ ہونے کے بعد پھر وہی دنیاوی کام اور ہم۔ یاد رکھئے! جس

1 ... عیون الحکایات، ۱۰۷

www.dawateislami.net

طرح آج ہم کسی کو غسل دے کر، کفن پہنا کر قبرستان روانہ کرتی ہیں ایک دن ہمارے ساتھ بھی یہی معاملات کئے جائیں گے کیونکہ موت برحق ہے اور ہر ایک کو اس کا مزہ چکھنا ہے اور اچھے برے عمل کی جزا کے طور پر اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے، جیسا کہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَاء آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِؕ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ فِتْنَةًؕ وَ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ۝۳۵

ترجَمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے جانچنے کو اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔ (پ۱۷، انبیآء:۳۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی یہ حقیقت ہے کہ جس نے زندگی کا جام پی لیا ہے اس نے موت کا پیالہ بھی پینا ہے۔ اَمیر ہو یا غریب، عالمہ ہو یا غیرِ عالمہ، مسلمہ ہو یا غیرِ مسلمہ اسے ضرور موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہم دُنیا کے کسی بھی گوشے میں پہنچ جائیں اور اپنے طور پر موت سے بچنے کیلئے چاہے کتنے ہی انتظامات کر لیں لیکن موت بہر صورت آکر رہے گی، جیسا کہ پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَاء آیت نمبر 78 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ

ترجَمۂ کنز الایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔

(پ۵، النساء:۷۸)

اس آیتِ مُبارکہ کے تحت تفسیرِ نعیمی میں ہے کہ ہر شخص کی موت کا وَقْت، موت کی جگہ مُقرّر ہے کوئی اس سے کسی تدبیر (Plan) اور کسی حیلہ سے بچ نہیں سکتا، تم جہاں

www.dawateislami.net

کہیں رہو اپنے وَقْت پر موت تم کو ضَرور پہنچے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں یا آسمان کے بُرجوں میں پہنچ جاؤ، زندگی کیلئے کتنے ہی حفاظت کے سامان بنالو مگر مَرو گے ضَرور۔[1]

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے — کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے — بن تُو مت انجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی — عاقل و نادان آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب جسم سے روح نکلتی ہے تو وہ وقت بڑا دشوار اور سخت ہوتا ہے، جسم موت کی سختی محسوس کرتا ہے یہاں تک کہ موت کی اس تلخی کا اثر مرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔ آیئے! اس بارے میں ایک حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

مرنے کے بعد بھی موت کی کڑواہٹ

حضرت عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت نوح نَبِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹے حضرت سام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قَبْر سے گُزرے تو بنی اِسرائیل نے عرض کی: اے رُوْحُ اللہ! اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ وہ اس قبر والے کو زندہ کرے تاکہ ہم اس سے موت کا تذکرہ سُنیں۔ چُنانچہ حضرت عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس قبر کے قریب دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد اللہ پاک سے حضرت سام بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو زندہ کرنے کی دُعا کی تو اللہ پاک نے اُنہیں زندہ فرمادیا۔ وہ سَر سے مٹی جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوگئے، ان کے سَر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ حضرت عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ سفیدی تو تمہارے زمانے میں نہیں تھی۔ اُنہوں نے فرمایا: یَا رُوْحَ اللہ! میں آواز سُن کر

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ ۵، النسآء تحت الآیۃ: ۷۸، ۵/ ۲۴۲

www.dawateislami.net

سمجھا کہ قِیامت قائم ہوچکی ہے، اِس کے خوف سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہوگئے۔ حضرت عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: تمہارے اِنتقال کو کتنا عرصہ ہوا؟ اُنہوں نے بتایا: چار ہزار سال۔ مگر اب تک موت کی سختی اور کڑواہٹ مجھ سے نہیں گئی۔[1]

کیا خوشی ہو دل کو چندِ زیست سے — غمزدہ ہے جان آخر موت ہے
ملکِ فانی میں فنا ہر شے کو ہے — سن لگا کر کان آخر موت ہے
بارہا علمی تجھے سمجھا چکے — مان یا مت مان آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کی تکلیف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ روح نکلنے کی تکلیف اور موت کی سختی بہت شدید ہوتی ہے۔ ذرا غور کیجئے! اگر ہمارے ہاتھ میں چُھری لگ جائے یا پاؤں میں کانٹا چُبھ جائے تو کیسی تکلیف ہوتی ہے، کیسے کراہتی ہیں، ہمارے سامنے کسی کی اُنگلی کٹ جائے اور خون بہنے لگے تو ہمارے بدن میں جُھرجُھری کی لہر دوڑ جاتی ہے اور ہم سے کسی اور کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی، حالانکہ موت کی تکلیف تو چھری سے کاٹنے، آروں کے چیرنے اور تلواروں کے وار سے بھی زیادہ شدید تر ہے ہم وہ کیسے برداشت کرپائیں گی۔

منقول ہے: موت کی تکلیف تلوار کے وار سے زیادہ دشوار ہے اس کا درد قینچیوں سے کاٹے جانے اور آروں سے چیرے جانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اس لئے کہ

1 . . . الروض الفائق، المجلس التاسع والاربعون فی ذکر الموت والتفکر فیہ، ص ۲۸۵

www.dawateislami.net

تلوار سے کٹ جانے کی تکلیف بدن میں صرف اس وقت تک رہتی ہے جب تک اس میں قُوت (یعنی حیات) باقی رہتی ہے۔ اسی وجہ سے زخمی چِلّاتا اور فریاد کرتا ہے جبکہ موت کا معاملہ تو اس کے برعکس ہے کیونکہ مردے کے دل پر طاری ہونے والے کَرب واِضْطِراب کی شدت اس کی آواز کو ختم کردیتی اور قُوّت کو کمزور کردیتی ہے۔ موت جسم کے ہر عضو کو اس طرح بے کار و بے زور کردیتی ہے کہ اس سے قُوّتِ فریاد بھی چھین لیتی ہے۔ عقل کو مَدْہُوش اور زبان کو خاموش کردیتی ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! موت کے وقت مرنے والی کس قدر بے بس اور لاچار ہوجاتی ہے، موت اس کی زبان خاموش کردیتی ہے اگر مرنے والی کسی کو مدد کیلئے بلانا چاہے تو نہیں بلا سکتی۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ ہمیں مرنا ہے مگر پھر بھی اس کی تیاری کرنے کے بجائے خود کو جھوٹے دلاسے دیتی ہیں کہ میں نے پچھلے دنوں ہی تو چیک اپ کروایا ہے مجھے کوئی بیماری نہیں ہے، ابھی تو لمبی زندگی پڑی ہے بعد میں توبہ کرکے نیک اعمال کرلوں گی، بڑھاپے میں خوب نمازیں پڑھوں گی، شب بیداری بھی کروں گی روزانہ تلاوتِ قرآن کا معمول بنالوں گی اور اپنے ربّ کو راضی کرنے کی کوشش کروں گی، حالانکہ

ہمارے پاس اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ ہم بڑھاپے تک زندہ رہیں گی، بڑھاپا تو بہت دور کی بات ہے ہمیں تو یہ نہیں معلوم کہ آج کا دن ہماری زندگی کا آخری دن ہے یا آنے والی رات ہماری زندگی کی آخری رات ہوگی، ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے سکیں گی یا نہیں؟ ممکن ہے کہ جو سانس ہم

---

1 . . . الروض الفائق، المجلس التاسع والاربعون فی ذکر الموت والتفکر فیہ، ۲۸۱

www.dawateislami.net

لے رہی ہیں وہی آخری ہو، دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں ٹھیک ٹھاک بیٹھی باتیں کر رہی تھی، بظاہر کوئی مَرض بھی نہیں تھا لیکن اچانک دل کا دورہ (Heart Attack) پڑا یا دماغ کی رَگ پھٹی اور چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گئی۔ لہٰذا بے جا خواہشات اور لمبی اُمیدوں کے بجائے ہمیں ہر وقت اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے، کیونکہ لمبے عرصے تک زندہ رہنے کی امید موت سے غافل کر دیتی ہے اور اس آس پر جیتے جیتے اچانک موت کا وقت آجاتا ہے۔

حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لمبی زندگی کی امید دل میں باندھ لینا جہالت اور نادانی کی وجہ سے ہوتا ہے، جہالت اور نادانی یہ ہے کہ انسان اپنی جوانی پر بھروسہ کر بیٹھے اور بڑھاپے سے پہلے مرنے کا خیال ہی دل سے نکال دے، لہٰذا ایسوں کو چاہئے کہ وہ ان باتوں میں غور کریں کیا لاکھوں بچے جوانی کی دہلیز پر پہنچنے سے پہلے ہی موت کے شکار نہیں ہوئے؟ کیا ہزاروں انسان چڑھتی جوانی میں موت سے ہم آغوش نہ ہوئے؟ کیا سینکڑوں نوجوان بھری جوانی میں لقمۂ اَجَل نہ بنے؟ کیا کئی نوجوان بیماریوں کا شکار نہ ہوئے؟ ان باتوں میں غور و فکر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی دل میں بٹھا لیں کہ موت اس کے اختیار میں نہیں کہ جب یہ چاہے گا تو اسی وقت آئے گی۔ اس طرح غور و فکر کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ! غفلت دور ہوگی اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کرنے اور دنیا کی فنا ہونے والی رونقوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے ایک عبرت ناک حکایت سنتی ہیں: چنانچہ

---

1 . . . کیمیائے سعادت، رکن چہارم، ۲/۹۹۵ ملخصا

www.dawateislami.net

خوفناک آواز گونجنے لگی!

حضرت سعید بن ہاشم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے جاننے والوں میں ایک شادی کی تقریب تھی، ان کا گھر قبرستان کے بالکل قریب ہی تھا، جب شادی کی تقریب ہوئی تو اس کے باپ نے اس کے خاندان والوں نے ایک مجلسِ لہو ولعب کا اہتمام کیا (جس کو آج کی ماڈرن اصطلاح میں فنکشن کہتے ہیں) اور اس میں خوب طبلے بجائے اور رقص کیا، اچانک قبرستان سے ایک آواز گونجتی ہے اور وہ آواز ایک عربی شعر پر مشتمل تھی جس کا ترجمہ یہ ہے: اے ناپائیدار کھیل کُود کی لذّتوں میں مشغول ہونے والو! اے رقص وسُرود کی لذّتوں میں مگن رہنے والو! اے موسیقی اور میوزک کے لطف وسُرود میں گم ہو جانے والو! موت تمام تر کھیل کُود کو ختم کردے گی، موت تمہاری رقص وسُرود کی محفل کو ختم کردے گی، بہت سے ایسے لوگ جو اپنی لذّتوں میں مصروف ہوتے ہیں موت ایک ہی وار میں ان کو اپنے اہل وعیال سے الگ کر دیتی ہے۔ یہ خوفناک آواز آئی سب کانپ گئے دولہا بھی بہت ڈر گیا اور حضرت سعید بن ہاشم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم: چند روز کے بعد ہی اس نوجوان دُلہے کا انتقال ہو گیا۔ (1)

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا؟
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . شرح الصدور، ص۲۱۷

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس عبرت ناک حکایت کو سن کر ہمیں ڈر جانا چاہیے اور شادی جیسی سنّت کی ادائیگی میں خلافِ شریعت کاموں سے باز آجانا چاہیے ورنہ ممکن ہے کہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر یہ شادی خانہ آبادی کے بجائے خانہ بربادی کا سبب بن جائے۔ آج اگر ہم اپنے معاشرے میں نظر دوڑائیں تو شادیوں میں کس کس طرح شریعت کی نافرمانیاں کی جاتی ہیں یہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ جیسے جیسے شادی کے ایام قریب آتے ہیں گھر پر رشتے داروں کی آمد ورفت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، شام ہوتے ہی گھر میں ڈھول تماشے، ڈانڈیا کا کھیل شروع ہو جاتا ہے، رقص وسُرود کی محفلیں سجتی ہیں جو رات دیر تک جاری رہتی ہیں، حالانکہ

یہ سب عبرت ناک انجام کا باعث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اس امّت میں زمین میں دھنسنا، صورتوں کا مسخ ہونا اور پتھروں کا برسنا ہو گا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! یہ کب ہو گا؟ ارشاد فرمایا: جب گانا گانے والی لڑکیاں یا لڑکے اور آلاتِ موسیقی عام ہو جائیں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔[1]

شادی کے ان فنکشنز میں مخلوط (Mixed) ماحول ہو جاتا ہے اور پھر بدنگاہیوں، بے پردگیوں اور حرام کاموں کا نہ رُکنے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، ٹیپ ریکارڈ یا ایکو سسٹم پر سارا سارا دن گانے چلائے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! موسیقی والے گانے سننا گناہ ہے بلکہ کہیں سے اس کی آواز آرہی ہو تو وہاں سے ہٹ جانا اور نہ سننے کی بھرپور کوشش کرنا ضروری ہے: چُنانچِہ

---

1 . . . ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامۃ حلول المسخ والخسف، ۴/۹۰، حدیث: ۲۲۱۹

www.dawateislami.net

حضرتِ علامہ شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے۔[1]

اس کے علاوہ ان گانے باجوں سے بیماروں، ضعیفوں اور سونے والوں کا سکون برباد کیا جاتا ہے اور ان کی بد دعائیں لی جاتی ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ ان فضول رسموں اور حرام کاموں سے آلودہ ہونے کے وجہ سے یہ شادیاں باعثِ برکت نہیں بلکہ وبالِ جان بنتی جارہی ہیں۔ لہٰذا شادی جیسی عظیم سنّت کو فضول رسومات، دکھاوے اور گناہوں کا مجموعہ بنانے کے بجائے خالصۃً اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا و خوشنودی کیلئے کریں: چنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اے لوگو! اللہ کیلئے اخلاص کے ساتھ عمل کرو کیونکہ اللہ وہی اعمال قبول فرماتا ہے جو اس کیلئے اخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللہ اور رشتہ داری کی وجہ سے کیا ہے۔[2]

اللہ کریم ہمیں شادی جیسی عظیم سنّت کو شریعت کے مطابق ادا کرنے کی سعادت نصیب فرمائے اور خلافِ شریعت کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خوشی کی تقریب ہو یا غمی کا موقع، تنگدستی ہو یا مال کی فراوانی ہمیں کسی بھی حال میں شریعت کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے، کیونکہ

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۵۱

2 . . . دار قطنی، کتاب الطھارۃ، باب النیۃ، ۱/ ۷۳، حدیث: ۱۳۰ ملتقطا

www.dawateislami.net

شریعت کی پیروی کرنے سے ہمیں دنیا میں بھی ڈھیروں برکتیں ملتی ہیں اور آخرت میں بھی اس کا اجر و ثواب ملے گا اور شرعی احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر آخرت میں تو اس کا عذاب بھگتنا ہو گا ہی مگر بسا اوقات ایسوں کو دنیا ہی میں دوسروں کیلئے عبرت کا نشان بنا دیا جاتا ہے۔ آیئے! عبرت کے لئے 2 واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

سود خور حکیم کی عبرتناک موت

ملتان شریف میں ایک حکیم حکمت کی دکان چلاتا تھا، ایک دن وہ حکیم شام کو مطب سے فارغ ہو کر گھر گیا، کھانا کھایا، عشا کی نماز پڑھی اور معمولاتِ شب سے فارغ ہو کر سو گیا۔ جب رات کا ایک حصہ گزر گیا تو اچانک وہ حکیم جاگ اٹھا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا۔ اس پر بے چینی کی کیفیت طاری تھی، کچھ دیر کے بعد ایک سنسنی خیز منظر یُوں رونما ہوا کہ اس کا پیٹ پھٹا اور تمام گھر میں گندگی اور بدبو کی شدید آندھی چل پڑی، جو پھیلتے پھیلتے پورے محلہ میں پھیل گئی، بدبو اتنی شدید تھی کہ کئی افراد بیہوش بھی ہو گئے، اہلِ خانہ نے میونسپل کارپوریشن کے لوگوں کو راتوں رات بلایا اور اس بدبودار لاش کو کوڑا کرکٹ والی گاڑی میں ڈلوا کر شہر سے باہر پھینکوا دیا۔ اگلی صبح اس سنسنی خیز واقعہ کی خبر تمام علاقے میں پھیل گئی، ہر شخص بے چین تھا کہ آخر یہ حکیم ایسا کون سا برا کام کیا کرتا تھا کہ اس قدر شدید عذاب کا شکار ہو کر مرا۔ اس بھیانک انجام کی خبر بتاتے ہوئے ایک شخص نے بتایا کہ یہ حکیم مطب کے علاوہ سودی لین دین بھی کیا کرتا تھا اور سانحہ والے دن اس نے ایک مقروض عورت سے سودی رقم کم ہونے پر بدتمیزی کی، جس پر اس نے بددعا دی اور یوں یہ حکیم سودی لین دین کی وجہ

www.dawateislami.net

سے عبرتناک عذاب سے دوچار ہو گیا۔[1]

مُردہ اُٹھ بیٹھا

اسی طرح جوہر آباد (ٹنڈو آدم سندھ) کے ایک کپڑے کے تاجِر کی لرزہ خیز داستان سنئے اور کانپئے: اخباری اِطلاع کے مطابِق قبرستان میں ایک جنازہ لایا گیا۔ امام صاحِب نے جُوں ہی نمازِ جنازہ کی نیّت باندھی مُردہ اُٹھ کر بیٹھ گیا! لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ امام صاحِب نے بھی نیّت توڑ دی اور کچھ لوگوں کی مدد سے اس کو پھر لٹادیا۔ تین مرتبہ مُردہ اُٹھ کر بیٹھا۔ امام صاحِب نے مرحوم کے رشتہ داروں سے پوچھا: کیا مرنے والا سود خور تھا؟ انہوں نے اِثبات میں جواب دیا۔ لوگوں نے جب لاش قبر میں رکھی تو قبر زمین کے اندر دھنس گئی۔ اس پر لوگوں نے لاش کو مٹّی وغیرہ سے دبا کر بِغیر فاتحہ ہی گھر کی راہ لی۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ ان سود خوروں کو دنیا میں کیسی عبرت ناک موت آئی، دنیا میں اس طرح کے عبرت ناک واقعات گناہوں کے انجام سے ڈرانے اور سنّتوں بھرے رَستے پر چلنے کی ترغیب کیلئے دکھائے جاتے ہیں۔ عبرت کیلئے کبھی کبھی ظاہر کی جانے والی سزاؤں کے مناظِر کے علاوہ مزید خوفناک عذاب

1... سود اور اس کا علاج، ص۳۹

www.dawateislami.net

کا سلسلہ بھی اُن گنہگاروں کیلئے ہو سکتا ہے۔ واقعی سُود کی بہت زیادہ نُحوست ہوتی ہے: چنانچہ پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 278 اور 279 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۚ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو۔ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔

(پ۳، البقرۃ: ۲۷۸-۲۷۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے ہم پر سود کو حرام قرار دیا ہے اور جو بدنصیب یہ جاننے کے باوجود بھی سودی لین دین رکھے تو گویا وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنگ کرنے والی ہے۔

یاد رکھئے! سود قطعی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کے حرام ہونے کا انکار کرنے والے کافر اور جو حرام سمجھ کر اِس بیماری میں مبتلا ہو، وہ فاسق اور اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔[1] آیئے! سود کی بیماری سے بچنے کیلئے اس کی مذمت پر احادیثِ مُبارکہ سنتی ہیں: چنانچہ

1. رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی۔[2]

---

1 ... بہارِ شریعت، ۲/۷۶۸، حصہ: ۱۱ ملخصا

2 ... ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/۷۳، حدیث: ۲۲۷۷

www.dawateislami.net

2. ارشاد فرمایا: شبِ معراج میں ایسی قوم کے پاس سے گزرا، جن کے پیٹ کمروں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، جن میں سانپ پیٹوں کے باہر سے دیکھے جارہے تھے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ سود خور ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زندگی مختصر ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، اس کا کوئی بھروسا نہیں، آئے دن رُونُما ہونے والے عبرت ناک واقعات ہمیں جھنجھوڑ کر موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جاننے کی صَدا دیتے ہیں، مگر اِن پر وہی کان دھرتی ہے، جسے آخِرت کی بہتری کی فِکْر دامَن گیر ہوتی ہے۔ موت سے ہم کنار ہونے والوں میں جوان، بُوڑھے اور بچّے بھی ہوتے ہیں، موت نہ تو کسی کم عُمْر کو دیکھتی ہے نہ کسی کے دنیوی مقام و مرتبے کا لحاظ رکھتی ہے، کوئی نادار ہو یا مالدار موت کسی کی پرواہ نہیں کرتی اور نہ ہی کسی کی مَشغُولیّت یا فُرصت کو خاطِر میں لاتی ہے، کتنی خواتین کے ڈاکٹر بننے کے سپنے ادھورے رہ جاتے ہیں، کتنی ہی دنیاوی امتحانات میں کامیابی کیلئے شب و روز کوششیں کرنے والی قبر کے امتحان کی تیاری کئے بغیر ہی رخصت ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! ایک دن ہماری زندگی بھی ختم ہو جائے گی اور ساری آرزوئیں خاک میں مل جائیں گی، اچھی سے اچھی گاڑی گھر میں کھڑی رہ جائے گی، اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگریاں بھی دھری رہ جائیں گی۔ آیئے! دنیا کی رنگینیوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے ارشادِ خداوندی سنئے اور عبرت حاصل

---

1 . . . ابن ماجه، کتاب التجارات، باب التغليظ فی الربا، ۳/۱۷، حدیث: ۲۲۷۳

www.dawateislami.net

کیجئے، چنانچہ پارہ 25 سُوْرَۃُ الدُّخَان آیت 25 تا 28 میں ارشاد ہوتا ہے:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے ہم نے یونہی کیا اور ان کا وارث دوسری قوم کو کر دیا۔

(پ ۲۵، الدخان: ۲۵ تا ۲۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ قرآنِ کریم بھی ہمیں آخرت کے متعلق فکر دلا رہا ہے کہ تم سے پہلے عمدہ عمدہ مکانات بنانے والے، خوش نُما باغات لگانے والے اور لہلہاتے کھیت اُگانے والے جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے چھوڑے ہوئے اَثاثوں کا دوسروں کو وارِث بنا دیا گیا، ان کے نام و نشان مٹا دیئے گئے، ان کے تذکرے ختم ہو گئے۔ بس اب قبر میں وہ ہیں اور ان کے اعمال، اگر عمل اچھے ہوئے تو جزا بھی اچھی ورنہ بُرے اعمال کی صورت میں انجام بھی برا ہو گا۔ لہٰذا ہمیں ان عبرت ناک واقعات سے درس حاصل کرنا چاہیے اور اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے کیونکہ جو موت کو یاد رکھتی ہیں وہ دنیا کی رنگینیوں سے بچنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں اور گناہوں سے دور رہتے ہوئے اپنی زندگی نیکیوں میں بسر کرتی ہیں۔ احادیثِ مبارکہ میں موت کو یاد کرنے کی اہمیّت بیان کی گئی ہے، آیئے! اس بارے میں 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں: چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بے شک دل کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کی گئی: اس کی صفائی کیسے ہو گی؟ فرمایا: موت کو یاد کرنے اور قرآنِ پاک

www.dawateislami.net

کی تلاوت کرنے سے۔[1]

2. ارشاد فرمایا: جو شخص دن رات میں 20 مرتبہ موت کو یاد کرتا ہے وہ شہید کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔[2]

3. ارشاد فرمایا: موت کو زیادہ یاد کرو کہ یہ گناہوں کو مٹاتی اور دنیا سے بے رغبت کرتی ہے۔[3]

4. ارشاد فرمایا: جسے موت کی یاد خوف زدہ کرتی ہے قبر اس کے لئے جنّت کا باغ بن جائے گی۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ احادیثِ مبارکہ میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موت کو یاد کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے موت کو یاد کرنے کی اہمیّت بیان فرمائی کہ موت کو یاد کرنے سے دل کا زنگ دور ہوتا ہے۔ موت کو یاد کرنے والی کو بروزِ قیامت شہدا کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ موت کو یاد کرنے والی کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ موت کو یاد کرنے والی کی قبر جنّت کا باغ بن جاتی ہے اور موت کو یاد کرنے والی کے دل سے دُنیا کی محبّت ختم ہو جاتی ہے اور جو موت کو بھول کر دنیا کی رونقوں میں مست رہتی ہیں اور اپنی آخرت سے غافل ہو جاتی ہیں تو ان کی موت لوگوں کیلئے

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوته، ۳۵۲/۲، حدیث: ۲۰۱۴ ملتقطا

2 . . . مکاشفة القلوب، الباب الثامن والعشرون فی بیان ذکر الموت، ص ۹۵

3 . . . موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، ۴۳۸/۵، حدیث: ۱۴۸ ملتقطا

4 . . . جمع الجوامع، ۱۴/۲، حدیث: ۳۵۱۶ ملتقطا

www.dawateislami.net

عبرت کا نمونہ بن جاتی ہے۔ چُنانچِہ

لہو ولعب میں مست بادشاہ کی موت

حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ نے سیر کا ارادہ کیا تو پہننے کے لئے اچھے کپڑے منگوائے مگر پسند نہ آئے، دوسرے منگوائے وہ بھی پسند نہ آئے آخر کار ایک لباس پسند کیا، اسی طرح سواری منگوائی مگر پسند نہ آئی، پھر کئی سواریاں لائی گئیں بالآخر بڑی مشکل سے ایک سواری پسند آئی۔ ابھی سوار ہوا ہی تھا کہ شیطان نے وسوسہ ڈال کر اسے غرور میں مبتلا کر دیا، پھر بادشاہ نے اپنے لشکر کے ساتھ چلنا شروع کیا اور غرور کے سبب لوگوں کی طرف بالکل نہ دیکھا۔ اچانک بادشاہ کے قریب ایک خَسْتہ حال شخص آیا اور اسے سلام کیا مگر بادشاہ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، اس شخص نے سواری کی لگام پکڑلی۔ بادشاہ نے کہا: لگام چھوڑو! تم بہت بڑا خطرہ مَول لے رہے ہو، اس شخص نے کہا: مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے، بادشاہ نے کہا: ابھی ٹھہر جاؤ! جب سواری سے اُتروں تو بتانا۔ اس نے کہا: نہیں! ابھی بتاؤں گا۔ اور یہ کہہ کر لگام پر گرفت سخت کر دی۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نے کہا: کام بتاؤ؟ اس نے کہا: راز کی بات ہے۔ بادشاہ نے اپنا سَر جھکایا تو اس شخص نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا: میں مَلَکُ الموت ہوں۔ یہ سن کر بادشاہ کا رنگ اُڑ گیا۔ پھر ہکلاتے ہوئے کہنے لگا: مجھے کچھ دیر کے لئے چھوڑ دو، تاکہ گھر والوں کے پاس جاکر کچھ ضروری کام نمٹاؤں اور انہیں اَلوداع کہہ سکوں۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اللہ کی قسم! اب تم کبھی اپنے گھر والوں اور مال و دولت کو نہیں دیکھ سکو گے۔ یہ کہہ

www.dawateislami.net

کر اس کی روح قبض کی تو وہ ایک لکڑی کی طرح نیچے گر پڑا۔[1]

دِلا غافِل نہ ہو یک دَم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سرہانا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ایک مغرور بادشاہ جو یادِ خُدا و مصطفےٰ سے غافِل اور اپنی موت کو بُھلا کر سیر و تفریح اور دنیا کی رنگینیاں دیکھنے کیلئے نکلا تھا لیکن اچانک موت کا شکار ہو کر اس کی ہنستی بستی دنیا ویران ہوگئی اور وہ اپنا مال و دولت، تاج و عزت، خُدام کی خدمت، والدین بہن بھائیوں کی شفقت و محبت کو چھوڑ کر اندھیری قبر میں پہنچ گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم بہت لمبے لمبے منصوبے (Planings) بناتی ہیں مگر ہماری اِس بات کی طرف توجُّہ ہی نہیں ہوتی کہ لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے اچانک جب موت آئیے گی، تو سب کیا کرایا دھرے کا دھرا رہ جائے گا: چُنانچِہ

ملتان کا ایک نوجوان دَھن کمانے کی دُھن میں اپنے وطن، شہر، خاندان وغیرہ سے دُور کسی دوسرے مُلک میں جابَسا۔ خوب مال کماتا اور گھر والوں کو بھجواتا، باہم مشورے سے عالیشان کوٹھی بنانے کا طے پایا۔ یہ نوجوان سالہا سال تک رقم بھیجتا رہا، گھر والے مکان بنواتے اور اُس کو خوب سجواتے رہے، یہاں تک کہ عظیمُ الشّان مکان تیّار ہو گیا۔ یہ نوجوان جب وطن واپَس آیا تو اُس عظیمُ الشّان کوٹھی میں رہائش کے لئے تیّاریاں عُروج پر تھیں مگر آہ! مقدّر کہ اُس عالی شان مکان میں مُنتَقِل ہونے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہی اُس نوجوان کا اِنتقال ہو گیا اور وہ اپنے روشنیوں سے جگمگاتے عالیشان

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، الباب الثالث فی سکرات۔۔الخ، ۵/۲۱۴ ملخصا

www.dawateislami.net

مکان کے بجائے گھپ اندھیری قبر میں منتقل ہو گیا۔ اللہ پاک ہمیں عبرت حاصل کرتے ہوئے موت سے پہلے ہی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیرتِ لعل شہباز قلندر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ شعبان کا مبارک مہینا جاری ہے اس مہینے میں حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عرس ہوتا ہے۔ آیئے! آپ کی سیرت کے بارے میں کچھ سنتی ہیں: چنانچہ

حضرت لعل شہباز قلندر محمد عثمان مَروَندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ساداتِ کرام کے مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی ولادتِ باسعادت مشہور قول کے مطابق 538 ہجری بمطابق 1143 عیسوی میں آذربائیجان کے قصبہ مَروَند میں ہوئی۔ اسی مناسبت سے آپ کو مَروَندی کہا جاتا ہے۔ آپ کا نام سید محمد عثمان ہے جبکہ آپ اپنے لقب لعل شہباز سے مشہور ہیں۔ اللہ پاک نے آپ کو اس قدر حسن و جمال عطا فرمایا تھا کہ آپ کی پیشانی کے نور کے سامنے چاندنی بھی مات تھی۔ حضرت علامہ مولانا میر سید غلام علی آزاد بلگرامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ کا سلسلۂ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تک پہنچتا ہے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب اپنی والدہ ماجدہ کے شکمِ اطہر میں تھے تو ایک رات والدہ ماجدہ کو خواب میں حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا: بیٹی! تمہارا یہ بیٹا اللہ پاک کا محبوب و برگزیدہ ولی

1 . . . فیضان عثمان مروندی، ص۵

www.dawateislami.net

ہو گا۔ اللہ پاک اس کے ذریعے بہت سے گناہ گاروں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے گا۔ جب اس کی ولادت ہو جائے تو اس کے کانوں میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه اور میر اسلام کہنا۔[1] آپ کا ابتدائی سلسلۂ تعلیم والدِ گرامی کے زیرِ سایہ تکمیل پایا۔ اللہ کریم نے آپ کو غیر معمولی قوّتِ حافظہ سے نوازا تھا۔ چھ برس کی عمر تک دین کے چیدہ چیدہ مسائل اور نماز روزہ اور طہارت کے بارے میں ضروری مسائل سے آپ کو مکمل طور پر آگاہی حاصل ہو چکی تھی۔ سات سال کی عمر میں قرآنِ مجید بھی حفظ کر لیا۔ اس کے بعد دیگر علومِ دینیہ کی تحصیل میں مصروف ہو گئے اور بہت جلد مُروَّجہ عُلُوم و فُنُون کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی زبانوں میں بھی مہارت حاصل کر لی۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا 21 شعبان المعظم 673 ہجری میں انتقال ہوا۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[4]

1... فیضان عثمان مروندی، ص۸

2... فیضان عثمان مروندی، ص۱۰

3... فیضان عثمان مروندی، ص۳۶

4... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: چنانچہ

⊙ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ⊙ مُسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ⊙ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ⊙ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ⊙ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اِس سے دُوسروں کو گِھن آتی ہے۔ ⊙ جب تک دوسرا بات کرے، اطمینان سے سنئے، اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں۔ ⊙ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ⊙ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ⊙ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کریں۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔[1]

1 ... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/۲۰۴ حدیث: ۳۲۵

www.dawateislami.net

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان:17 ہر مُجالسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا بِهَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا حَتّٰى يُبَلِّغَنِيْهَا یعنی جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس(10) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس دُرودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مُقرّر رہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1...معجم کبیر، ۸/۱۳۴، حدیث: ۷۶۱۱

2...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلامی مہینوں میں رَمَضانُ المبارَک کو جو اہمیّت و فضیلت حاصل ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، یہی وہ عظیمُ الشّان مہینا ہے، جس کا عاشقانِ رَمَضان کو پُورا سال اِنتظار رہتا ہے۔ اِس مبارَک مہینے کے آتے ہی مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، مسلمانوں میں عبادت کا ذَوق و شَوق پہلے سے بڑھ جاتا اور گناہوں کا زور کَم ہو جاتا ہے، سحری و اِفطاری کی رونقیں دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے، خوش نصیب مسلمان سُنّت کی ادائیگی کی نیّت سے تراویح کی ادائیگی میں مصروف ہو جاتے ہیں، ذِکر و دُرُود کی کثرت کی جاتی ہے، راہِ خدا میں خَرچ کرنے کا جذبہ بڑھ جاتا ہے، غریبوں اور مسکینوں کی مالی مدد (Help) کی جاتی ہے اور اِس کے عِلاوہ بہت سے نیک کام سَر اَنجام دیئے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہی وہ بَرَکتوں والا مہینا ہے جس کے فضائل و بَرکات نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ مبارک سے بیان فرمائے ہیں، چنانچہ

اِستِقبالِ رَمَضان اور خُطبۂ محبوبِ رَحمٰن

حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ماہِ شعبان کے آخِری دن ہمیں خُطبہ اِرْشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس عظمت وبَرَکت والا مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے، وہ مہینا جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اللہ پاک نے اِس مُبارَک مہینے کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اِس کی رات میں قِیام (یعنی تراویح اَدا کرنا) سُنّت ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض اَدا کیا اور جس نے اِس میں فَرض اَدا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں 70 فَرض اَدا کیے۔ یہ صبر کا مہینا ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے، یہ مصیبت میں ساتھ دینے اور بھلائی کا مہینا ہے۔ اِس مہینے میں مومِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزے دار کو اِفطار کروائے تو یہ اُس کے گُناہوں کے لئے مَغْفِرت ہے، اُسے آگ سے آزادی بخشی جائے گی، اُس اِفطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اِس کے کہ اُس کے ثواب میں کچھ کمی ہو، ہم نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم میں سے ہر شَخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ربِّ کریم یہ ثواب تو اُس شخص کو عطا کرے گا جو ایک کھجور یا ایک گُھونٹ پانی یا ایک گُھونٹ دُودھ سے روزہ اِفطار کروائے۔ یہ وہ مہینا ہے جس کا اوّل (یعنی اِبتدائی 10 دن) رَحمت، درمیان (یعنی درمیانے 10 دن) مَغفِرت اور آخر (یعنی آخری 10 دن) دوزخ سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام (یعنی ماتحت)

www.dawateislami.net

سے اِس مہینے میں کام کم لے، اللہ پاک اُسے بخش دے گا اور اُسے دوزخ سے آزاد فرما دے گا۔ جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا، اللہ کریم اُس شخص کو میرے حَوض سے ایک ایسا گھونٹ پلائے گا کہ (جسے پینے کے بعد) وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہو جائے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ پاک کے اس مقدّس مہینے یعنی رَمَضانُ المبارَک سے کس قدر مَحَبَّت تھی کہ اِس مُقدّس مہینے کی آمد کی نشانیاں ظاہر ہوتے ہی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُود بھی اس بَرَکت والے مہینے کا انتہائی شان و شوکت کے ساتھ اِستقبال فرماتے اور اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے بھی اس مُبارَک مہینے کی شان و عظمت، فضائل و بَرَکات کو بیان فرما کر اِس کی اہمیّت کو واضح فرماتے اور اُنہیں بھی مختلف نیک اَعمال کرنے کا ذہن عطا فرماتے تھے، ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اسلامی بہنوں کو اس ماہِ مبارَک کی مبارَک باد پیش کریں، خود بھی اس مقدّس مہینے میں عبادات کریں اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس مہینے کی اَہمیّت، اس کے فضائل اور اس کی برکتوں سے آگاہ کر کے انہیں بھی نیکیاں جمع کرنے کا ذہن دیتی رہیں۔ اللہ کریم ہمیں رَمَضان المبارَک کی حقیقی برکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شھر رمضان۔۔الخ، ۳/۱۹۱، حدیث: ۱۸۸۷

www.dawateislami.net

آمدِ رَمَضان پر اِہتمام کا انداز

رَمَضانُ الْمبارَک کی آمد آمد تھی اور تاریخ لکھنے والے مشہور بزرگ حضرت وَاقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے ایک عَلَوِی دوست کی طرف یہ خط(Letter) بھیجا: رَمَضان شریف کا مہینا آنے والا ہے اور میرے پاس خَرچ کرنے کیلئے کچھ بھی نہیں، مجھے بغیر سُود قَرض کے طور پر ایک ہزار(1000) دراہم (چاندی کے سکے) بھیج دیجئے۔ چنانچہ اُس عَلَوی نے ایک ہزار(1000) دراہم (چاندی کے سکوں) کی تھیلی(Wallet) بھیج دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک دوست کا خط حضرت وَاقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف آیا: (جس میں لکھا ہوا تھا کہ) رَمَضان شریف کے مہینے میں خَرْچ کیلئے مجھے ایک ہزار(1000) دراہم (چاندی کے سکوں) کی ضرورت ہے۔ حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وُہی تھیلی وہاں بھیج دی۔ دوسرے روز وہی عَلَوِی دوست جن سے حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قَرض(Loan) لیا تھا اور وہ دوسرے دوست جنہوں نے حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے قَرض لیا تھا۔ دونوں حضرت وَاقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر آئے۔ عَلَوِی کہنے لگا: رَمَضانُ الْمبارَک کا مہینا آرہا ہے اور میرے پاس اِن ہزار(1000) دراہم (چاندی کے سکوں) کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ مگر جب آپ کا خط آیا تو میں نے یہ ہزار(1000) دراہم (چاندی کے سکے) آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضرورت کیلئے اپنے اِس دوست کو خط(Letter) لکھا کہ مجھے ایک ہزار(1000) دراہم (چاندی کے سکے) قرض کے طور پر بھیج دیجئے۔ اُنہوں نے وُہی تھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی، مجھے بھیج دی۔ تو پتا چلا کہ آپ نے مجھ سے قَرض مانگا، میں نے اپنے اِس دوست سے قَرض مانگا

www.dawateislami.net

اور اِنہوں نے آپ سے مانگا۔ جو تھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اِسے بھیج دی اور اِس نے وُہی تھیلی مجھے بھیج دی۔ پھر اِن تینوں حضرات نے آپس کی رضامندی سے اِس رقم کے تین(3) حِصّے کر کے آپس میں تقسیم کر لئے۔ اُسی رات حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت ہوئی اور فرمایا: کل تمہیں بہت کچھ مل جائے گا۔ چنانچہ دوسرے روز امیر یَحییٰ بَرْمَکِی نے حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بُلا کر پوچھا: ”میں نے رات خواب میں آپ کو پریشان دیکھا ہے، کیا بات ہے؟“ حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سارا قِصّہ سُنایا۔ تو یَحییٰ بَرْمَکِی نے کہا: ”میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ تینوں میں سے کون زیادہ سخاوت کرنے والا ہے، بے شک آپ تینوں ہی سخاوت کرنے والے اور اِحْترام کے قابل ہیں۔ پھر اُس نے 30 ہزار دِرْہم (چاندی کے سکے) حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اور 20، 20 ہزار اُن دونوں کو دیئے اور حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو قاضی (Judge) بھی مُقَرَّر کر دیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا! مسلمان سخاوت کرنے والے، اپنی پسند پر دوسروں کو ترجیح دینے والے اور دُکھ تکلیف میں دوسرے مسلمانوں کے کام آنے والے ہوتے ہیں۔ افسوس! اب ہمارے دل مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے سے خالی ہوتے جارہے ہیں، ہم خود تو اچھا کھاتی، اچھا پہنتی اور عالیشان زندگی گزارتی ہیں، ماہِ رَمَضان میں سحری و اِفطاری میں بھی مختلف اَقسام کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھاتی ہیں مگر آہ! غریب و محتاج رشتے داروں، پڑوس کی اسلامی بہنوں اور دیگر اسلامی

---

1 . . . حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۵۷۷ ملخصا

www.dawateislami.net

بہنوں کی خیر خواہی کرنا اب ہم کسی بُھولی ہوئی چیز کی طرح بھلا چکی ہیں۔ بہر حال ہمیں چاہئے کہ ہم اِن پاک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے رَمَضان و غیرِ رَمَضان میں عَملی طور پر اسلامی بہنوں کی خیر خواہ بن جائیں۔

یاد رہے! مسلمانوں کو اِفطاری کروانا اور اُنہیں پانی پِلانا بھی خیر خواہی کی ہی ایک صورت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ رَمَضان میں اِفطار کروانے اور پانی پِلانے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ

اِفطار کروانے کے فضائل

آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس نے حلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ اِفْطار کروایا، فِرِشتے ماہِ رَمَضان کے اَوْقات میں اور جِبْرِیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) شَبِ قَدْر میں اُس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔[1]

ایک اور مقام پر فرمایا: جو روزہ دار کو پانی پِلائے اللہ کریم اُسے میرے حَوض سے پلائے گا کہ جَنَّت میں داخِل ہونے تک پیاسا نہ ہو گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یُوں تو ربِّ کریم کے ہم پر بے شمار اِحسانات ہیں، سال کے 12 مہینے اُس کی عطاؤں اور نوازشوں کے دروازے ہم گناہ گاروں کے لئے دن رات کھلے رہتے ہیں، مگر رَمَضانُ المبارک ربِّ کریم کی وہ عظیم نعمت ہے جس پر ہم اُس کا جس قدر شکر کریں وہ کم، کم اور کم ہے، اِس مہینے کے آغاز سے اختتام تک مَغْفِرت

---

1 ... معجم کبیر، ۶/۲۶۲، حدیث: ۶۱۶۲ ملتقطا

2 ... ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شھر رمضان۔۔۔الخ، ۳/۱۹۲، حدیث: ۱۸۸۷

www.dawateislami.net

کے پروانے تقسیم ہوتے رہتے ہیں، یہی وہ عظمتوں والا مہینا ہے جس میں ربِّ کریم نے اُمّتِ محمّدیہ کو پانچ (5) خُصوصی اِنعامات عطا فرمائے ہیں، چنانچہ

پانچ (5) خُصوصی کرم

رحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میری اُمّت کو رَمَضان المبارک میں پانچ (5) چیزیں ایسی عطا کی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں: (1) جب رَمَضانُ الْمبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ پاک اُن کی طرف رَحمت کی نَظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ پاک رَحمت کی نظر فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔ (2) شام کے وَقت اُن کے مُنہ کی بُو (جو بُھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ پاک کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ (3) فِرِشتے ہر رات اور دن اُن کے لئے مَغْفِرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ (4) اللہ پاک جنّت کو حکم فرماتا ہے: میرے (نیک) بندوں کیلئے آراستہ ہو جا، عَنْقَریب وہ دنیا کے دکھوں سے میرے گھر اور کرم میں سُکون پائیں گے۔ (5) جب رَمَضان الْمبارک کی آخِری رات آتی ہے تو اللہ پاک سب کی مَغْفِرت فرما دیتا ہے۔ قَوم میں سے ایک شَخْص نے کھڑے ہو کر عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا یہ **"شبِ قدر"** ہے؟ اِرْشاد فرمایا: نہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مَزدور جب اپنے کاموں سے فارِغ ہو جاتے ہیں تو اُنہیں مزدوری دی جاتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ رَمَضان المبارک کی شان و

1 . . . الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان۔۔الخ، ۲/ ۵۶، حدیث: ۷

www.dawateislami.net

عظمت کس قدر بُلند و بالا ہے! اس مُقدّس مہینے میں اللہ کریم کی رَحمت اس کے بندوں اور بندیوں پر مہربان ہوتی ہے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ مسلمان رَجَب شریف کے مبارک مہینے سے ہی اِس کی تیاری شروع کر دیتے اور **عبادت و تلاوت** کر کے ربِّ کریم کو راضی کرنے کا سامان کرتے، مگر آہ! مسلمانوں کی بھاری اَکْثَرِیت دیگر مہینوں کی طرح اِس مہینے کو بھی غفلتوں میں گزار دیتی ہے۔ اسی طرح بعض خواتین اگرچہ روزہ تو رکھ لیتی ہیں مگر پھر اِن کا وَقْت **"پاس"** نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ بھی رَمَضان شریف کے اِحترام کو ایک طرف رکھ کر حرام و ناجائز کاموں کا سہارا لے کر وَقْت **"پاس"** کرتی ہیں۔

افضل عبادت کون سی ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضانُ الْمبارَک کے مُقدّس لَمحات کو فُضُولیات میں برباد ہونے سے بچایئے! زندگی بے حد مختصر ہے، اِس کو غنیمت جانئے، موبائل فون کے بے جا استعمال اور گانے سننے کے ذریعے وَقْت **"پاس"** (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قُرآن اور ذِکْر و دُرُود میں وَقْت گُزارنے کی کوشش فرمایئے۔ بُھوک و پیاس کی شِدّت جس قدر زیادہ محسوس ہوگی، صبر کرنے پر اِنْ شَآءَ اللہ! ثواب بھی اُتنا ہی زیادہ ملے گا۔ جیسا کہ

منقول ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا افضل عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زیادہ ہو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تفسیر کبیر، پ ۲۹، المزمل، تحت الآیۃ: ۶، ۱۰/ ۶۸۵

www.dawateislami.net

رَمَضان اور تلاوتِ قرآن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضانُ المبارک کے مہینے میں عموماً کثیر عاشقانِ رَمَضان اسلامی بہنیں انتہائی ذَوق وشَوق کے ساتھ کثرت سے تلاوت کرتی نظر آتی ہیں مگر آہ! کئی بدنصیب اس مقدّس مہینے میں بھی اِس عظیم سعادت سے محروم رہتی ہیں، ہمیں اِس مُعاملے میں اپنے بُزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے اُن کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اِس مُقَدَّس مہینے میں ایک بار نہیں بلکہ دن میں کئی مرتبہ ختمِ قرآن کی سعادت حاصِل کیا کرتے تھے، چنانچہ

سَیِّدُنا سعد بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے معمولات

حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رَمَضانُ المبارک میں اِکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسویں کو اُس وَقْت تک اِفطار نہ فرماتے تھے جب تک کہ قرآنِ کریم ختم نہ کرلیتے، مغرب وعشا کے درمیان اُخْرَوِی مُعاملے میں غَور وفِکْر کرتے رہتے اور اکثر اِفطار کے وَقْت مجھے مسکینوں کو بُلانے کے لئے بھیجتے تاکہ وہ بھی اُن کے ساتھ کھائیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہ! قُرآن سے مَحَبَّت، شوقِ تلاوت اور رَمَضان کی قدر کرنا تو کوئی اِن حضرات سے سیکھے جو بخشش والے مہینے میں کثرت کیساتھ تلاوتِ قرآن کیا کرتے تھے، ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ماہِ رَمَضان میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کی نیّت کریں اور ربِّ کریم کے اِس مہمان کا اِحترام کرتے ہوئے خوشی خوشی اِس کا استقبال کریں۔ آیئے!

1 . . . حلیۃ الاولیاء، سعد بن ابراھیم الزھری، ۳/۱۹۹، رقم: ۳۶۹۵

www.dawateislami.net

ترغیب کے لئے تلاوتِ قرآن کے چند فضائل سنتی ہیں: چنانچہ

تلاوتِ قرآن کے فضائل

☆تلاوتِ قرآن کرنے والوں کی تعریف قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہے۔☆قرآنِ پاک سے محبّت کرنا(یعنی اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرنا)اللہ پاک اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کا ذریعہ ہے۔[1]☆قرآنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔[2]☆جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ اپنے رہنے والوں پر کُشادہ ہوتا ہے۔☆اس کی بھلائی زیادہ ہوتی ہے۔☆اس گھر میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور شیاطین نکل جاتے ہیں۔[3]☆قرآنِ کریم قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے گناہوں کی معافی کی سفارش کرنے کے لئے آئے گا۔[4]☆تلاوتِ قرآن کرنے والوں کو اللہ پاک شکر کرنے والوں کے ثواب سے افضل (ثواب) عطا فرمائے گا۔[5]☆اَہلِ قُرآن (یعنی اس کی تلاوت کرنے والے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے) اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔[6]☆تلاوتِ قرآن اس اُمّت کی افضل عبادت ہے۔[7]☆جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کی تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف

1...معجم کبیر، ۹/۱۳۲، حدیث:۸۶۵۷ ماخوذا

2...احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الاول فی فضل القرآن واھلہ، ۱/۳۶۳

3...احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الاول فی فضل القرآن واھلہ، ۱/۳۶۴

4...مشکاۃ، کتاب الصوم، الفصل الثالث، ۱/۳۷۲، حدیث:۱۹۶۳ ماخوذا

5...کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السابع فی تلاوۃ۔۔۔الخ، جزء:۱، ۱/۲۷۳، حدیث:۲۴۳۷

6...ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضل من تعلم القرآن، ۱/۱۴۰، حدیث:۲۱۵

7...شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۵۴، حدیث:۲۰۲۲

www.dawateislami.net

کے بدلے سو(100) نیکیاں ہیں۔ ☆جو بیٹھ کر تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے پچاس(50) نیکیاں ہیں۔ ☆جو نماز کے علاوہ وضو کی حالت میں تلاوت کرے اس کے لئے پچیس(25) نیکیاں ہیں۔[1] ☆تلاوتِ قرآن دِلوں کی صفائی کا ذریعہ ہے۔[2] اللہ کریم ہمیں تلاوتِ قرآن کا ذوق و شوق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزے کے تین(3) دَرَجے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! روزے کے تین(3) دَرَجے ہیں: (1) عوام کا روزہ، (2) خَواص کا روزہ اور (3) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ۔ آیئے! اب اِن میں سے ہر ایک کی وضاحت سنتی ہیں: چنانچہ

(1) **عوام کا روزہ:** روزہ کے لغوی معنی ہیں: "رُکنا"۔ شریعت کی اِصطِلاح میں صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک جان بوجھ کر کھانے پینے اور اِزْدواجی معاملات کرنے سے **"رُکے رہنے"** کو روزہ کہتے ہیں اور یہی عوام یعنی عام لوگوں کا روزہ ہے۔

(2) خواص کا روزہ: کھانے پینے اور اِزْدواجی معاملات کرنے سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جسم کے تمام اَعْضاء کو بُرائیوں سے **"روکنا"** خَواص یعنی خاص لوگوں کا روزہ ہے۔

(3) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ: اپنے آپ کو تمام کاموں سے **"روک"** کر صِرف وصِرف

---

1 ... احیاالعلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثانی فی ظاھر آداب التلاوۃ، ۱/۳۶۶

2 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۵۲، حدیث: ۲۰۱۴ ماخوذا

www.dawateislami.net

اللہ کریم کی طرف مُتوجِّہ ہو جانا، یہ اَخَصُّ الْخَواص یعنی خاصُ الخاص لوگوں کا روزہ ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! روزے کی حالت میں ہمیں جس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہم کھانے پینے وغیرہ سے **"رُکی رہنے"** کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اَعضائے بدَن (Body Parts) کو بھی روزے کا پابند بنائیں اور خود کو ہر قسم کی بُرائیوں سے بچائیں۔ کیونکہ ہم رَمَضانُ المبارَک کے مہینے میں تو روزہ رکھ کر دن کے وَقْت کھانا پینا چھوڑ دیتی ہیں حالانکہ یہ کھانا پینا اِس سے پہلے دِن میں بھی بِالکل جائِز تھا۔ پھر خُود ہی سوچ لیجئے کہ جو چیزیں رَمَضان شریف سے پہلے حَلال تھیں وہ بھی جب اِس مُبارَک مہینے کے مُقدّس دِنوں میں منع کر دی گئیں۔ تو جو چیزیں رَمَضانُ المبارَک سے پہلے بھی حرام تھیں، مَثَلاً جُھوٹ، غیبت، چُغلی، بدگمانی، گالم گلوچ، فلمیں ڈِرامے، گانے باجے، بدنگاہی، والِدَین کو ستانا، بِلا اجازتِ شَرعی اسلامی بہنوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمَضانُ المبارَک میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حرام ہو جائیں گی؟ اب غور فرمایئے! جو پاک اور حلال کھانا، پینا تو چھوڑ دے لیکن حرام اور دوزخ میں لے جانے والے کام جاری رکھے۔ اس کو روزے کی برکتیں کیسے ملیں گی۔

یاد رکھئے! نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو بُری بات کہنا اور اُس پر عَمَل کرنا نہ چھوڑے تو اُس کے بُھوکا پیاسا رہنے کی اللہ پاک کو کچھ حاجت نہیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس! بعضوں کی حالت اِس قدر بُری

1... الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الصوم، ص۱۷۵

2... بُخاری، کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور۔۔الخ، ۱/۶۲۸، حدیث: ۱۹۰۳

www.dawateislami.net

ہو چکی ہے کہ رَمَضانُ المبارَک کے مہینے میں بھی وہ دوسروں کو ستانے، تکلیفیں دینے اور لڑائی جھگڑا کرنے کے گویا بہانے ڈھونڈتی ہیں۔ اگر کوئی کسی کو گالی دے یا کسی بھی طرح کی تکلیف پہنچائے تو جس کو تکلیف دی گئی ہے وہ تکلیف دینے والی کو رضائے الٰہی کی خاطِر معاف کرنے کے بجائے اُس سے لڑائی (Fight) کرنے کو تیار ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو لڑ بھی پڑتی ہے۔

یاد رکھیے! اِس طرح کی بات ہر گز زَبان سے نہیں نکالنی چاہئے جو کسی مسلمان کی تکلیف کا باعث بنتی ہو، بلکہ عاجِزی کا مظاہَرہ کرنا چاہئے۔ اِن تمام آفتوں سے ہم صِرف اُسی صورت میں بچ سکتی ہیں کہ اپنے اَعضا کو بھی گناہوں سے بچاتے ہوئے روزے کا پابند کرنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: صِرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ بے فائدہ اور فحش کلامی کرنے سے بچا جائے۔ اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے یا تمہارے ساتھ بُرا سُلوک کرے تو کہہ دو **"میں روزے سے ہوں"**۔[1]

آیئے! اب اَعضا کے ذریعے گناہوں کی چند مثالیں مُلاحَظہ کیجئے: چنانچہ

آنکھ کا گناہ

آنکھ کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے اللہ پاک کی حرام کردہ چیزیں دیکھنا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی آنکھوں کو حرام دیکھنے سے بچائے اور آنکھ کا روزہ رکھے، اِس طرح کہ

1 . . . مستدرک، کتاب الصوم، باب من افطر فی رمضان ناسیا . . . الخ، ۲/ ۶۷، حدیث: ۱۶۱۱

www.dawateislami.net

آنکھ جب بھی اُٹھے تو صرف و صرف جائز کاموں ہی کی طرف اُٹھے۔ آنکھ سے قرآنِ کریم دیکھئے، کعبے شریف کے اَنوار دیکھئے، مکّے شریف کی مہکی مہکی گلیاں(Streets) دیکھئے، گنبدِ خضریٰ کا نورانی جلوہ دیکھئے، صحرائے عَرَب کا حسین نظارہ دیکھئے۔

کانوں کا گناہ

کانوں کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے اُن باتوں کو سُننا جن سے اللہ کریم نے منع فرمایا ہے، لہٰذا ہر گز ہر گز کانوں سے گانے باجے نہ سُنئے، جھوٹے چُٹکلے نہ سُنئے، کسی کی غیبت و چُغلی اور کسی کے عیب نہ سُنئے، جب دو اسلامی بہنیں چُھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سُنئے۔ کانوں کا روزہ رکھئے! وہ یوں کہ صرف و صرف جائز باتیں سُنئے، مثلاً کانوں سے تلاوت، حمد و نعت اور بزرگوں کی منقبتیں، سُنّتوں بھرے بیانات و مَدَنی مذاکرے اور اچھی اچھی باتیں سُنئے۔

زبان کا گناہ

زبان کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے ایسی باتیں کرنا جو اللہ کریم کی ناراضی کا سبب بنے، اِس لئے گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت، چُغلی وغیرہ سے زَبان کو ناپاک ہونے سے بچائیے۔ اے کاش! زَبان صِرْف و صِرْف نیک و جائز باتوں کیلئے ہی حَرَکت میں آئے، مثلاً زَبان سے تلاوتِ قرآن کیجئے، ذِکْر و دُرُود کا وِرْد کیجئے۔ حمد و نعت شریف پڑھئے، سُنّتوں بھرا بیان کیجئے اور نیکی کی دعوت دیجئے۔

ہاتھ کا گناہ

ہاتھوں کو ربِّ کریم کی نافرمانی میں استعمال کرنا ہاتھوں کا گناہ ہے، لہٰذا ہماری یہی

www.dawateislami.net

کوشش ہو کہ کسی پر ظلماً ہاتھ نہ اُٹھیں، رِشوت لینے دینے کے لئے نہ اُٹھیں، نہ کسی کا مال چُرائیں، نہ کسی نامَحرم سے مصافحہ کریں۔ جب بھی ہاتھ اُٹھیں، صرف نیک کاموں کے لئے اُٹھیں، مثلاً باوُضو قرآنِ کریم کو ہاتھ لگائیے، اسلامی بہنوں سے مصافحہ کیجئے۔

پاؤں کا گناہ

پاؤں کا گناہ یہ ہے کہ اِن سے ایسی جگہوں پر جانا کہ جن سے اللہ کریم نے منع فرمایا ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ہر گز ہر گز سینما گھر کی طرف نہ چلیں، بری بیٹھکوں کی طرف نہ چلیں کاش! پاؤں اُٹھیں تو صِرف و صِرف نیک کاموں کیلئے اُٹھیں، پاؤں چلیں تو نیکی کی دعوت دینے کیلئے چلیں، سُنّتوں بھرے اِجتماع کی طرف چلیں۔ اللہ کریم ہمیں رَمَضان و غیر رَمَضان میں اپنے اَعضاء کو گناہوں سے بچانے اور اِن کے ذریعے نیک و جائز کام کرنے کی تَوفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضانُ المبارَک کو نیکیوں میں گزارنے اور اِسے **"خوش آمدید"** کہنے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم اِس رَمَضانُ المبارَک میں اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دیں، بُرائی سے منع کریں، رَمَضان المبارَک کے فضائل بتا کر اُنہیں فَرض روزے رکھنے کا مَدَنی ذہن دیں، خوب خوب اِنفرادی کوشش کریں، اے کاش! ہماری اِنفرادی و اِجتماعی کوششوں سے کیے جانے والے **"اِستقبالِ رَمَضان"** کی ایسی بَرَکتیں ظاہر ہوں کہ ہر طرف روزوں کی مَدَنی بہاریں آجائیں، مکتبۃُ المدینہ کا پمفلٹ **"رَمَضان میں گناہ کرنے والے کا بھیانک انجام"** گھر گھر پہنچانے کی کوشش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا مبارک مہینا اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے، اس مبارک مہینے میں ثناخوانِ رسول، بلبلِ روضۂ رسول، مدّاحِ صحابہ و آلِ بتول، گلزارِ عطار کے مشکبار پھول، مبلغِ دعوتِ اسلامی، حاجی محمد مشتاق احمد عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عرس ہوتا ہے، آیئے! اسی مناسبت سے حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کی مختصر جھلکیاں سنتی ہیں: چنانچہ

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کی جھلکیاں

☆ مبلغِ دعوتِ اسلامی، الحاج قاری ابو عبید محمد مشتاق احمد عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بن مولانا اخلاق احمد کی ولادت غالباً بروز اتوار ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ، مطابق یکم جنوری 1967 کو بنّوں (خیبر پختونخواہ، پاکستان) میں ہوئی، ☆کچھ عرصہ فیصل آباد میں بھی قیام رہا اور بعد میں کراچی میں مستقل رہائش اختیار کرلی،[1] ☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بچپن ہی سے نیک ماحول میں زیرِ تربیت رہے، ☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خوش اخلاق، ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے، ☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خوش الحان قاری اور نعت خواں بھی تھے، ☆حصولِ علم دین کے لئے باقاعدہ جامعۃ المدینہ میں داخلہ لیا لیکن بہت زیادہ تنظیمی مصروفیات کی وجہ سے سلسلۂ تعلیم جاری نہ رکھ سکے، ☆درسِ نظامی کے چار درجے پڑھے تھے مگر دینی معلومات کسی اچھے خاصے عالِم سے کم نہیں تھیں، ☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو قرآنِ پاک کے 8 پارے حفظ تھے۔[2] ☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت اچھے مبلغ تھے ☆اور مدنی کاموں کا جذبہ بھی خوب تھا، ☆اللہ پاک نے انہیں بہت ترقی عطا

1 . . . عطار کا پیارا، ص ۱

2 . . . عطار کا پیارا، ص ۴، ۳

www.dawateislami.net

فرمائی جنوری 2000 میں شہر بھر کے نگرانوں کی منظوری سے کراچی کے نگران بنے ☆اور اِسی بَرس اکتوبر میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران کے منصب پر فائز ہو گئے، ☆۲۹ شَعبانُ المُعظَّم ۱۴۲۳ھ (مطابق 5.11.2002) صبح سوا آٹھ اور ساڑھے آٹھ بجے کے درمیان دنیائے فانی سے دَارُ البقاء کی جانب کوچ فرما گئے۔[1] آخری وقت میں جو اسلامی بھائی ان کے پاس موجود تھے ان کا کہنا ہے کہ رات کے وقت حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طبیعت بگڑی اور حالت غیر ہونے لگی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا کہ میرا رُخ قبلے کی سمت کر دو۔ حکم کے مطابق آپ کا رخ قبلہ کی جانب کر دیا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آنکھیں بند کئے دُرُود و سلام اور کَلِمَہ طَیِّبَہ کا ورد کرنے لگے۔ کافی دیر تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسی طرح ذِکر و دُرُود میں مصروف رہے اور بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبَہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پڑھتے پڑھتے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر نزع کا عالم طاری ہوا اور کچھ دیر بعد آپ کی روح اس فانی دنیا سے کوچ کر گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبرِ مبارک کے احاطے میں ایک خاص خوشبو ہر وقت مہکتی رہتی ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے تعزیت کرنے کے چند مَدَنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

---

1 . . . عطار کا پیارا، ص ۱۰۴

2 . . . عطار کا پیارا، ص ۱۰۳

www.dawateislami.net

تعزیت کرنے کے مدنی پھول

پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اس کے لئے اس مصیبت زدہ جتنا ثواب ہے۔[1] (2) جو بندۂ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے گا، اللہ پاک قیامت کے دن اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔[2] ☆ تعزیت کا معنیٰ ہے: مصیبت زدہ کو صبر کی تلقین کرنا۔ ☆ تعزیت مسنون (یعنی سنّت) ہے۔[3] ☆ دفن سے پہلے بھی تعزیت جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو یہ اُس وقت ہے کہ اولیائے میّت جزع و فزع نہ کرتے ہوں، ورنہ ان کی تسلی کے لیے دفن سے پیشتر (پہلے) ہی کرے۔[4] ☆ عورت کو اُس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے، اللہ پاک میّت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔[5] ☆ میّت کے اَعِزّہ (یعنی رشتے داروں) کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ان کی تعزیت کو آئیں اس میں حرج نہیں اور مکان کے دروازہ پر یا شارعِ عام (لوگوں کی گزرگاہ) پر بچھونے بچھا کر بیٹھنا بُری بات ہے۔[6] ☆ اور دفن کے بعد میّت کے مکان پر آنا اور تعزیت کر کے اپنے اپنے گھر جانا اگر اتفاقاً ہو تو حرج نہیں اور اس کی رسم کرنا نہ چاہئے اور میّت کے مکان پر تعزیت کے لیے لوگوں کا مجمع کرنا دفن کے پہلے ہو یا بعد اسی وقت

1 . . . ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، ۲/۳۳۸، حدیث: ۱۰۷۵

2 . . . ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، ۲/۲۶۸، حدیث: ۱۶۰۱

3 . . . بہارِ شریعت، ۱/۸۵۲، حصہ: ۴

4 . . . الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۴۱

5 . . . بہارِ شریعت، ۱/۸۵۲، حصہ: ۴

6 . . . رد المحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب في کراھۃ الضیافۃ من اھل المیت، ۳/۱۷۶

www.dawateislami.net

ہو یا کسی اور وقت خلاف اَولیٰ ہے اور کریں تو گناہ بھی نہیں۔[1] ☆جو ایک بار تعزیت کر آئے اسے دوبارہ تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول" ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . بہار شریعت، ۱ / ۸۵۴، حصہ: ۴

2 . . . الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب في کراھۃ الضیافۃ من اھل المیت، ۳/ ۱۷۷

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
ہفتہ وار اجتماع کے بیانات کا شیڈول	4	حقیقی مدنی مُنّے کا خوفِ خدا	43
اجمالی فہرست	5	جنت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا؟	45
کتاب پڑھنے کی نیتیں	6	بنی اسرائیل کے نوجوان کی توبہ	48
المدینۃ العلمیہ کا تعارُف	7	لباس پہننے کی سنّتیں اور آداب	49
پیشِ لفظ	9	**(3) ماں کی دعا کا اثر**	52
(1) حسنِ اخلاق کی برکتیں	11	دُرودِ پاک کی فضیلت	52
دُرُود شریف کی فضیلت	11	بیان سُننے کی نیتیں	53
بیان سُننے کی نیتیں	11	ماں کی شان!	53
اچھے اَخلاق کی بَرَکتیں	13	کیا میں ماں کے حُقوق سے فارغ ہوگیا؟	54
شَرابی کی توبہ	17	ماں کی دعا کا اثر	55
اچھے بُرے اخلاق کا نتیجہ	19	والدین کو بُرا بھلا کہنے کا انجام	58
اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟	20	قبر پسلیاں توڑ دیتی ہے	59
والد کے اچھے اَخلاق کی بدولت بیٹی کی رہائی!	22	جنّت کا ساتھی	65
		ماں کی دعا کے سبب عتیق	66
گناہ کی دعوت دینے والے کو نیکی کی دعوت	24	ماں کا ادب	67
بد اَخلاقی کے دینی و دنیوی نُقصانات	26	عظیم ماں	67
بااخلاق بننے کے طریقے	27	اگر ماں باپ آپس میں لڑیں تو اولاد کیا کرے؟	69
خُوشبو کی سنّتیں اور آداب	29	ماں کی بددعا سے ٹانگ کٹ گئی	71
(2) ہم ڈرتی کیوں نہیں؟	31	شکر کی سنّتیں اور آداب	72
دُرُود شریف کی فضیلت	31	**(4) مرض سے قبر تک**	75
بیان سُننے کی نیتیں	32	دُرودِ پاک کی فضیلت	75
خوفِ خُدا کے سبب کمر ٹوٹ گئی	32	بیان سُننے کی نیتیں	76
میرا ٹھکانا جنت ہوگا یا جہنم!	36	سرکار نے عیادت فرمائی	76
ناجائز فیشن کرنے والوں کا انجام	40	مہلک امراض سے تحفظ	81

www.dawateislami.net

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے	82	"ویلنٹائن ڈے" کی خرافات	116
نزع کے وقت کیا کرنا چاہیے	83	زینت کی سنّتیں اور آداب	118
مرتے وقت کلمہ پڑھنے کی فضیلت	86	**(6)اے کاش فضول گوئی کی عادت نکل جائے**	120
سیرتِ سیّدہ اَسماء بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما	87		
میت پر نوحہ کرنا	88	دُرُودِ پاک کی فضیلت	120
تین دن سے زیادہ سوگ منانا	89	بیان سُننے کی نیتیں	121
سرد خانے میں رکھوانا	90	حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نصیحت	121
غسل کے وقت مردے کو تکلیف دینا	91	تم پر کچھ نگہبان ہیں	123
کتاب تجہیز و تکفین کا طریقہ کا تعارف	92	ابّاجان! آپ بولتے کیوں نہیں؟	126
صالحین کے قبر کی برکتیں	92	بُری بات دوزخ میں اوندھے منہ گرائے گی!	127
مُردوں کو ایصالِ ثواب سے فائدہ پہنچایئے	94	بے فائدہ گفتگو کی تعریف	128
انگوٹھی پہننے کی سنّتیں اور آداب	95	خاموشی کے فضائل	131
(5)بے پردگی کے نقصانات	98	فضول گوئی کے نقصانات	132
دُرُود شریف کی فضیلت	98	(1)اپنی عزت گنوا دیتی ہے	133
بیان سُننے کی نیتیں	99	(2)بدکلامی میں مبتلا ہونا	133
شرم وحیا کی پیکر باپردہ صحابیہ کا سفرِ مدینہ	99	(3)غیبت اور لڑائی جھگڑے میں مبتلا ہونا	134
کیا عورت کا تنہا سفر کرنا جائز ہے؟	101	(4)کفریات بک دینا	135
"فقط دِل کا پردہ ہونا چاہئے" ایسا کہنا کیسا؟	104	کہیں یہ فضول کلام نہ ہو	136
بے حیائی حرام ہے!	105	حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی سیرت	139
(1)شیر سے پردہ کرنے والی وَلِیّہ	107	مولیٰ علی شیرِ خُدا کا اظہارِ افسوس	140
(2)بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی	108	زبیر بن عوام کا تعارف	141
(3)دامن کا دھاگہ	109	بات چیت کرنے کے آداب	143
عورت کے لئے پردہ کیوں ضروری ہے؟	110	**(7)غفلت کا انجام**	145
پردے کے دینی اور دُنیوی فوائد!	111	دُرُود شریف کی فضیلت	145
آنکھوں کا قفلِ مدینہ	112	بیان سُننے کی نیتیں	146
بے پردگی کے نقصانات	113	غفلت کا انجام	147
وہ کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی	114	غفلت کے اسباب	148

www.dawateislami.net

مال تقسیم کرنے کی بھی مہلت نہ ملی	151	ایک پاگل سے سامنا	179
انوکھی ندامت	152	رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک	181
محض دعویٰ بے کار ہے	152	اُولُوا الفضل صدّیقِ اکبر ہیں	182
(1) سیلاب میں غرق ہو گیا	154	(1) قلعہ فتح ہو گیا	184
(2) شادی کے ارمان خاک میں مل گئے	155	(2) کھانے میں بَرَکت ہو گئی	185
دنیا فانی اور آخرت باقی ہے	156	سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب	188
سونے کی اینٹ	159	**(9) جھگڑے کے نقصانات**	191
میں کیسے خوش رہوں؟	161	دُرُود شریف کی فضیلت	191
غفلت سے بچنے کے طریقے	161	بیان سننے کی نیتیں	192
(1) دنیاوی محبت سے بچنا!	162	پُورا شہر اُجڑ گیا	192
دنیا کی محبت کا نقصان	162	لڑائی جھگڑے کی مذمت پر چار فرامینِ مصطفےٰ	196
(2) اچھی صحبت اختیار کرنا!	163	جھگڑے کی آفات	197
(3) بُزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کرنا!	164	جنّت کے کنارے میں گھر	198
نام و نَسب، وِلادت اور رحلت	164	میں تم سے جھگڑا نہیں کروں گا!	199
تذکرۂ مَلِکُ العلماء	165	میاں بیوی کے جھگڑے	200
جوتے پہننے کی سنّتیں اور آداب	167	شیطان کا تخت	201
(8) صِدّیقِ اکبر کا حسن اخلاق	169	نعمتوں سے محرومی	202
دُرُود شریف کی فضیلت	169	شبِ قدر کو پوشیدہ رکھنے کی وجہ	202
بیان سننے کی نیتیں	170	لڑائی کا ایک سبب چغلی بھی ہے	204
صِدّیقِ اکبر کے اَوصاف	170	چُغلی سے گھر کی بربادی	204
تین سو ساٹھ عادتیں	171	ناجائز قبضہ کرنے والی اندھی ہو گئی	206
حضرت صِدّیقِ اکبر کا تعارف	172	لڑائی جھگڑوں سے چھٹکارا کیسے ممکن؟	207
صِدّیقِ اکبر کی فراست	173	صلح کرنے کے مدنی پھول	208
فراست کے معنی	175	**(10) عبادت میں لذّت کیسے حاصل ہو؟**	211
فراست کے بلند ترین مقام پر فائز	175		
پانچ فرامینِ مصطفےٰ	176	درود شریف کی فضیلت	211
اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟	178	بیان سُننے کی نیتیں	211

www.dawateislami.net

نماز سے محبّت کرنے والا بچہ	212	دنیا سے بے رغبت خلیفہ	243
کا عذاب اور دُنیا کی تکلیفیں	217	واہ کیا بات ہے "مسور" کی	244
کوئی بندہ عبادت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا	218	دنیا اور آخرت	245
یہ سب میرے رب کا فضل ہے	218	دنیا کو دنیا کیوں کہتے ہیں؟	246
جنوں اور انسانوں کی پیدائش کا اصل مقصد	219	دُنیا کیا ہے؟	246
پانچ چیزوں کو غنیمت جانو	221	کون سی دنیا اچھی، کون سی قابلِ مذمت؟	246
کیا میں اپنے رب کا شکر گزار نہ بنو؟	221	دنیا ریت کی مانند ہے	249
نیند اڑانے کا انوکھا انداز	224	نیک اعمال کی اہمیّت	250
عاجزی ہو تو ایسی	224	تین قسم کے دوست	251
بغیر چراغ کے گھر روشن رہتا	225	سیرتِ سیّدنا امیر معاویہ	254
اے نفس تو کتنا سوئے گا؟	225	سیرتِ امام جعفر صادق	255
رات میں عبادت کرنے کے فوائد	225	توکّل و قناعت کے مدنی پھول	256
عبادت کا ذوق پیدا کرنے کے طریقے	226	**(12) برکاتِ صدقات**	259
(1) ذوقِ عبادت پیدا کرنے کیلئے دعا کیجئے	227	درودِ پاک کی فضیلت	259
(2) دنیا کی محبّت دل سے نکال دیجئے	227	بیان سُننے کی نیتیں	260
(3) کم کھانے کی عادت بنائیے	228	نہایت قیمتی موتی	260
(4) عبادت کے فوائد کو پیشِ نظر رکھئے	229	خرچ کرو اللہ کریم عطا فرمائے گا	265
(5) عبادت کا شوق پیدا کرنے کے مزید طریقے	231	خیرات کیجئے اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو!	266
خواجہ غریب نواز کا مختصر تعارف	232	خیرات کرنے کا ایک آسان طریقہ	267
نفلی روزوں کے مدنی پھول	233	ہاتھوں ہاتھ صدقے کی برکت ظاہر ہو گئی	268
(11) دنیا نے ہمیں کیا دیا؟	235	صدقہ دینے کے دینی و دنیاوی فوائد	269
درود شریف کی فضیلت	235	کونسا مال صدقہ کرنا چاہیے	271
بیان سُننے کی نیتیں	236	پسندیدہ باغ راہِ خدا میں دے دیا	272
دنیا سے محبت کا انجام	237	پسندیدہ گھوڑا پیش کر دیا	272
شیطان کا جال	239	شکر کی بوریاں صدقہ کر دیتے!	273
نیلی آنکھوں والی بدصورت بُڑھیا	241	عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تعارف	273
دنیا کی حقیقت	242	اچھی سے اچھی چیز صدقہ کیجئے!	274

www.dawateislami.net

پسندیدہ مچھلی صدقہ کردی	275	سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اوصاف	307
احسان نہ جتلایئے!	276	چھینکنے کی سنتیں اور آداب	309
احترامِ مسلم	278	**(14)ظالموں کا انجام**	311
اپنے صدقے باطل نہ کرو!	278	دُرود شریف کی فضیلت	311
بخل سے بچئے!	280	بیان سُننے کی نیتیں	312
انسان کی ہلاکت	281	مچھلی نے انگوٹھا کاٹا	313
بخل کی مذمت پر دو احادیثِ مبارکہ	281	ظلم کی تعریف	315
بخل کے دینی نقصانات	282	ظالم بادشاہ کا عبرت ناک انجام!	316
بخل کے دنیوی نقصانات	283	اللہ پاک کی پکڑ بڑی سخت ہے!	317
کتاب ضیائے صدقات کا تعارف	283	ظلم کا خاتمہ کرنے میں دینِ اسلام کا کردار	318
زکوٰۃ ادا کرنے کی احتیاطیں	284	احمد بن طولون انصاف پسند کیسے بنا؟	320
(13)آقا کا سفرِ معراج	286	ظالموں کی مدد بھی بُری ہے	321
دُرُود شریف کی فضیلت	286	ظالم کے مددگاروں کا انجام!	322
بیان سُننے کی نیتیں	287	بروزِ قیامت ظلم کا حساب کیسے دیں گی؟	323
عظیم و بابرکت رات	287	ظلم کرنے والوں کو عبرت انگیز نصیحت	326
سفرِ معراج کا خلاصہ	289	بدلہ لینے کے بجائے معاف کردیجئے!	326
بُراق کی شان و شوکت	293	جانوروں پر ظلم کرنا بھی حرام ہے	328
سفرِ معراج کی مبارک سُواریاں	294	بارگاہِ رسالت میں اونٹ نے فریاد کی	329
سفرِ معراج کی منزلیں	294	ظلم کے انجام سے بے خبر ہونا	331
جنت کا مشاہدہ	296	دل کا سخت ہونا	331
عالیشان جنّتی محل	296	دولت کی کثرت	331
سونے کا محل	297	صاحبِ منصب ہونا	332
حوروں کا سلام	298	ربِّ کریم سے دُعا کیجئے!	332
جنتی نہریں اور پرندے	299	حُسنِ سلوک کی سنتیں اور آداب	332
امامُ الانبیاء تم ہو!	301	**(15)معاف کرنے کے فضائل**	335
معراج کی تصدیق کرنے والے صحابی	305	دُرُود شریف کی فضیلت	335
سیرتِ امامِ اعظم	307	بیان سُننے کی نیتیں	336

www.dawateislami.net

سیّدُنا امیرِ مُعاویہ اور ابنِ زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا	336	سیرتِ لعل شہباز قلندر	378
لوگوں سے درگزر کرنے کی فضیلت	339	بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب	380
شانِ مصطفےٰ	342	**(17) رمضان کی آمد مرحبا**	382
فتحِ مکّہ کے دن عام مُعافی کا اعلان	343	دُرُود شریف کی فضیلت	382
(1) غلام کو آزاد کر دیا!	346	بیان سُننے کی نیتیں	382
(2) ظلم کرنے والے کو بھی دعا دی	347	اِستِقبالِ رَمَضان اور خُطبۂ محبوبِ رَحمٰن	384
(3) معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!	348	آمدِ رَمَضان پر اِہتمام کا انداز	386
پہلی رکاوٹ: تکبر	350	اِفطار کروانے کے فضائل	388
مُعاف کرنے سے عزّت بڑھتی ہے	351	پانچ (5) خُصوصی کرم	389
مَدَنی وصیّتیں	351	افضل عبادت کون سی ہے؟	390
دوسری رکاوٹ: غُصّہ	353	رَمَضان اور تلاوتِ قرآن	391
نمک زیادہ ڈالدیا	354	سیّدُنا سعد بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے معمولات	391
تیسری رکاوٹ: علمِ دین اور اچھی صحبت سے دوری	355	تلاوتِ قرآن کے فضائل	392
ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب	356	روزے کے تین (3) دَرَجے	393
(16) اموات سے عبرت حاصل کیجئے	358	آنکھ کا گناہ	395
دُرُود شریف کی فضیلت	358	کانوں کا گناہ	396
بیان سُننے کی نیتیں	359	زبان کا گناہ	396
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے	360	ہاتھ کا گناہ	396
مرنے کے بعد بھی موت کی کڑواہٹ	363	پاؤں کا گناہ	397
موت کی تکلیف	364	حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کی جھلکیاں	398
خوفناک آواز گونجنے لگی!	367	تعزیت کرنے کے مدنی پھول	400
سود خور حکیم کی عبرتناک موت	370	تفصیلی فہرست	402
مُردہ اُٹھ بیٹھا	371	مآخذ و مراجع	408
زندگی مختصر ہے	373	☆☆☆	☆
لہو ولعب میں مست بادشاہ کی موت	376	☆☆☆	☆

www.dawateislami.net

ماخذومراجع

قرآن مجید		
نام کتاب	مؤلف / مصنف / متوفی	مطبوعہ
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر مدارک	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی	دارالفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر قرطبی	امام محمد بن احمد القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دارالفکر بیروت
تفسیر بیضاوی	عبداللہ بن عمر بیضاوی، متوفی ۶۸۵ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر خازن	علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	مطبعہ میمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
الدرالمنثور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت
تفسیر روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۵ھ
روح المعانی	ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی، متوفی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابوصالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالکتاب العربی بیروت ۲۰۰۸ء
سنن ابی داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالمعرفہ بیروت
صحیح ابن خزیمۃ	محمد بن اسحاق بن خزیمۃ، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۰ھ
سنن دارقطنی	امام علی بن عمر دارقطنی، متوفی ۳۸۵ھ	ملتان
مستدرک	ابوعبداللہ امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۴ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند امام احمد	ابوعبداللہ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مصنف ابن ابی شیبۃ	محمد بن ابی شیبۃ العبسی، متوفی ۲۳۵ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۷ھ
موسوعۃ ابن ابی الدنیا	حافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا	مکتبۃ العصریۃ بیروت

www.dawateislami.net

مسند ابی یعلی	ابو یعلی احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند فردوس	ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۶ھ
المعجم الصغیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
السنن الکبری	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۱ھ
الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
البعث والنشور	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	مرکز الخدمات والابحاث الثقافیۃ بیروت
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
نوادر الاصول	امام ابو عبد اللہ محمد بن علی حکیم ترمذی، متوفی ۲۸۵ھ	دار النوادر بیروت ۱۴۳۱ھ
مشکاۃ المصابیح	ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب، متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن: لاہور
منتخب حدیثیں	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
انوار الحدیث	مفتی جلال الدین امجدی	مکتبۃ المدینہ کراچی
الہدایۃ	شیخ برہان الدین ابی الحسن علی بن ابی بکر المرغینانی متوفی ۵۹۳	دار احیاء التراث العربی بیروت
الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
الجوھرۃ النیرۃ	ابو بکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	کراچی پاکستان
رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی ھندیہ	شیخ نظام وجماعۃ من علماء الھند، متوفی ۱۱۶۱ھ	کوئٹہ
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	المکتبۃ الحقانیۃ پشاور
الزواجر	علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۳۱۹ھ
جہنم میں لے جانے والے اعمال	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

الحديقة الندية	عبد الغني بن اسماعيل نابلسي، متوفى ١١٤٣ھ	مكتبہ نوريہ رضويہ سكھر
اتحاف السادة المتقين	ابو الفيض سيد محمد مرتضى زبيدى، متوفى ١٢٠٥ھ	دار الكتب العلميه بيروت
احياء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالي، متوفى ٥٠٥ھ	دار صادر بيروت ٢٠٠٠ء
احياء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالي، متوفى ٥٠٥ھ	مكتبۃ المدينہ كراچى
مكاشفة القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالي، متوفى ٥٠٥ھ	دار الكتب العلميه بيروت
كيميائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالي، متوفى ٥٠٥ھ	انتشارات گنجينہ تہران ١٣٧٩ھ
منهاج العابدين	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالي، متوفى ٥٠٥ھ	دار الكتب العلميه بيروت
كتاب الكبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان الذهبي، متوفى ٧٤٨ھ	پشاور پاكستان
الزهد الكبير	امام ابو بكر احمد بن حسين بن علي بيهقي، متوفى ٤٥٨ھ	مؤسسة الكتب الثقافيه بيروت ١٤١٧ھ
الروض الفائق	علامہ شعيب بن سعد الكافي، متوفى ٨١٠ھ	دار احياء التراث العربي بيروت ١٤١٦ھ
الروض الرياحين	امام عبد الله بن اسعد اليافعي، متوفى ٧٦٨ھ	دار الكتب العلميه بيروت ١٤٢١ھ
حلية الاولياء	حافظ ابو نعيم احمد بن عبد الله اصفهاني شافعي، متوفى ٤٣٠ھ	دار الكتب العلميه بيروت ١٤١٩ھ
البدور السافرة	امام جلال الدين عبد الرحمن سيوطي	مؤسسة الكتب العلميه بيروت ١٤٢٣ھ
بهجة المجالس	امام ابى عمر يوسف بن عبد الله القرطبي، متوفى ٤٦٣	دار الكتب العلميه بيروت
رسالة قشيرية	عبد الكريم ہوازن قشيرى، متوفى ٤٦٥ھ	دار الكتب العلمية ١٤١٨ھ
حجة الله على العالمين	علامہ يوسف بن اسماعيل نبهاني	مركز اہلسنت بركات رضا ہند
اخبار الاخيار	شيخ عبد الحق محدث دهلوى، متوفى ١٠٥٢ھ	فاروق اكيڈمى خير پور پاكستان
تاريخ ابن عساكر	امام على بن حسن المعروف ابن عساكر، متوفى ٥٧١ھ	دار الفكر بيروت ١٤١٦ھ
تاريخ بغداد	حافظ ابو بكر على بن احمد خطيب بغدادى، متوفى ٤٦٣ھ	دار الكتب العلميه بيروت ١٤١٧ھ
تاريخ اصبهان	امام ابو نعيم احمد بن عبد الله اصبهاني، متوفى ٤٣٠ھ	دار الكتب العلمية ١٤١٨ھ
البداية والنهاية	عماد الدين اسماعيل بن عمر ابن كثير، متوفى ٧٧٤ھ	دار الفكر بيروت ١٤١٨ھ
الأكمال	امام محمد بن عبد الله الخطيب التبريزى، متوفى ٧٤٢ھ	دار الكتب العلمية بيروت ١٤٢٨ھ
دلائل النبوة	امام ابو بكر احمد بن حسين بن علي البيهقي، متوفى ٤٥٨ھ	دار الكتب العلمية بيروت
زرقاني على المواهب	محمد زرقاني بن عبد الباقي بن يوسف، متوفى ١١٢٢ھ	دار الكتب العلميه بيروت
سيرت سيد الانبيا	شيخ كبير مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوى، متوفى ١١٧٤ھ	مظہر علم لاہور ١٤٢٤ھ
سيرت مصطفى	شيخ الحديث حضرت علامہ عبد المصطفى اعظمى، متوفى ١٤٠٦ھ	مكتبۃ المدينہ كراچى
صفة الصفوة	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن على ابن جوزى، متوفى ٥٩٧ھ	دار الكتب العلمية بيروت ١٤٢٧ھ
شرح الصدور	امام جلال الدين بن ابو بكر سيوطي شافعي، متوفى ٩١١ھ	مركز اہلسنت بركات رضا ہند
بحر الدموع	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن على ابن جوزى، متوفى ٥٩٧ھ	مكتبۃ دار الفجر دمشق

www.dawateislami.net

عیون الحکایات	امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
بھجۃ الاسرار	ابوالحسن علی بن یوسف، متوفی ۷۱۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
حکایات الصالحین	حافظ احمد نعیم چشتی	ضیاء القرآن پبلیکیشنز
حکایتیں اور نصیحتیں	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
جنتی زیور	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
الاستیعاب	ابوعمر یوسف عبداللہ بن محمد بن عبدالبر قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
طبقات ابن سعد	علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی، متوفی ۲۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
طبقات الشافعیۃ الکبری	امام تاج الدین بن علی بن عبدالکافی السبکی، متوفی ۷۷۱ھ	داراحیاء الکتب العربیۃ
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱	قدیمی کتب خانہ کراچی
نورالابصار	الشیخ مؤمن بن حسن مؤمن الشبلنجی	مصر
الریاض النضرۃ	امام ابوجعفر احمد محب طبری	دارالکتب العلمیہ بیروت
فیضانِ صدیق اکبر	مؤلفین شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
فیضانِ امیر معاویہ	مؤلفین شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضانِ عثمان مروندی	مؤلفین شعبہ فیضان اولیاء وعلما المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
معین الہند	ڈاکٹر ظہور الحسن شارب	زاویہ پبلشرز لاہور
ملک العلماء	علامہ ساحل سہسرامی	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
حیاتِ محدثِ اعظم	حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی	رضا فاؤنڈیشن لاہور
سیر الاقطاب	حضرت الہدیہ ابن شیخ عبدالرحیم	کراچی
اقتباس الانوار	شیخ محمد اکرم قدوسی	لاہور
تعارف امیر اہلسنت	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
امام اعظم کی وصیتیں	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
اشکوں کی برسات	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
عطار کا پیارا	مؤلفین شعبہ فیضان اولیاء وعلما المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
شکر کے فضائل	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
سمندری گنبد	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
غفلت	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سود اور اس کا علاج	مرکزی مجلس شوریٰ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

غصے کا علاج	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
غیبت کی تباہ کاریاں	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
نیکی کی دعوت	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیصلہ کرنے کے مدنی پھول	مرکزی مجلس شوریٰ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
سنتیں اور آداب	مؤلفین شعبہ فیضان صحابیات وصالحات المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
پردے کے بارے میں سوال جواب	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
صحابیات اور پردہ	مؤلفین شعبہ فیضان صحابیات وصالحات المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
صحابہ کرام کا عشق رسول	مولانا محمد اکرم رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
کرامات صحابہ	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سنی بہشتی زیور	مفتی محمد خلیل خان برکاتی، متوفی ۱۴۰۵ھ	فرید بک سٹال لاہور
حیاۃ الحیوان الکبری	کمال الدین محمد بن موسی دمیری، متوفی ۸۰۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
النبراس شرح عقائد النسفیہ	علامہ عبد العزیز الفرھاری	ملتان
شیطان کی حکایات	ابو النور محمد بشیر	فرید بک سٹال لاہور
المستطرف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح، متوفی ۸۵۰ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
دین و دنیا کی انوکھی باتیں	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
التعریفات	العلامۃ السید الشریف علی بن محمد الجرجانی، متوفی ۸۱۶ھ	دار المنار
الابریز	احمد بن المبارک المغربی، متوفی ۱۱۵۵ھ	بوافق وزارۃ الاعلام السوریۃ ۱۴۰۴ھ
المفردات للراغب	ابو القاسم الحسین بن محمد الاصفہانی، متوفی ۵۰۲ھ	دار القلم، دمشق
الکلام الاوضح	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی
فضائل دعا	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
دیوان سالک	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن، لاہور
ذوق نعت	مولانا حسن رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ
قبالہ بخشش	جمیل الرحمن خان قادری رضوی، متوفی ۱۳۴۳ھ	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
سامان بخشش	مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان نوری	مکتبۃ المدینہ کراچی
وسائل بخشش مرمّم	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول



حسنِ اخلاق کی برکتیں
پیر، 30 ربیع الاول شریف 1442ھ / 16 نومبر 2020ء
بھوک کیوں نہیں لگتی؟
منگل، 8 ربیع الثانی 1442ھ / 24 نومبر 2020ء
ماں کی دعا کا اثر
بدھ، 15 ربیع الثانی 1442ھ / 25 نومبر 2020ء
عرش سے تحریر تک
پیر، 20 ربیع الثانی 1442ھ / 16 نومبر 2020ء
سچے دل کے تاثرات
پیر، 29 ربیع الثانی 1442ھ / 30 نومبر 2020ء



عبادت میں توجہ کیسے حاصل ہو؟
پیر، 6 ربیع الآخر 1443ھ / 15 نومبر 2021ء
دیا سنت نہیں کیا؟
منگل، 14 ربیع الآخر 1443ھ / 16 نومبر 2021ء
برکات صدقات
بدھ، 15 ربیع الآخر 1443ھ / 17 نومبر 2021ء
آقا کا سفرِ معراج
پیر، 20 ربیع الآخر 1443ھ / 22 نومبر 2021ء



اسے کامل استعمال کرنے کی عادت کیسے بنے
پیر، 6 جمادی الاولیٰ 1443ھ / 13 دسمبر 2021ء
غفلت کا انجام
منگل، 14 جمادی الاولیٰ 1443ھ / 14 دسمبر 2021ء
صدیق اکبر کا حسنِ اخلاق
بدھ، 15 جمادی الاولیٰ 1443ھ / 15 دسمبر 2021ء
جھگڑے کے نقصانات
پیر، 20 جمادی الاولیٰ 1443ھ / 20 دسمبر 2021ء



خوشیوں کا انجام
پیر، 3 شعبان 1443ھ / 7 مارچ 2022ء
معاف کرنے کے فضائل
منگل، 11 شعبان 1443ھ / 8 مارچ 2022ء
[illegible] سے عبرت حاصل کیجئے
بدھ، 12 شعبان 1443ھ / 9 مارچ 2022ء
رمضان کی آمد مرحبا
پیر، 17 شعبان 1443ھ / 14 مارچ 2022ء

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net